صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سنیچر مورخہ 26 جون 2021ء بمطابق 15 ذیقعد 1442 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحۡمٰنُ O عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ O عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ O اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِیۡزَانَ O اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ O وَاَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ O وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ O فِیۡهَا فَاکِهَةٌ O وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): نہایت مہربان خدا نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا، سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہے اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں، طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بوسہ بھی ہوتا ہے و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔Leave applications:جناب عنایت اللہ صاحب،ایم پی اے،آج کے لئے، ملک شاہ محمد خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب لائق محمد خان صاحب،ایم پی اے،آج کے لئے، محترمہ سومی فلک ناز صاحبہ، ایم پی اے،آج کے لئے، جناب بلاول آفریدی صاحب، ایم پی اے،آج کے لئے، جناب فضل حکیم خان صاحب،ایم پی اے،آج کے لئے،جناب لیاقت علی خان صاحب،ایم پی اے، آج کے لئے،جناب محمد ریاض خان صاحب،ایم پی اے،آج کے لئے، سید اقبال میاں صاحب،ایم پی اے، آج کے لئے،جناب افتخار علی صاحب،ایم پی اے،آج کے لئے اور محترمہ مومنہ باسط صاحبہ،ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

بابک صاحب کیا کہتے ہیں؟ میرے خیال میں جیسے ابھی تک پیار و محبت سے چلتا رہا ہے تو آج اگر ہم کٹ موشنز کو چھوڑ دیں اور ہم ڈائریکٹ بجٹ پہ آجائیں Demands for Grant کے اوپر، کوئی ایک ڈیپارٹمنٹ Choose کر لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دو تین Important departments ہیں جن کا عوام کے ساتھ تعلق ہے تو وہ دو تین ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کو ہم لے لیں گے، باقی جس طرح آپ مناسب سمجھتے ہیں، مثال کے طور پر پولیس کا ڈیپارٹمنٹ اہم ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ لوکل گورنمنٹ کا اہم ہے، ہائر ایجوکیشن ہو گیا، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ہو گیا،ہیلتھ، یہ ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں کہ انکا عوام کے ساتھ تعلق ہے۔

جناب سپیکر: دو تین میں پورا ٹائم گزر جائے گا اگر سارے۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: باقی مطلب وہی بات ہو گی،ان شاء اللہ کوئی ایسی بات نہیں۔

جناب سپیکر:انفارمیشن ٹیکنالوجی لینا ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں لینا۔

جناب سپیکر: نہیں لینا، توانفارمیشن ٹیکنالوجی پہ لیں۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 22-2021 کے مطالبات زر پر بحث ورائے شماری

Mr. Speaker: The Minister for Information Technology, to please move his Demand No. 5. Kamran Bangash Sahib, on behalf of Minister for Information Technology.

(Applause)

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات): شکریہ مسٹر سپیکر، میں وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سائنس ٹیکنالوجی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 90 کروڑ 63 لاکھ، 48 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سائنس ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: that a sum not exceeding 90 crore, 63 lac, 48 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Information Technology and Science Technology.

Cut Motions: Nighat Orakzai, (Lapsed). Humaira Khatoon Sahiba.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں دو سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Mir Kalam Khan Sahib.

جناب میر کلام خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees hundred only. Mr. Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب نے Withdraw کر لی۔ (تالیاں) Mr. Ikhtiar Wali Sahib is not around, lapsed. سردار محمد یوسف زمان صاحب، Lapsed. ملک بادشاہ صالح صاحب، Lapsed. ریحانہ اسماعیل صاحبہ، یہ خواتین غیر حاضر نہیں ہوتیں، تو میں کیا کروں؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: پچاس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty lac only. Inayatullah Sahib, lapsed. Akram Khan Durrani Sahib, lapsed. Naeema Kishwar Khan Sahiba.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں واپس لوں گی، سی ایم صاحب بیٹھے ہیں، اچھا نہیں لگے گا، میں صرف ایک دو چیزیں عرض کروں گی کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ پھر اس وقت بتاؤ ناں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، میں واپس لے رہی ہوں، میں Move نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں صرف اس ہاؤس کے حوالے سے کہوں گی کہ پنجاب اسمبلی کا ہاؤس سولہ سال بعد مکمل ہوا اور یہ میرے خیال میں درانی صاحب کو کریڈٹ جاتا ہے کہ یہ ہمیں سولہ سال پہلے لے کر دیا ہے لیکن اس میں ٹیکنالوجی ابھی پوری نہیں ہے، ہم ابھی بھی بچوں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں اور آوازیں لگاتے ہیں، میرے خیال میں یہ جو White button ہے اس کو وہ کریں کہ آپ کو ادھر نام آئے، ادھر سے ہم بٹن دبائیں۔ دوسری چیز جو میں بار بار اس ایشو کو اٹھاتی ہوں، ٹھیک ہے رولز میں ہمارا نہیں ہے کہ ہم جب بزنس جمع کرتے ہیں، وہ ہم سے Online نہیں لیا جاتا، واٹس ایپ پر یا Mail پر آپ نے رولنگ بھی دی تھی لیکن اب بھی وہ کہتے ہیں کہ نہیں نوٹس برانچ میں جمع کریں، تو اس کے لئے ہمیں بھی ٹیکنالوجی جب ادھر ہمیں ٹیکنالوجی دی جاتی ہے تو یہ One way نہ چلے، ہم سے بھی ٹیکنالوجی کے ذریعے لئے جائیں۔ تو میری یہ دو ریکویسٹس اپنے ہاؤس کے سلسلے میں اور میں واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: It’s a very good suggestion and Inshallah we will act upon on your this suggestion.

سیکرٹری صاحب، یہ نوٹ کریں جو نعیمہ کشور صاحبہ نے ہاؤس کے اس سسٹم کو Upgrade کرنے اور Latest technology کو لانے کی بات کی ہے۔ شگفتہ ملک صاحبہ Withdrawn?

محترمہ شگفتہ ملک: جی سر، واپس لیتی ہوں لیکن سر، ایک Suggestion ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: جو ہمارا آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ہے کیونکہ آج کل ٹیکنالوجی کا دور ہے سر، ابھی بھی ہم سرکاری ڈیپارٹمنٹس میں دیکھ رہے ہیں کہ MS Word اور MS Excel یہ چیزیں وہ پرانی جو چیزیں

ہیں سر، توان کو تھوڑا سا میری ریکویسٹ ہوگی کہ اب جو دور ہے اس حوالے سے ہم جو باقی چیزوں پہ پیسہ لگاتے ہیں توان پر زیادہ کام کرنا چاہیئے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Very good suggestion, withdrawn?

محترمہ شگفتہ ملک: جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Mian Nisar Gul Sahib, lapsed. Ahmad Kundi Sahib, lapsed. Sobia Shahid Sahiba, withdrawn?۔

Ms. Sobia Shahid: Sir, withdrawn.

Mr. Speaker: Thank you, Sobia. Ji, Hafiz Isamuddin Sahib, lapsed. Sahibzada Sanaullah Sahib, lapsed. Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں Withdraw کرتا ہوں اور میرا مقصد بھی یہی تھا کہ میں آج تو شکر الحمدللہ، جمشید خان! دا وزیر اعلیٰ صاحب مونږ ته پرېږده، دا نن ډیره د خوشحالئ خبره ده او زه به دا خبره پښتو کښې کوم، تاسو څان ته مائیک اولګوئ۔ ډیره زیاته د خوشحالئ خبره ده چې نن سی ایم صاحب راغلے دے او ان شاءاللّٰه دا به مونږ ډیر ښه ماحول کښې دا بجټ به پاس کوؤ او زه به هم غواړمه چې د وزیر اعلیٰ صاحب د موجودګئ نه فائده واخلم او ډیر څیزونه داسې دی چې د هغوی په نوټس کښې هم دی او د هغوی په نوټس کښې هم راولو ان شاءاللّٰه که خیر وی او دا هم ډیره زیاته ښه خبره ده چې په ټولو صوبو کښې زمونږ صوبه کښې چې کوم دا روایت دے چې دا روایت مونږه هم برقرار اوساتو۔ جناب سپیکر، زه کټ موشن واپس اخلم، منسټر صاحب ته او حکومت ته به مې دا خواست وی چې دا څومره زمونږ د موبائل کمپنئ دی په ټوله پختونخوا کښې، په هرځائے کښې، په هره ضلع کښې، نو جناب سپیکر، دا سروس کار نه کوی باوجود د دې نه چې سالانه د دې کمپنو ته زمونږ ملک نه په اربونه روپئ فائده ده، اوس چې دا سروس په هره ایریا کښې وی او د هرې کمپنئ وی نو دا به ډیر زیات بهتره وی، زه به دا توقع کوم چې حکومت چې دے هغه به دې کمپنو سره خبره کوی، خاص کر دا Merged areas چې دی، Merged areas هلته هم Even دا چې زمونږ د بونیر ملګری ناست دی، هره ضلع کښې هم دا حال دے، په یوه کونه کښې نیټ ورک کار کوی، چې کلومیټر اخوا شی نو بیا نیټ ورک کار نه کوی، نو دا د حکومت نوټس کښې راوستل غواړم۔ بیا جناب

سپیکر، نن خو محمود خان هم ناست دے، اے این پی هم، د پیپلز پارټۍ ملګری هم ناست دی، مونږ ټولو په دې صلاح اوکړه چې دا کوم اهم اهم پوائنټس دی، یو یو ملګرے به بیا د یوې یوې پارټۍ نه یا که دوه پاڅی، هغه به په هغې باندې خبره اوکړی۔ بیا وزیراعلیٰ صاحب هم ناست دے، چې کومې مسئلې دی، کوم مشکلات دی، دوه څلور منټو کښې به هغه هم بیان کړی، زما امید دے ان شاءالله چې وزیر اعلیٰ صاحب به ځان سره نوټ کوی که خیر وی، نو بیا په دغه طریقه باندې مخکښې لاړ شو، دا سې صحیح ده کنه۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔ حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں Specially سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ان کا اس بجٹ میں دلچسپی لینا اور یہاں پہ وقت دینا، تو اس کے لئے ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں، میں اپنی اس کو Withdraw کرتی ہوں لیکن میری ایک دو تجاویز ہیں آئی ٹی کے لحاظ سے، جیسے بابک صاحب نے فرمایا کہ ایکس فاٹا میں آئی ٹی کے لحاظ سے بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے اور میرے خیال میں اگر منسٹر صاحب بتا بھی دیں اپنی اس میں، کہ انہوں نے ایکس فاٹا کے لئے کیا پلاننگ کی ہے؟ دوسرا یہ کہ یہاں پہ ہماری جو موبائل کمپنیاں ہیں، ان میں اکثر دوسرے ممالک کی ہیں، ان میں اکثر جو ہمارے پاس اس وقت جو کمپنیاں ہیں ہمارے پاس، جو صوبے کے اندر ہم استعمال کر رہے ہیں، ہمیں جو Facilitate کر رہی ہیں، ان میں اکثریت باہر ممالک کی کمپنیاں ہیں، لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمیں اپنی کمپنی کے لحاظ سے اور اپنے ایک برانڈ کو بنانا چاہیئے اور اپنے صوبے کے اندر اپنے برانڈ کو متعارف کرانا چاہیئے کہ یوفون ہو، ٹیلی نار اور جاز ہے، یہ ساری دوسری جگہ پہ ہمارے وسائل جا رہے ہیں، تو یہ ہمارے صوبے کے اندر رہے، میں Withdraw کرتی ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میر کلام خان۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، سب سے پہلے تو ہمارے معزز سی ایم صاحب کو میں ویلکم کہتا ہوں اور اس بجٹ میں Specially وہ آتے ہیں تو اس میں ان کی سنجیدگی اور ان کی (دلچسپی) کا ہمیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ سپیکر صاحب، میں نے دو باتیں کرنی ہیں، اس کے بعد میں واپس لیتا ہوں۔ ایک یہ بات کہ دوسری اسمبلیوں کی نسبت ہماری اسمبلی آئی ٹی کے حوالے سے ہم نے اس کو کمپیوٹرائز بھی کر دیا ہے، Paperless Assembly ہے لیکن جو ریکارڈنگ ہماری اسمبلی کی ہوتی ہے وہ اس مائیک سے

نہیں ہوتی ہے، اوپر سے جو لگائی گئی ہے، اس سے ہوتی ہے، تو اگر سیکرٹری صاحب اپنے ساتھ نوٹ کرلیں، ہماری آواز صاف نہیں ہوتی، جو باہر کے میڈیا میں آتی ہے۔ دوسری بات، میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں تین جگہوں پہ ٹاور لگائے گئے ہیں جس میں جاز بالکل فعال ہے، دو تین بار اس نے Test basis پہ وہ دو دو تین تین دن کے لئے کھولے بھی ہیں، اگر منسٹر صاحب اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ ان تین جو گڑیوم، پریاٹہ اور دتہ خیل میں ٹاورز لگائے گئے، ان کو فعال کیا جائے۔ تھینک یو، جناب سپیکر، میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، انفارمیشن ٹیکنالوجی کو اگر دیکھا جائے تو تمام ملکوں کی ترقی کا دارومدار اسی پر ہے اور کورونا کی سیچویشن میں اگر دیکھیں تو ہمارے حالات کافی مشکلات سے دوچار ہیں، تو وہ اسی وجہ سے ہیں کہ ہماری انفارمیشن ٹیکنالوجی بہت پیچھے ہے اور ابھی تک ہم اس پوزیشن میں نہیں آسکے، ہم اسمبلی ممبران کی ایک Virtual meeting conduct کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، تو میرے خیال میں انفارمیشن ٹیکنالوجی میں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو اگر دیکھا جائے، علی امین صاحب نے کہا تھا کہ میں تمام سسٹم کو Digitalized کراؤنگا، ابھی تک وہ Digitalized نہیں ہوا، تو باقی ڈیپارٹمنٹس میں اور پھر ہمارے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو اتنی ٹریننگ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر ہم دیکھتے ہیں، جب Digitalization کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم پرائیویٹ لوگوں کو Hire کرتے ہیں، تو اس طرف بھی دھیان دینے کی ضرورت ہے کہ اس میں کافی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

Ms. Rehana Ismail: Ji, withdrawn.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ تمام آنریبل ممبران نے کٹ موشنز واپس لے لی ہیں۔ کامران بنگش صاحب، آپ ان کے پوائنٹس کا جواب دے دیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: شکریہ مسٹر سپیکر، میں تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی کٹ موشنز Withdraw کرلیں۔ کچھ بڑی اچھی Suggestions آئی ہیں اسمبلی کے حوالے سے، اسمبلی میں Already ہماری Digitalization ہوچکی ہے، ہم نے کافی کچھ کام کیا ہوا ہے۔ میری ریکویسٹ ہے ان Suggestion کو بھی سائنس اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے بھی لوگ ہیں، ہم

آپ کو Assist کریں گے۔ جناب سپیکر، Erstwhile FATA کے حوالے سے بات ہوئی، تو میں Quickly بتا دیتا ہوں کہ سکول آف ٹیکنالوجی شلمان جو وزیر اعلیٰ صاحب کی خصوصی ہدایات تھیں، 1998 سے ایک بلڈنگ تیار تھی، ٹیکنیکل کالج اس کو ہم نے فعال کروایا، بہت جلد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔ Cellular network کے حوالے سے وزیر اعظم کی خصوصی ہدایات تھیں، وزیر اعلیٰ نے خصوصی طور پر ان کو کہا تھا، سات آئی ٹی لیبز ہم Already وہاں پہ Establish کر چکے ہیں۔ مسٹر سپیکر، انہوں نے جو بات کی، میر کلام صاحب نے ٹاورز کے حوالے سے، تو یہ بھی Universal Service Fund اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی یہ دونوں وفاقی محکمے ہیں، ان کے ساتھ Already صوبائی حکومت نے اس ایشو کو بارہا اٹھایا ہے۔ مسٹر سپیکر، جو لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کے حوالے سے بات ہوئی، اس کے اوپر کافی بہت بڑی پراگریس ہو چکی ہے، پورے صوبے کے موضع جات کی Digitalization جہاں پر Settlement نہیں ہوئی، یہ بھی ہم نے اس کے اوپر کافی کام کیا ہوا ہے، ابھی جو عاطف خان صاحب آئے ہوئے ہیں، وہ بھی اس کے اوپر بڑے Focused ہیں۔ مسٹر سپیکر، جو شگفتہ ملک صاحبہ نے بات کی ہے کہ جو اکیسویں صدی کی جو Needs ہیں ٹیکنالوجی کے حوالے سے، تو مسٹر سپیکر، Already صوبائی حکومت نے E-office کا اجراء کیا ہوا ہے، وزیر اعلیٰ صاحب نے خصوصی طور پر ہدایات دی ہیں کہ جو سمری ہے وہ Digitalize ہونی چاہیئے، اس سال ہم ان شاء اللہ جو سمری کا پورا Digitalization system ہے وہ ہم Launch کر لیں گے۔ مسٹر سپیکر، سردار بابک صاحب نے جو بات کی ہے کہ Cellular network مختلف جگہوں پہ Available نہیں، تو آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، صوبہ سے جو Tax collection ہوتی ہے، Universal Service Fund کو، ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ Ensure کرائیں Especially merged areas میں اور Settled districts میں، تو وہ بھی ہم کریں گے۔ میں Quickly آپ کو اس سال کے لئے بتا دیتا ہوں کہ خیبر پختونخوا حکومت نے چودہ ارب روپے سے زیادہ ٹیکنالوجی کے لئے مختص کئے ہوئے ہیں جن میں ہم ان شاء اللہ شنکر میں ایک ہائیر ایجوکیشن کی بلڈنگ ہے، جو ہم نے سائنس اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کو دے دی ہے، اس کے اوپر ایک ٹیکنالوجی انسٹیٹیوٹ بنے گا کہ جو گریجویٹس ہیں ان کو ہم Specialized technologies میں وہ بنا کر دیں گے جس میں Data science, artificial intelligence اور باقی جو 21st Century کے ہیں، ڈیجیٹل سٹی جو ہے وہ ہری پور میں فائنل سٹیج میں ہے، اس کے لئے زمین

Acquire ہو چکی ہے، آئی ٹی پارکس جو ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے تعاون سے ہم نے کافی Establish کر لئے ہیں اور ڈیجیٹل کمپلیکس بھی پشاور میں بنے گا، تو یہ خیبر پختونخوا سائنس ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی اس سال Achieve کرے گا۔ آپ سب کا شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5; therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

ابھی بابک صاحب، ایسا کر لیتے ہیں کہ جیسے کل آپ کی بات بھی ہوئی، چار بندوں کو میں موقع دے دیتا ہوں کہ جنرل بات کر لیں اور پھر اپنی کٹ موشنز Withdraw کر کے Speedily بجٹ کو آگے لے جائیں، Agreed، ٹھیک ہے؟ جی ذرا مائیک کھول لیں، بابک صاحب کا مائیک کھول لیں، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہم تمام ممبران نے یہ مشورہ کر لیا ہے تمام پارٹیوں کے، مولانا لطف الرحمان صاحب ابھی آئے ہیں، تو باقی ممبران کو اگر دو دو منٹ، محمود خان وزیر اعلیٰ صاحب ادھر بیٹھے ہیں، ان کو اپنی تجاویز اور اپنے حلقوں کے جو مسائل ہیں وہ ان کے سامنے رکھنا چاہیں گے، تو شارٹ شارٹ کر دیں گے تو کم ٹائم لگ جائے گا ان شاء اللہ۔

Mr. Speaker: Only two, two minutes, no problem.

Mr. Sardar Hussain: Only two three minutes, one, one Member.

جناب سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 6: مطلب ڈیمانڈز اس طرح چلائے جاتے ہیں؟

جناب سردار حسین: ڈیمانڈز پھر وہ کر لیں گے ناں۔

جناب سپیکر: جی ہاں، ہر ممبر کرے گا لیکن وہ ایک ہی دفعہ کرے گا، دوسری دفعہ کوئی اور کرے گا اسی Demand for grant کے اوپر، تو پھر سارے ممبرز دو دو منٹ بات کریں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): سر، ان سے بات ہوئی ہے کہ ایک ہی دفعہ بات کریں، میرے ساتھ یہ بات ہوئی تھی کہ چند لوگ کر لیں گے لیکن اگر یہ کہتے ہیں تو میرے خیال سے اگر دو

دو منٹ دے دیں تو دس پندرہ منٹ میں یہ سارے ہو جائیں گے لیکن دو منٹ سے زیادہ نہ ہوں اور یہ کٹ موشن پہ نہیں ویسے ہی دے دیں۔

جناب سپیکر: ویسے بات کرلیں، ٹھیک ہے، Right بابک صاحب، آپ بات کریں گے، جی کریں۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب، ډیره زیاته شکریه ادا کوؤ چې نن سی ایم صاحب ناست دے، راغلے دے-----

جناب سپیکر: مجھے اپنے ناموں کی پرچیاں بھیج دیں اپوزیشن سے، چلیں ٹھیک ہے۔

جناب سردار حسین: نن سی ایم صاحب هم راغلے دے-----

Mr. Speaker: Okay, okay.

جناب سردار حسین: اوهسې هم د چهټئی ورځ هم ده جناب سپیکر، او جناب سپیکر، غواړو هم دا چې که په دې اسمبلئ کښې مونږ یو نکته راپورته کوؤ هم، د هغې غرض او مدعا هم دا وی چې زمونږ دا صوبه د دې مسائل یا د دې صوبې وسائل، د دې مسائل حل کول زمونږه د ټولو د شریکې ذمه داری ده او بیا د دې وسائلو دپاره جنګ کول هم دا Collective responsibility ده۔ جناب سپیکر، زه به وزیر اعلیٰ صاحب ته خواست کوم چې دا بجټ پیش شو او اوس دا د پاس کولو مرحله ده خو که مونږه اوګورو نو این ایف سی ایوارډ مرکزی حکومت جاری نه کړو، پکار دا وه چې این ایف سی ایوارډ جاری شوے وے، د صوبو چې کومه مالی برخه وه د هغې تعین بیا په هغه نوی ایوارډ کښې کیږی، دا بیا بیا عبوری فارمولې د لاندې چې د کومې مالی برخې تعین زمونږ د صوبې کیږی، هغه برخه چې ده هغه کمه ده، مونږ که د تیر کال خپل Receipts ته اوګورو چې زمونږ په مرکز باندې انحصار دے او مونږ ته د مرکز نه کومه پیسه راتلونکې ده یا راتلل پکار دی، هغه مونږ ته رانغله، زه به دا ګزارش کوم، ما مخکښې هم په هاؤس کښې ګزارش کړے وو، زه به بیا ګزارش کوم چې دا زمونږه د دې صوبې آئینی حق دے که مرکز زمونږ صوبې له یا نورو صوبو له خپله مالی برخه نه ورکوی نوهغه صوبې یا زمونږ صوبه به هغه بجټ څنګه تیاروی؟ جناب سپیکر، راځئ چې مونږ نن اوګورو که چرې دا مالی برخه مونږ ته ملاویدے نو دا زیات تره زمونږ د صوبې روډونه چې دی دا به کهنډرات نه وو۔ جناب سپیکر، که

دا مالي برخه مونږ ته ملاويدے ، نو راځئ چې مونږه نن اوګورو چې په تير درې کالو کښې زمونږ په صوبه کښې څومره پرائمری سکولونه Complete شو؟ که دا مالی برخه مونږه ته ملاويدے نو بيا به سرکاری ملازمينو د خپلو تنخواګانو، زه د مهنګائی په برابر د اضافې مطالبه نه کول غواړم او نه به صوبائی حکومت دومره Reluctant وی ځکه چې Financial constraints دی۔ جناب سپيکر، مونږ چې دې ټولو خپلو مشکلاتو ته اوګورو نو بيابه مونږ د خپل وزيراعلیٰ صاحب نه ضرور دا توقع کوؤ چې زما د دې صوبې بل وزيراعلیٰ نشته، هم زمونږه دا ورور دا زمونږه وزيراعلیٰ دے ، دا دې صوبې چيف ايګزيکټيو دے ، مونږ به غوښتنه د دوئ نه دا کوؤ چې د دوئ په مشرئ کښې دې يوه جرګه د پارليمان جوړه شی او مونږ دې لاړ شو، مرکزی حکومت سره دې کښينو، د مرکزی حکومت نه تپوس اوکړو، مرکزی حکومت ته دې مونږ خواست اوکړو چې دا کومه مالی برخه زمونږ ده چې دا مونږ ته ملاؤشی۔ جناب سپيکر، زه به ضرور دا وئيل غواړم چې د اپوزيشن حلقې او دا ظاهره خبره ده چې دا د دې صوبې علاقې دی، دا د دې صوبې حلقې دی، د دې عوام ټيکسونه ورکوی، د بجلئی بلونه جمع کوی، د حکومت چې کوم واجبات دی هغه جمع کوی، لهذا زمونږ خو دا توقع نه ده د تحريک انصاف د حکومت نه چې په دې صوبه کښې اوس ايک سو پندره (115) حلقې دی، دا که دې حکومت سره تعلق دے او دا که د اپوزيشن سره تعلق دے ، مونږ د خپل وزيراعلیٰ صاحب نه دا توقع کوؤ او زما ترينه اميد هم دےان شاءالله که خير وی چې که تير هر څومره کمے بيشے شوےدے ، پرون وزيراعلیٰ صاحب چيمبر ته هم راغلےدے ، زمونږه يقين هم دےچې ان شاءالله د دې بجټ نه به په اخوا د اپوزيشن حلقو سره به کم ازکم هغه زياتے نه کيږی چې کوم دلته شوےدے۔ جناب سپيکر، زه د وزيراعلیٰ صاحب په نوټس کښې راوستل غواړم چې بجټ پاس کړے وو او چې مونږه ئے مخالفت کړے وو، بيا بعض خلق دا خبره کوی چې سياسی مداخلت دے ، نو زه هغوی ته وئيل غواړم چې په حکومت کښې او سياست کښې فرق وی، حکومت خپل اختيار که يو سيکرټری له ورکړو دا غير آئينی کار شوے دے ، د هغې نتائج ته نن تاسو اوګورئ چې بعض خلقو په دې پوليس کښې بدمعاشی شروع کړې ده او زه د

هغې ګواه یم، ماچرته د یو ډیپارټمنټ خلاف خبره په دا سې شکل، خبره په دې هاؤس کښې نه ده کړې خو نن ئے کوم چې په دروغه د بعض خلقو خلاف ایف آئی آر دے او دا به زه د سی ایم صاحب په نوټس کښې راولم، دا به زه هغوی له لیکلی ورکوم جناب سپیکر، د هغه پولیس د اختیار چې کوم ناجائزه استعمال روان دے جناب سپیکر، په دې صوبه کښې، پکار دا ده چې دا هاؤس مونږ د هغې مخ نیوے اوکړو۔ جناب سپیکر، مونږ نن هم حکومت ته خبره کوؤ، وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے چې په دغه ایکټ کښې دې مونږ ترمیم اوکړو، آئین چې کوم اختیار چیف ایګزیکټیو له ورکړے دے، راځئی چې مونږ د هغې په پس منظر کښې لاړ شو چې د هغې په پس منظر کښې Logic څه وو؟Logic، پکار دا ده چې مونږ Collectively نن زه تاسو ته دا وئیلے شم چې د بعضې پولیس د افسرانو رویې د ممبرانو سره د اولس سره دا سې حد ته رسیدلې دی چې د هغې نتائج به ډیر خطرناک وی، دا وایم جناب سپیکر، پکار دا ده چې هغه ایکټ نن مونږ بیا دې هاؤس ته راوړو-----

<u>Mr. Speaker:</u> Babak Sahib, windup, please.

<u>جناب سردار حسین:</u> چې په کوم کوم ځائے کښې جناب سپیکر، زه به نن وخت اخلم ځکه چې وزیراعلیٰ صاحب راغلے دے----

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، دیکھیں بات یہ ہے کہ اگر اس طرح ہوا، تو پھر یہ آج بجٹ ختم نہیں ہو سکتا، اگر جتنی تقریر آپ نے کی، سارے پھر اتنی شروع کر دیں گے یا تو صرف پارلیمینٹری لیڈرز کرلیں اور اس کے بعد ہم پھر اپنے اس پہ چلے جائیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ یوسف ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب، سوری۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی):</u> سر، میں کہہ رہا ہوں کہ اگر پارلیمانی لیڈرز کرلیں، چونکہ سب کو پچھلے ایک ہفتے میں ٹائم نہیں ملا ہے----

<u>جناب سپیکر:</u> چونکہ یہ جس طرح اب سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی:</u> ہاں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو یہ We can't afford today پھر کل کی آپ کی میٹنگ کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی:</u> ہاں جی، تو پارلیمانی لیڈرز اپنے ممبران کی جو بھی شکایات ہیں، وہ سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے وہ نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: پارلیمانی لیڈرز بول لیں۔

جناب سپیکر: اب ایسا نہیں ہو سکتا، سب نہیں ہو سکتے ہیں، اب Time constraint ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ٹھیک ہے، خوشدل خان کو دے دیں، جو سینیئر ممبر ہیں، ان چار پانچ کو دے دیں، تین چار منٹ۔

جناب سپیکر: ہر پارٹی سے ایک ہی کر لیں، ایک ایک بندہ کر لے تو بہتر ہوگا اور جب نہیں لیتے ہیں ناں تو میں کیا کروں؟ پھر جناب منور خان، اگر آپ کہتے ہیں کہ پارلیمانی لیڈرز کو ہم ٹائم دیں گے اور باقی اس طرح پارلیمانی لیڈرز بھی ویسے ٹائم لے لیتے ہیں اور یہاں اپنا مدعا بیان کرتے ہیں۔ میں تو سب کو دو دو منٹ دینے کو تیار ہوں۔

جناب منور خان: تو دو دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، آپ اپنی بات Complete کر لیں، بابک صاحب، آپ اپنی بات Complete کر لیں۔

جناب سردار حسین: یو ما دغه خبره سی ایم صاحب ته کول غوښتل جناب سپیکر، بله دا چې وزیر اعلیٰ صاحب، دا ټهیکیداری نظام چې دے دا به Discourage کوؤ، راځئ چې نن مونږ د خپلې صوبې Throw forward ته اوګورو، هغه نو سو چوهتر (974) ارب روپئ شو، مونږ دا ټول ممبران په دې خبره پوهه یو چې زمونږه او ستاسو په علاقو کښې د پینځه لکهو یو کار وی، د لسو لکهو کار وی، د شلو لکهو کار وی، د پنځوس لکهو کار وی، هغه چې کله د ټهیکیدارئ نظام ته لاړ شی، د هغې Estimated cost دوه کروړه وی، په ګراؤنډ باندې به یو کار د پنځوس لکهو روپو وی چې کله ئے پی سی ون هغوی جوړ کړی نو هغه یونیم کروړ وی۔ جناب سپیکر، که چرې مونږ دا ټهیکیداری نظام Discourage کړے نه وی نو دا صوبه به Financially ټول عمر یر غمال وی، لهذا پراجیکټ کمیټئ جوړول پکار دی، اعتماد کول پکار دے، د پراجیکټ کمیټو تاسو Composition څنګه جوړوئ، په دې باندې هم خبره کیدے شی چې د اپوزیشن او د حکومت کمیټئ کښینی، مونږ به دا تاسو ته وئیلے شو چې تاسو د دې نه اندازه اوکړئ چې نن سی اینډ ډبلیو زما په سکول کښې یوه کمره په 26

لاکھ او په 24 لاکھ روپئ جوړوی، هم دغه کمره چې که مونږ کمیټئی جوړې کړې نو دا به په شپږ لاکھ یا په اته لاکھ باندې یو یو کمره جوړیږی۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو دې ته سوچ اوکړئ چې زمونږ دا صوبه به څومره مخکښې لاړه شی او دا چې کوم Throw Forward دے دا به څومره را کم شی؟ جناب سپیکر، د روډز په حواله چې کله مونږه د صوبې د هرې ضلعې روډونو ته اوګورو، هغه کهنډرات دی، اوس څنګه چې پبلک پرائیویټ پارټنر شپ باندې د روډونو جوړولو دا کار چې شروع شو، زما به دا تجویز وی چې باقاعده دې حکومت۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: بس زه Windupکوم، خوند نه کوی، زما خو دا خیال وو چې مونږ به خپله خبره اوکړو خو زه اوس ستاسو خبره منم، زه Windup کوم، زه نه کوم خبره۔ جناب سپیکر، د روډ په حواله زمونږ دا تجویز دے چې هره ضلع کښې پکار دا ده چې حکومت، وزیر اعلیٰ صاحب سی اینډ ډبلیو ته حکم اوکړی چې په یوه ضلع کښې ما سره څو سوه کلو میټر روډ دے؟ یا خدائے مه کړه چې داسې ډیرې علاقې داسې دی چې په هغې کښې په زرګونو کلو میټر روډ دے، نو پکار دا ده چې د هغې د پاره مونږ ټینډرې اوکړو، پبلک پرائیویټ پارټنر شپ کښې که خلق راځی، څنګه چې په موټر وے باندې ټول پلازه لګیدلې ده، خلق ټیکس ورکوی چې هغه کنټریکټر ته ملاؤ شی، هغه روډونه او هغه ضلع جناب سپیکر، هغه به بیا په هغه شکل باندې برابر روانه وی۔ په صحت او په تعلیم۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: په صحت او په تعلیم باندې بس یو خبره کول غوړم، بیا Windup کوم۔ د تعلیم په حواله جناب سپیکر، چې کوم په 2013 کښې چې کوم دا واؤچر سکیم شروع شوے دے هغه که نن مونږه اوګورو نو د کروړونو اربونو کرپشن هلته په هغې کښې شوے دے، هغه کار بند دے۔ هغه روښانه پښتونخوا پروګرام مونږه شروع کړے وو، په هغې کښې یوه انه کرپشن نه دے شوے جناب سپیکر، پکار دا دے چې هغه روښانه پښتونخوا پروګرام چې دے چې هغه روان

وی، هم دغسې مینجمنټ او ټیچنګ کیډر چې څنګه دے، پکار دا دے چې په لاندې سطح باندې د مینجمنټ ټیچر چې کوم پوسټونه خالی دی چې هغه هم برابر شی۔ د دې نه علاوه یوه خبره د وزیراعلیٰ صاحب په نوټس کښې راوستل غواړم چې په ټوله صوبه کښې روزانه بنیاد باندې په دې غرونو باندې اور لګیدلے دے، د دې دې تحقیقات اوشی څکه چې د هغه اور لګیدو په وجه باندې زمونږ په ټوله صوبه کښې ډیر لوئے تاوان اوشو، ډیر لوئے تاوان هلته اوشو جناب سپیکر، زه به آخر کښې د وزیر اعلیٰ صاحب نه دا خواست هم کوم او دا به مې ترینه طمع هم وی چې دا حکومتونه چې دی دا نن وی او سبا نه وی جناب سپیکر، زما به دا ګزارش وی وزیر اعلیٰ صاحب ته چې دا د اپوزیشن ممبران چې دی د دوئ حلقې ډیرې زیاتې متاثره شوې دی، لهذا په دې بجټ کښې چې تر څومره حده پورې کیدے شی چې د دې اپوزیشن حلقې چې دی چې هغه Accommodate شی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، آپ اپنی سیٹ پہ جائیں اور ایک سوال کا جواب دیں۔ شوکت یوسفزئی صاحب، کل آپ کی اپوزیشن کے ساتھ میٹنگ ہوئی تھی، ابھی یہ تقریروں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، یہ دو دن میں ختم، میرے پاس اٹھائیس نام آچکے ہیں، یا تو مجھے وہ Rule استعمال کرنے کی اجازت دیں اور اس کا مطلب ہے کہ کل کی آپ کی میٹنگ نہیں مانی گئی پھر یہ اگر یہ سلسلہ شروع ہو گیا تو یہ ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہے، پھر یہ آپ کے پچاس Demands for Grants ہیں۔ We can't cover it today, you said that they will take two minutes، صرف بابک صاحب نے پندرہ اٹھارہ منٹ لے لئے ہیں، اسی طرح سردار یوسف صاحب لیں گے، لطف الرحمان صاحب لیں گے، خوشدل خان صاحب لیں گے، وہ لیں گے، فلاں لیں گے، سارے لیں گے، ایک بات کریں یا تو بجٹ کو آگے تین چار دن تک بڑھائیں اور یا ابھی اس کو ختم کریں Right now ورنہ یہ ختم نہیں ہوتا، میں آپ کو ابھی بتا دیتا ہوں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، ہمیں پانچ منٹ دے دیں، میں ان سے ریکویسٹ کر لوں گا، لطف الرحمان صاحب کو ایک پانچ منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: کیونکہ اب میرے پاس اپوزیشن کی یہ لسٹ آگئی ہے، دو منٹ میں تو کوئی بات کر بھی نہیں سکتا۔

وزیر محنت وافرادی قوت: دیکھیں، آپ ایک پانچ منٹ دے دیں، سنیں آپ اسمبلی کا اجلاس جاری رکھیں۔

جناب سپیکر: اگر پانچ منٹ بھی کرتے ہیں تو اس کے اوپر سو منٹ لگے گا ٹائم، آپ دیکھ لیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: آپ کارروائی جاری رکھیں، میں چار پانچ منٹ میں ان کے جو سینیئرز ہیں ان سے بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کر لیں، چار پانچ منٹ بات آپ کر لیں، اگر نہیں تو پھر کل کی میٹنگ کا کیا فائدہ ہوگا، چیف منسٹر صاحب کل کس لئے آپ کے پاس گئے تھے؟ مطلب ہے منسٹر سے یہ مسئلہ حل ہو جانا چاہیئے تھا، جب آنریبل چیف منسٹر آپ کے پاس گئے، آپ نے ان کے ساتھ Commitment کی تو آج اس Commitment پہ کھڑے ہو جائیں، تقریریں تو ختم نہیں ہوں گی۔ شوکت یوسفزئی صاحب، آپ ان سے بات کر لیں، پانچ منٹ لے لیں، میں اگلی کٹ موشن پہ جاتا ہوں۔ خوشدل خان صاحب، آپ اپنی تقریر کر لیں۔

جناب منور خان: سر، میں کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب، اس کے بعد آپ کر لیں۔ خوشدل خان صاحب، بس زیادہ نہیں، اتنے نہیں بس ایک دو تین ہر پارٹی سے میں سینیئر لوگوں کو دیتا ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، میں تقریر نہیں کروں گا، میں ایک چند جو Demands for Grants ہیں وہ میں نے نوٹ کئے ہیں، اس پر میں مختصر سی بات کروں۔ ایک تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں، ایک پولیس ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں، ایک ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ اور ایک ہائیر ایجوکیشن کے بارے میں، ہیلتھ اور پبلک ہیلتھ میں اور پنشن کے بارے میں ہے اور میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ ہماری بات سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: لیڈیز، پلیز آپ سی ایم صاحب کو اکیلے چھوڑیں، آپ اپنی سیٹوں پہ جائیں، پلیز۔ Please, go on your seats.، سی ایم صاحب کو ان کی بات سننے دیں وہ ان کو تجویز دے رہے ہیں ناں، سننے دیں ناں، ان کو سننے دیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، یہ جو ہمارا بورڈ آف ریونیو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سی ایم صاحب، آپ ان سب کو چیمبر میں لے کر چلے جائیں، یہاں اب کوئی تقریر نہیں کرے گا، پھر یہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: چیف منسټر صاحب، زه به یو خواست او کړم، یا خو دوئ له ټائمونه ورکړئ ځکه چې دا منسټران هم راځی، ستاسو ایم پی اے ګان هم راځی، نو زمونږ یو ځوخبرې واؤرئ، نه مونږ ټائم اخلو او نه ستاسو وخت مونږ ضائع کوؤ، یو څلور خبرې مونږ کوؤ۔ سر، زه اول دا کوم چې کوم دا بورډ آف ریونیو دے، Demand for Grant پرې راغلے دے، زه شکریه ادا کوم چې پیښور کښې تاسو مطلب دے شپږ تحصیلونه جوړ کړل او په هغې کښې بډه بیر هم دے، په هغې کښې متهره هم ده، هغې کښې شاه عالم هم دے او هغې کښې چمکنی هم دے خو هغې د پاره تاسو چې اوګورئ تاسو بجټ کښې چې کوم د هغې د پاره پیسې ایښودلې دی نو هغه دا دی ټوټل Estimated cost دے هغه پندره سو (1500) ملین خو تاسو په دې کال کښې ایلوکیشن چې کوم دے هغه پندره ملین روپئ کړے دے، لکه یو نیم کروړ روپئ په دیکښې تاسو د Land purchase د پاره نه دی کړی،Land purchase هم پکښې نشته نو سر، دا خو مطلب دے یو ډیر Important organs دی د ګورنمنټ، او د ایډمنسټریشن سره تعلق ساتی، نو زما به دا خواست وی، اوس هم مطلب دا دے چې د بډه بیر کوم تحصیل دے او د بډه بیر کوم سب ډویژن دے هغې کښې مونږه په خپل وخت کښې هسپتال ډی ټائپ جوړ کړے وو، په هغې باندې هغوی قبضه کړې ده، هغه دیوالونه ئے وران کړل، په هغې باندې زه هائی کورټ ته لاړم، په هائی کورټ کښې په هغې باندې کیس پینډنګ دے۔ اوس هغه بله ورځ ئے ډی سی راغوښتلے وو، خالد محمود صاحب، هغه وئیل یو میاشت مخکښې چې زه به شفټ کیږم، زما دا خواست دے چې چونکه تاسو یو ډیر ښه Step واغستلو او پیښور مو تقسیم کړو، د ایډمنسټریشن یونټې هم پکښې جوړې کړې، زما به دا تاسو ته خواست وی چې دا فنډز لږ زیات کړئ او دې له زمکې واخلئ، دا زما یو سوال دے سر۔

جناب سپیکر: اپوزیشن نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ٹوٹل پندرہ منٹ اپوزیشن بات کرے گی، اب ایک بندہ کرتا ہے یا پچاس بندے کرتے ہیں، اب آپ کی مرضی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: د پولیس بارہ کښې به زه دا خواست اوکړم چې---

جناب سپیکر: اپنے لوگوں کو آپ خود بٹھائیں، میں نہیں بٹھاتا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، زیادہ تر وقت آپ ضائع کرتے ہیں، آپ ہمیں چھوڑیں بس-----

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، آپ پہلے بھی یہ تقریریں کر چکے ہیں----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، میں تقریر نہیں کر رہا ہوں، میں تقریر نہیں کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں کریں

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ Interfere نہ کریں۔

جناب سپیکر: کریں، پندرہ منٹ بعد ختم ہو جائے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پولیس بارہ کښې به زه دا خبره اوکړم چې زه به د هغې پرفارمنس به نه Touch کوم خو زه به ستاسو په نوټس کښې دا راولم چې دا یو اهم ډیپارټمنټ دے، زمونږ مطلب دے چې د لاء اینډ آرډر د سیچویشن د پارہ، د دې اوس هم شپږ ډی آئی جی ګان پوستونه ستا په صوبه کښې خالی دی، یولس مطلب دے چې نورو صوبو کښې خالی دی، مهربانی اوکړئ دا تاسو Take up کړئ چې هر سړی ته خپل ځائے ملاؤ شی نو ستا به ایډمنسټریشن نور هم ښه شی ځکه د Good governance د پاره دا څيز ډير ضروری دے چې ښه حکومت چلوئ نو د هغې د پاره بهترین طرز حکمرانئ د پاره دا ډير ضروری دے، نو یو خو زما دا د هیلتھ بارہ کښې به راشم چې منسټر صاحب هم ناست دے، هم دغه کمے چې کوم یو دے، ما تاسو ته اووئیل چې دا په هر یو ډیپارټمنټ کښې کمے دے، لکه یو خو زیات تر چې تاسو اوګورئ که د سیکرټریټ نه واخلئ نو د ایکس کیډر خلق کار کوی، ایکس کیډر هغه وی چې یو سړے کوم Competent دے، هغه پی سی ایس کړے دے، هغه چرته تاسو بل ځائے کښې کښینولے دے او د هغه په ځائے تاسو یو چیف انجینئر راوستلے دے تاسو یو ایکس کیډر، نو اوس لکه زمونږه رولز کښې کوم مطابق دے د هغې دا دے چې هلته پی سی ایس افسر به وی، .A good man for a good job دے، د دې د پاره بس یو که دا څيز

تاسو اوکړئ نو شایدچې نور هم زمونږه دا حکومت ښه شي. اوس د هیلتهٔ ډیپارټمنټ منسټر صاحب ناست دے ، ګورئ جی زمونږ ډی جی هیلتهٔ نشته دے ، اوس دومره لوئے ډیپارټمنټ دے او دا For the last six months نشته دے او د هغه په ځائے چې کوم مخکښې وو هغه لاړو ، بوږه ته لاړو ، دغسې شپږ اووه پوسټونه داسې خالي دی چې هغه په هغې باندې کار نه کیږی او یا په هغې باندې مینجمنټ کیډر په ځائے د هغې په ځائے جنرل کیډر کار کوی، نو مهربانی اوکړئ د دې څیز لږ تاسو خیال اوساتئ. او بل دا خبره کوم، په د هیلتهٔ ډیپارټمنټ کښې---

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب، بس کر دیں، دیکھیں، آپ ٹائم دیکھیں----

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> یره سر، بیا به زه نه کوم، زه چرته ګپ خو نه لګوم کنه یره.

<u>جناب سپیکر:</u> تو ٹوٹل ٹائم آپ نے ہی لینا ہے؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> یہ کیا مطلب، یہ کس طرح بات کرتے ہیں؟ جب ہم آپ کے ساتھ Co-operate کرتے ہیں تو----

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ احتجاجاً واک آوٹ کر گئے)

<u>Mr. Speaker:</u> I will give to the next Member, Munawar Khan Sahib.

<u>جناب منور خان:</u> تھینک یو، جی۔ جناب سپیکر، بالکل آپ کی بات ٹھیک ہے اگر اتنا سارا ٹائم ہم لیں گے تو میرے خیال میں بڑا مشکل ہو جائے گا۔ میں چیف منسٹر صاحب کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اے ڈی پی میں جو سکیمیں یونین کونسل وائز انہوں نے لائی ہیں تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ پھر اسی Constituency کا جو ممبر ہے، اسی کے مطابق وہ ہی اس کا Site اور Execution کرائے، یہی میری ان سے ریکویسٹ ہے، جیسے پہلے U/Cs دی گئی تھیں، اسی طرح جس طرح ابھی پبلک ہیلتھ میں جو U/Cs دی گئی ہیں، اسی کو پھر وہی Constituency کا وہی ایم پی اے اس کو Utilize کرے اور آخر میں جناب سپیکر صاحب، آپ سے بھی اور چیف منسٹر صاحب سے بھی اگر چیف منسٹر صاحب تھوڑی ایک دو منٹ کیلئے توجہ دیں، تو اکبر ایوب صاحب، یہ چیف منسٹر صاحب ہمیں دو منٹ کے لئے تھوڑا وہ کر لیں، آپ سے بھی اور چیف منسٹر صاحب سے بھی میری یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ میرے خیال میں کب سے یہ بات آ رہی

ہے کہ جب بجٹ اختتام پہ ہوتا ہے، پاس ہو جاتا ہے تو سپیکر کی طرف سے یا چیف منسٹر کی طرف سے یہاں ڈنر اور لنچ ہوتا ہے، اگر آپ لوگ اور سی ایم صاحب اسمبلی کو ڈنر اور لنچ نہیں دے سکتے تو پھر میری مجبوری ہو گی، پھر جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، ایک ہی طرف سے پھر میں لنچ دوں گا، ڈنر دوں گا یا ان دونوں میں سے آپ ایک کا خود اعلان کریں۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: شکریہ جناب سپیکر، پہلے تو خوش قسمتی کی بات ہے چیف منسٹر صاحب خود یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اور ان کو پتہ بھی ہے کہ جو بجٹ پیش ہوا اور بار بار ہم نے یہ نشاندہی کی ہے کہ جو اپوزیشن کے حلقے ہیں، ان کو اس میں Neglect کیا گیا ہے، جو اے ڈی پی بنی ہے اس میں جتنے بھی، خاص طور پر میں اپنے حلقے کی بات کرتا ہوں PK-32 or 34 ہے، اس میں وہ شامل نہیں ہے بلکہ دوسرے علاقے چاہے وہ پبلک ہیلتھ کے حوالے سے ہیں، چاہے روڈز کے حوالے سے ہیں، چاہے ایجوکیشن کے حوالے سے ہیں، وہاں ان کے لئے ان کو شامل کیا گیا ہے، میں نے یہاں پر سب سے پہلے ریکویسٹ کی تھی کہ ہمارے حلقوں میں جہاں ایجوکیشن کی کمی ہے، مثلاً کہ کالج پوری تحصیل میں نہیں، بفہ کالج چیف منسٹر صاحب نے خود Commitment کی تھی ماشاء اللہ، ان کو یاد ہو گا اور پانچ لاکھ کی آبادی کے لئے کوئی کالج نہیں ہے، تو امید ہے کہ اس کا خیال رکھیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ایک تجویز میں نے اس سے پہلے دی تھی کہ دور دراز علاقوں میں ویلج کی سطح پر صحت کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے آر ایچ سی اور بی ایچ یوز مرکزی مقام پر ہے، تو اگر وہاں پر ویلج ڈسپنسری، سول ڈسپنسری دور دراز پہاڑی علاقوں میں ہر ویلج کی سطح پر اس کا اجراء کیا جائے تو اس سے پورے صوبے کو بھی فائدہ ہو گا اور وہاں کے لوگوں کو بھی فائدہ ہو گا اور انہیں صحت کی سہولت مہیا ہو گی۔ تیسری بات، پہاڑی علاقے خاص طور پر ہزارہ، ملاکنڈ جہاں دیہاتی علاقوں میں سڑکیں ناپید ہیں، اگر ہیں بھی تو وہ کچی ہیں اور روز مطلب ہے کہ حادثات بھی ہوتے رہتے ہیں لیکن وہاں پر اس کی طرف توجہ نہیں دی جاتی، مجھے صرف یہ بتایا جائے کہ آیا یہ چیف منسٹر پورے صوبے کا چیف منسٹر ہے، کسی ایک حلقے کا نہیں ہے، کسی ایک ڈویژن کا نہیں ہے اور پورے صوبے کا اس کو خیال کرنا چاہیئے، مجھے امید ہے کہ وہ خیال کریں گے، وہ بھی ایک ایسے ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں جو پسماندہ ہے، تو ان علاقوں کو ترجیح دیں جہاں سڑکیں نہیں ہیں، جہاں پانی کی کمی ہے، جہاں سکولوں کی کمی ہے، تو اس کیمونٹی کو اس علاقے کے لوگوں کو Uplift کرنے کے لئے وہاں پر اس کو ترجیح دی جائے، بجٹ میں بھی

اور زیادہ فنڈز ریلیز کئے جائیں۔ میں مشکور تھا کہ یہاں ایریگیشن کے حوالے سے ہمیں کچھ فنڈ کی یقین دہانی کرائی گئی تھی، پورا سال گزر گیا ہے لیکن باوجود اس کے کہ بار بار ریکویسٹ کرنے کے وہ کوئی فنڈز ریلیز نہیں ہوئے، میرے حلقے PK-34 میں باقی بھی میرا خیال ہے اسی طریقہ سے ہونگے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر ایوب صاحب، خوشدل خان صاحب کو واپس لے آئیں۔

<u>جناب سردار یوسف زمان:</u> لیکن اس کے ساتھ ہی جو کہ اس وقت اگر منسٹر صاحبان ہیں، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے، میں نے پہلی دفعہ یہ باتیں دیکھی ہیں کہ ہر منسٹر اپنی Constituency کا منسٹر بنا ہوا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہشام خان، آپ بھی جائیں۔

<u>جناب سردار یوسف زمان:</u> ہر شخص کو صرف اپنے حلقے کی بات ہوتی ہے پھر ایم پی اے تو صرف اپنے حلقے کی بات کریں گے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہشام خان، آپ بھی انکے ساتھ چلے جائیں۔

<u>جناب سردار یوسف زمان:</u> صوبے کی سطح پر پالیسی کی بات کرنی جو چاہیئے، اس حوالے سے کوئی اجتماعی بات اس لئے نہیں ہوتی کہ جوان کے ساتھ برابری کا سلوک نہیں ہوتا، برابری کا جو سلوک نہیں ہوتا تو وہ علاقے جو محروم رہتے ہیں، پھر ان کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنا مطالبہ بھی کریں اور اس سلسلے میں چیف منسٹر صاحب سے ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ پورے صوبے کے چیف منسٹر ہیں اس دفعہ وہ بذات خود دو دفعہ آئے ہیں اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ تیسرا جو بجٹ پیش ہوا امید ہے کہ وہ اس بجٹ میں ان نظر انداز شدہ علاقوں کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار صاحب، تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ واک آؤٹ ختم کرکے واپس آ گئے)

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> چاہے وہ اپوزیشن کے یا حکومت کے ہیں تو ان کو ترجیح دیں گے تاکہ وہ ترقی پذیر ہو سکیں اور وہاں لوگوں کو سہولت مل سکے اور اس طریقے سے جہاں گرانٹ نہیں دی جا سکی تو وہ بھی وہاں جس طرح ہزارہ یونیورسٹی کی میں نے بات کی ان کو دی جائے۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> تاکہ وہاں جو بچے Afford نہیں کر سکتے، اس کے ساتھ پورے ہزارہ میں مختلف جگہوں میں میگا پراجیکٹ نہیں ہے، جہاں تک ہزارے کی میں بات کرتا ہوں تو یہ حقیقت ہے،

لوگوں میں یہ بات محسوس ہوتی ہے کہ کیوں نظر انداز کیا جاتا ہے؟اس دن میں یہی نہیں تھا، میں نے یہ بات Point out کی تو شوکت یوسفزئی صاحب ایک پیپر۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹائم شارٹ ہے باقی ممبرز کو بھی دو دو منٹ مل جائیں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: میں ختم کرتا ہوں سر، ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں۔ شوکت یوسفزئی نے اس کے بعد ایک پیپر دکھایا، اس میں یہ بات لکھی ہوئی تھی کہ سوکھی کناری ہزارہ میں ہے، تو سوکھی بنائی جائے گی، سوکھی تو سی پیک کا حصہ ہے، اب یہ صوبائی بجٹ میں کس طریقے سے آ گئی؟ وہ سوکھی کناری پراجیکٹ فارن فنڈڈ ہے یا سی پیک کا حصہ ہے یا مرکزی حکومت کا حصہ ہے؟ تو صوبائی سطح پر صوبائی حکومت کی طرف سے کس طریقے سے یہ بتایا جاتا ہے کہ ہزارہ کو یہ پراجیکٹ ملا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ لطف الرحمان صاحب، شارٹ شارٹ کریں تاکہ آپ کے باقی ممبروں کو بھی ٹائم مل سکے، میں تو چاہتا ہوں سب کو ٹائم ملے۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: شکریہ جناب سپیکر، **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میں صرف دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں اور ہمارے دو تین ممبر ہیں وہ پولیس کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں، تو ان کو موقع ملنا چاہیئے، ہم نے ٹائم طے کیا بھی ہے، تو اس پہ بات ہو سکتی ہے۔ میں حکومت سے صرف اتنی گزارش کرونگا اس پورے بجٹ کے حوالے سے کہ میں نے جو کچھ بھی دیکھا، ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا صوبہ پانی سے بھی مالامال ہے اور معدنیات سے بھی مالامال ہے اور مختلف قسم کی معدنیات ہیں جس سے ہمارا صوبہ خود کفیل ہے اور اس سے ہمارا یہ صوبہ اپنے پاؤں پہ کھڑا ہو سکتا ہے، ہمیں کسی ایک کی ضرورت نہیں ہے، اگر ہم اپنے وسائل کو استعمال کر سکیں اور چونکہ ہم اپنے وسائل کو استعمال نہیں کر پا رہے اور اسی وجہ سے ہم اپنے صوبے کو ترقی نہیں دے پا رہے، پانی ہمارے پاس ہے، معدنیات ہمارے پاس ہیں، ہماری ایک لفٹ کینال کا جو منصوبہ ہے کہ جس سے پورا صوبہ آباد ہو سکتا ہے جناب سپیکر، لیکن تین سالوں میں اس پر کوئی شروعات ہی نہیں ہو سکیں، تو مجھے آگے بھی اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے کہ وہ لفٹ کینال شروع ہو سکتی ہے کہ نہیں ہو سکتی؟ حکومت اس حوالے سے بھی اگر تسلی بخش جواب دے دے کہ اس سال شاید وہ لفٹ کینال شروع ہو جائے جو ایک خواب بن چکا ہے اور وہ ہمارے پورے صوبے کا اناج پورا کر سکتا ہے جناب سپیکر، تو آج چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اگر اس پہ جواب مل جائے کہ ہم اس سال لفٹ کینال کو ہر صورت میں شروع کروا سکیں گے، اس اافتتاح کروا سکیں گے، تو میرے خیال میں ہم آگے جو چند سال میں اگر

کسی نتیجے پر پہنچائیں گے تو ہمارا صوبہ مستقبل میں زراعت کے لحاظ سے وہ بالکل خود کفیل ہو جائے گا اور ہمارے چھوٹے چھوٹے ڈیم ہیں جن سے بجلی بھی پیدا ہو سکتی ہے، جن سے اس علاقے کو بھی سیراب کیا جا سکتا ہے، اس کی طرف کسی نے توجہ نہیں دی ہے، ہمارے خود ڈی آئی خان میں چھوٹے ڈیم ہیں اور ہمارے پاس چونکہ زمین بھی وافر مقدار میں ہے جو سیراب ہو سکتی ہے، جو اناج دے سکتی ہے، اس کو اگر وہ چھوٹے چھوٹے منصوبے بھی وہ چھوٹے ڈیم مل سکیں تو پچیس اور پچاس میگاواٹ کی بجلی بھی پیدا ہوتی ہے، تو ہم اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے اور اسی طرح ہمارا ایجوکیشن کا شعبہ ہے، میں صرف اتنی بات دوبارہ دہرانا چاہتا ہوں کہ ہماری زراعت کی یونیورسٹی جو ہے ڈی آئی خان میں اس کی بنیاد رکھی جا چکی ہے لیکن آج تک نہ اس کو زمین ملی، نہ اس کو فنڈ ملا ہے، تو ہماری تو اس حوالے سے یہ صورت حال ہے کہ ہم زراعت کو اگر ہم نے تقویت دینی ہے تو ایک یونیورسٹی اگر کھل رہی ہے تو اس کو آج تک ہم چار پانچ سالوں میں ایک روپیہ نہیں دے سکے، زمین نہیں دے سکے جو صوبے کی ذمہ داری ہے، تو صوبے کی ذمہ داری ہے کہ اس کو زمین دے، اس کو فنڈ مہیا کرے تاکہ وہ یونیورسٹی چل سکے اور وہ تعلیم فراہم کر سکے اور وہ ایریا سارا زراعت کا ہے، تو جناب سپیکر، ہمارے وہاں ڈی آئی خان کے چھوٹے ڈیم ہیں جو بجلی بھی پیدا کرتے ہیں، جو زمین کو بھی سیراب کرتے ہیں، زمین بھی وہاں پر وافر مقدار میں موجود ہے اور آخری بات وہ میں فاٹا کے حوالے سے جو ہمارا ایکس فاٹا ہے جو ہمارے صوبے کے ساتھ Merge ہو چکا ہے، اب یہ صوبے کی خاص طور پہ چیف منسٹر کی توجہ اس کے لئے زیادہ ضروری ہے کہ جو وعدہ کیا گیا ہے کہ ہم سو ارب کے لگ بھگ ہر سال اس میں لگائیں گے، ایک ہزار ارب کا ٹارگٹ ہے اور ہم تین سالوں میں چوبیس ارب خرچ نہیں کر سکے، تو اس کی ضرورت ہے کہ اس علاقے کو ہم ترقی دے سکیں۔ باقی علاقوں کے ساتھ اس کو برابری کی سطح پر لے کر آئیں، تو اس کے لئے کوئی ہمیں خاطر خواہ اس حوالے سے تسلی بخش جواب ملے کہ واقعتاً وہ پیسے اس ایریا پہ خرچ ہونگے۔ تو یہ جو دو تین باتیں ہیں، اگر اس پہ حکومت اطمینان بخش جواب دے دے تو ہم شاید سمجھ سکیں کہ یہ صوبہ ترقی کی طرف ان شاء اللہ جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر، ستاسو ډیره مننه چې ماته دې وخت راکړو او سی ایم صاحب راغلے دے، ډیر تجویزونه، ډیرې خبرې مونږ ورکړې دی خو زه صرف یو هغه خبره کول غواړم، نور بجټ جوړ شوے دے یا په کوم انداز ئے چې کوی، زمونږ تجویز به پته نه لګی چې کوم ځائے ته پکښې لاړ شی

خو په بنوں کښې د جانی خیلو والا کومه واقعه چې ده چې د هغې کوم پولیس هلته د خلقو سره ظلم کوی، زه به په دې فلور دا مطالبه کوم چې پولیس چې کوم 2017 ایکټ دے په هغې کښې مونږ ته بدلون هم کول پکار دی، د دې سی ایم په Under راوستل پکار دی، د پولیس بل، اوس اوس دې د هغې نوټس هم واخلی او د دې ځائے نه چې سی ایم صاحب خلقو ته یو داسې میسج ورکړی چې هلته حالات د پولیسو او د عام خلقو په مینځ کښې ډیر ګډ وډ شوی دی۔ مهربانی، ډیره مننه۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، باچا خان صاحب، بہادر خان صاحب، سوری۔

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریه سپیکر صاحب، ما د دې ټائم غوښتنه د دې د پاره کوله چې سی ایم صاحب راغلے دے، که داسې وی چې که تاسو یو پنځه منټه ټائم نه راکوئ نو بیا زه سی ایم صاحب ته خواست کوم چې ماله هلته ټائم راکړئ چې په دفتر کښې ورسره کښینم او زه خپله تفصیلی خبره اوکړم یا دې راله هغه ټائم راکړی یا راله دلته ټائم راکړه چې زه خپله خبره اوکړم، زما د کلاس فورو تکلیف دے، زما د ایجوکیشن تکلیف دے، زما بل تکلیف دے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ کہتے ہیں بعد میں آجائیں۔

<u>جناب بہادر خان:</u> سی ایم صاحب دې مهربانی اوکړی ماله دې هلته ټائم راکړی، پنځه منټه دې هلته راکړی خو چې راکړی، هلته به راکړی؟

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، دے دیں گے، آجائیں، تھینک یو۔ بادشاہ صالح، پہلے پیپلز پارٹی کی نمائندگی نہیں ہوئی، آپ ذرا تشریف رکھیں، میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جناب ثناء اللہ صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ثناء اللہ صاحب۔۔۔۔۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب، چونکه نن په بجټ باندې بحث کیدو کټ موشنز وو جناب سپیکر صاحب، زه د خپلې پارټۍ د طرف نه چې څومره کټ موشنز راغلی دی، چونکه پرون چې کومه خبره سی ایم صاحب سره شوې ده،

هغه به واپس اخلو چې څنګه روایات دی او څنګه د پښتنو کلچر دے خو جناب سپیکر صاحب، د پارلیمنټ بالادستی، دا پارلیمنټ سپریم ساتل دا زما خیال دے چې دا د ټریژری بنچز او د اپوزیشن مشترکه ذمه داری ده، زه د خپل طرف نه د خپلې پارټئ د طرف نه سی ایم صاحب ته دغه ریکویسټ کوم چې کم ازکم تاسو په میاشت کښې یو ځل دلته راځئ، دلته تاسو د دې خپلو ممبرانو آواز اورئ او ستاسو د راتلو د وجې نه دا پارلیمنټ هم ښائسته ښکاری چې تاسو راشئ دلته چې کومې فیصلې کیږی نو زما په خیال باندې دا د ټولو نه بهتره خبره ده۔ جناب سپیکر صاحب، زما چې څومره ریکویسټ وی او څومره زمونږ تجاویز وو هغه به Already مخکښې راغلی وی، نو زما دا درخواست دے چې زمونږه کوم Resources دی، زمونږ د صوبې څومره Resourcesدی مهربانی اوکړئ په دغې باندې کار اوکړئ چې هغه چې کومه د اوبه، د معدنیاتو وسائل دی په هغې کار اوکړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، آپکا ٹائم پورا ہو گیا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: تھینک یو جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، باچا صالح خان، دو دو منٹ لیتے جائیں تاکہ سب کی حاضری ہو جائے۔

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی، شکریه۔ زه خو ټولو نه مخکښې د وزیر اعلیٰ صاحب شکریه ادا کومه چې دومره ډیره موده پس راغلو، پارلیمنټ کښې ناست دے او بیا پاکستان پیپلز پارټی هغوی جمهوریت د پاره قربانیانې ورکړې دی او تاسو ته تاریخ معلوم دے چې هغه شهیدان شوی دی، د هغوی بیبیانې کونډې شوې دی، صرف د پارلیمنټ د بالادستئ د پاره هغوی قربانی ورکړې ده او ان شاءالله ان شاءالله د پارلیمنټ بالادستی ساتل دا زمونږ فرض جوړیږی خو زه ستاسو په نوټس کښې یو خبره، بل دا چې د ټولو نه غټ حکم الله په قرآن کښې په چوبیس آیاتونو کښې Direct یا Indirectالله صرف د علم خبره کړې ده نو مونږ له پکار ده چې کم از کم مونږ اولنئ Priority زمونږ ایجوکیشن وی، Second priorityزمونږ ایجوکیشن وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: باچا صالح خان، آپ کے پاس دو منٹ ہیں، کوئی حلقے کی بات کر لیں تو ایسی چیز کر لیں تاریخی باتوں پہ آپ کا ٹائم ضائع ہو جائے گا، دو منٹ میں-----

ملک بادشاہ صالح: زه دا درخواست کوم چې مونږه کم از کم یو مالاکنډ تهری چې یو 72 میګاواټ دے هغه تقریباً آٹھ ارب یا چھ ارب روپې سالانه ګټه کوی چې مونږ PEDO له ترجیح ورکړو چې مونږ کم از کم ایک هزار میګا واټ بجلی جوړه کړو نو مونږ به چا ته محتاج نه یو او یو مونږ لفټ بنک کینال جی، رائیټ بنک کینال چې مونږ دې له ترجیح ورکړو چې مونږ په خوراک باندې خود کفیله شو۔ باقی زه د وزیر اعلیٰ صاحب په نوټس کښې یو بله خبره راولم، جناب وزیر اعلیٰ صاحب ته بنائم زمونږ په ځنګلو کښې تین چار کروړ فټ لرګے لاړ ځایه کیږی، دې نه په ځنګلو کښې مرض خوریږی، ګنی ستاسو ایکسپرټس به ناست وی د هغوی نه معلومات اوکړئ، او Growth هم مسئله جوړیږی او داسې مرض پکښې لګی چې دا به ټول ځنګل بیا کټ کول غواړی، نو زه درخواست کوم چې کوم لرګے پروت دے په دې ځنګلو کښې افواءګانې ډیرې دی او لاړ شئ پخپله ئے Marking اوکړې، پخپله ئے رااوباسئ، پخپله ئے خرخ کړئ، د قوم حصه قوم له ورکړئ او ځان له او خپله خپله واخلئ۔ یو بل تجویز، مونږه الحمدللّٰه زمونږ دا خبرې مونږ پورې خلق خاندی، مونږ د پاکستان قرضې خلاصولے شو جی، زمونږ -----

جناب سپیکر: تھینک یو آپ کی بات آ گئی ہے۔

ملک بادشاہ صالح: سر جی، زمونږه علاقه چې ده Central exchange چا ریلیز کړے ده د دې نه مونږ خلاص کړئ او زمونږ دا غرونه کوم چې دی جی په دیکښې جی Iron اور په دیکښې، دنیا ایک نمبر ګرینائټ په دیکښې، مونږ تراوټ فش دنیا له ورکولے شو که مونږ له ترجیح ورکړے شی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سپیکر صاحب، میں اہم بہت اہم مسئلہ جو وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ چاہیئے، ریفائنری کے متعلق ہے، اس کے لئے زمین بھی خریدی گئی ہے اور شکر الحمد للہ ایف ڈبلیو او کے ساتھ ایگریمنٹ بھی Sign ہوا ہے، تقریباً پچاس ہزار بیرل ریفائنری اگر ادھر بن جائے تو میرے خیال میں صوبے کے

لئے بہت بڑا اقدام ہو گا، اس میں ایک ریکارڈ بن گیا ہے (تالیاں) میرے خیال میں اس کی گورنمنٹ کی اور ساتھ ساتھ ایف ڈبلیو او والوں کی میری وزیر اعلیٰ صاحب سے ریکویسٹ ہو گی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، ذرا سی ایم صاحب کی طرف نہ آئیں، یہ جو لوگ تقریریں کر رہے ہیں وہ ان کو سنانے کے لئے کر رہے ہیں، وہ جب پوائنٹ ہی نہیں لے سکیں گے تو کیا چیز۔۔۔۔

<u>میاں نثار گل:</u> ہمارا آئل کراچی جا رہا ہے اور ادھر بھی جا رہا ہے، اگر یہ ریفائنری کرک میں بنے Already ایف ڈبلیو او کے ساتھ ایگریمنٹ بھی ہو گیا ہے، زمین بھی خریدی گئی ہے، میری یہ ریکویسٹ آپ سے ہو گی اور دوسرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کرک کے لئے آپ لوگوں نے جپسم اور سالٹ کی سٹی منظور کروائی ہے، اللہ کرے کہ جس طرح جپسم منظور ہوا ہے کیونکہ انڈسٹری ہے کیونکہ Illegal gas بہت زیادہ استعمال ہو رہی ہے، اگر یہ سٹی اس جگہ بنی بانڈہ داؤد شاہ میں، تو علاقہ ترقی بھی کرے گا اور ان شاءاللہ تعالیٰ سرمایہ کار آئیں گے اور ادھر انڈسٹری لگائیں گے، ریفائنری کے متعلق اور انڈسٹری کے متعلق وزیر اعلیٰ صاحب، آپ جتنا جلد ہو سکے اس پہ اقدامات کر لیں۔ سپیکر صاحب، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ بٹنی صاحب۔

<u>جناب محمود خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، خالی دوه منټه خبرې کوم، پولیس ایکټ حوالې سره سی ایم صاحب ته ریکویسټ دے چې په سندھ کښې 1861، بلوچستان کښې 1861 او جی بی (Gilgit Baltistan) کښې او په پنجاب کښې 2001، زمونږ دا ریکویسټ دے چې کوم دا ایکټ 2017 دے، په دیکښې چې مونږ امنډمنټ راوړو چې دا کومه لویه جرګه ده چې د اختیار دغې جرګې ته او چې څوک هم په حکومت کښې وی (تالیاں) هغوی ته ملاؤ شی، نه چې یو کس ته، چې یو کس ته ملاؤ شی۔ جناب سپیکر، تاسو ته پته ده، ریکارډ راواخلئ، په دوه کاله کښې چې څومره پریویلج موشنز پیش شوی دی، هغه ټول د پولیس ایکټ خلاف دی، جناب سپیکر، دا یو ریکویسټ دے، نور مونږ خبره نه کول غواړو۔ دویمه خبره دا ده چې ټانک زام که جوړ شی، پچیس میګاواټ بجلی به ورکوی، داد سی ایم صاحب زه په نوټس کښې راولم۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، بیٹنی صاحب۔ ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ میں شکیل صاحب کو کابینہ میں واپس لینے پر چیف منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد میں جتنے بھی پائپ لگتے ہیں ان میں زیادہ تر خیبر پختونخوا میں، سوری۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No cross talk.

جناب ظفر اعظم: تو وہ Under specification ہیں جو جی آئی پائپس ہیں وہ Galvanized نہیں ہیں، ان سے جو پانی مہیا کیا جاتا ہے وہ عوام کو وہ بالکل زہر ہوتا ہے اور پی وی سی کے جو پائپس ملتے ہیں وہ Under size ہیں سر، اس کے متعلق میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کمپنیوں کو بلائیں جو Pre-qualified ہو چکی ہیں اور ان سے یہ جواب طلبی کریں کہ یہ کیوں ہو گیا ہے؟ میری ایک گزارش یہ ہے وزیر اعلیٰ صاحب کے آرڈر پر ہمارے حلقے میں جو ایک دو سکیمز منظور ہوئی تھیں لواغر اور چلغوز ڈیم کی، 2012 سے چلی آ رہی ہیں، اگر ان کو فنڈ دیا جائے مکمل کی جائیں تو آپ کی بہت بہت مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جمشید خان صاحب۔ دو دو منٹ لیتے جائیں، سب کا۔۔۔۔۔

جناب جمشید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بجٹ باندې خو ډيټيل کښې ډ سکشن شوے دے خو زه د ډير قدرمن محترم سی ایم صاحب لږه توجه غواړمه جی، په مردان کښې او زمونږه صوابئ کښې ډيرزياته ږلئی شوې ده، خاصکر د تهوبيکو زميندار هغوی ته ډير زيات نقصان رسيدلے دے، د هر يو زميندار کم ازکم بيس بيس لاکه روپئ نقصان شوے دے، دتهوبيکو د مد نه مونږ په Central excise duty کښې کم ازکم دوه سوه اربه روپئ ورکوؤ، زماد حلقې نه کم از کم تيس چاليس اربه روپئ Per annum ټيکس ځی، زه به ډير مشکوريمه او زه د دغه خپلو زميندارو د پاره تاسو ته سوال کومه چې د هغوی د نقصان مداوا اوکړئ او د هغوی د ريليف د پاره دلته په دې اسمبلئ فلور باندې تاسو اعلان اوکړئ، ډيره مهربانی به وی جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، حافظ عصام الدین صاحب۔ دو منٹ جلدی جلدی، خاص پوائنٹس پہ آ جائیں، جو بات۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: جی جناب سپیکر صاحب، جب Merged اضلاع کے حلف کا دن تھا اس دن سی ایم صاحب نے تقریر فرمائی تھی، فرمایا تھا کہ میں فاٹا سے تعلق رکھنے والے ممبران کا خیال رکھونگا اور امتیازی سلوک نہیں کرونگا، باقی دو سال جیسے بھی گزر گئے ابھی انشاء اللہ ہمیں سی ایم صاحب سے امید ہے کہ ہمارا

بھی خیال رکھیں گے، ہمارے حلقوں کا بھی خیال رکھیں گے اور انشاء اللہ پہلے بھی خیال رکھا ہے، ہم اس پر بھی شکر گزار ہیں، پہلے بھی سی ایم صاحب کی خصوصی نظر ہے فاٹا پر۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شاداد خان صاحب، شاداد خان کا مائیک کھولیں، Yes کھول دیا مائیک جی۔

جناب شاداد خان: جناب سپیکر، آپ کا بہت بہت شکریہ اور میں اسی بجٹ سیشن میں خصوصی طور پہ تیمور خان جھگڑا کی یہ کوششیں قابل ستائش ہیں اور جو بھی مطلب ایس ڈی کو اس نے Follow کیا ہے وہ یقیناً قابل ذکر بھی ہے اور قابل ستائش بھی ہے۔ میں اسی بجٹ کے حوالے سے اپنے حلقے میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جس کے لئے فنڈ بہت کم مختص ہوتا ہے اور خاص کر کے ریون آباد میں Greater Water Supply Scheme ہے جو ایک ارب اور باون کروڑ کی ہے اور اس کے لئے پیسے جو ہر بجٹ میں رکھے جاتے ہیں وہ پانچ کروڑ، دس کروڑ یا پندرہ سے زیادہ نہیں ہوتے اور وہاں پہ پانی کا نہایت سنگین مسئلہ ہے اور بہت سے لوگ پانی کے ارمان میں اس دنیا سے چلے گئے، اگر یہی حال ہے کہ یہ تقریباً دس پندرہ سالوں میں بھی Complete نہیں ہو سکتا اور اس کے علاوہ تڑلی پل جو کہ پی ٹی آئی کی حکومت تھی، وہ Bridge آٹھ سال ہو گئے ابھی تک اس کے اوپر کام جاری ہے اور اس کے علاوہ میرے حلقے میں ایک Bridge ہے جو کہ آٹھ سال سے زیر کنسٹرکشن ہے، اس کے اوپر بھی کوئی کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے اور اس کے علاوہ بہت سارے ایسے مسائل ہیں جو کہ میں ذکر کرونگا لیکن ٹائم کی کمی کی وجہ سے میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نعیمہ کشور صاحبہ، دو منٹ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، میری جماعت کے اکابرین نے بات کی، میں نہیں کرونگی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں سی ایم صاحب کی بہت مشکور ہوں کہ آج ان کی یہاں پہ موجودگی ہے، لہذا میں یہ کچھ تجاویز دینا چاہ رہی ہوں۔ سی ایم صاحب اگر این ایف سی ہمارے مقدمے پہ بھرپور توجہ دیں اور ہمارے صوبے کے لئے این ایف سی کا مقدمہ وفاق کے ساتھ اس پہ لڑنے کی ہمارے حق کی حصولی کی کوشش کریں۔ دوسرا یہ ہے کہ کرپشن فری پاکستان کا نعرہ پی ٹی آئی گورنمنٹ کا تھا اور میرے خیال میں اس پہ ہمارے صوبے کے اندر بالکل اس کی کوئی Implementation نہیں

ہے، لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ کرپشن پہ جو ہے، اس کو کرپشن فری صوبہ بنانے پہ سی ایم صاحب کا بھرپور فوکس ہونا چاہیئے۔ تیسرا جو ہے معذوروں کے لحاظ سے اس کے کوٹے کی Implementation اور اس کے لئے یہ پورے ملک کے اندر میرے خیال میں کسی کو اس کا پتہ نہیں ہے کہ پورے ملک کے اندر صرف صوبہ خیبر پختونخوا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہمارے پاس معذوروں کا ایک Paraplegic hospital بالکل فری سہولیات دے رہا ہے جس کا حال ہی میں سی ایم اور پی ایم صاحب نے دورہ بھی کیا تھا، لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ سی ایم صاحب بھرپور اس ہسپتال پہ توجہ دیں اور اس کو مزید سہولیات۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> خواتین کے لحاظ سے ان کے Work places پہ ان کو سہولیات دینا اور خواتین کو فنڈز دینا اور Youth کے لئے Skill شروع کروانا جو ہے وہ ہائر سیکنڈری سکول کے اندر بہت اہم ہے، اس لئے کہ ہمارے پاس اتنی Jobs نہیں ہیں، جب تک ہم اپنے Youth پہ توجہ نہیں دیں گے اور ان کے Skill پہ توجہ دیں گے، بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا پوائنٹ ہے یہاں پر، تھینک یو۔ شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> تھینک یو سپیکر صاحب، میں صرف ایک، سی ایم صاحب بیٹھے ہیں، اٹھارہویں ترمیم کے حوالے سے بات کرونگی کہ 2010 میں ہم Eighteenth Amendment پاس کرچکے ہیں اور جو صوبوں کے اختیارات ہیں وہ تمام Devolve، جو ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں جو کہ پراونشل سبجیکٹس ہیں ابھی تک سر اس پہ نہ تو ہماری صوبائی حکومت سنجیدہ ہے اور نہ ہماری فیڈرل حکومت جو ہے، وہ یہ نہیں چاہتی، اس وجہ سے ہم سنتے ہیں Eighteenth Amendment کے Rollback کی باتیں سر، اس میں آپ دیکھیں ابھی Recent جو 2019 میں ہم نے جو Anti narcotics drugs کا جو ایکٹ تھا 2019 کا، وہ پاس کیا، وہ Already پراونشل سبجیکٹ ہے لیکن ابھی تک فیڈرل کی طرف سے، اس طرح ہم یونیورسٹی کا دیکھیں ایچ ای سی ہمارے اپنے صوبے میں ابھی نہیں بنی تو وہ تمام Rest of the departments جو کہ فیڈرل نے اپنے پاس رکھے ہیں، اگر اس پہ ہمارے یہاں پہ جو آفیسرز ہیں اور حکومت کام کریں تو میرے خیال میں یہاں پہ روزگار کی بات ہے یہاں پہ خواتین کی بات ہے، یہاں پہ یونیورسٹی کے ملازمین، مالی بحران کا شکار صوبہ ہے، تو اگر اس کو سنجیدہ لیا جائے اور Eighteenth Amendment کو من وعن Implement کیا جائے تو یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ صلاح الدین خان۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. Sir, if I could have the attention of everybody please, especially the Chief Minister Sir, I do understand, all of us have issues, I do understand that we need developmental works as well, but because of the presence of Chief Minister, I would just keep it to a one liner and that one liner would be, at least do not leave us behind, take us with you as well, we are the Members of this House as well. I had been singled out, at least this should not happen, that is a humble request, thank you very much, indeed.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نگہت اورکزئی صاحبہ، دو منٹ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب سر، ایک منٹ سی ایم صاحب کی ذرا توجہ چاہتی ہوں کہ پولیس کے راشن کو چھ سو اسی (680) روپے سے بڑھا کر نو ہزار (9000) روپیہ کیا جائے کیونکہ پولیس کی تنخواہیں پنجاب سے بہت کم ہیں اور ان کا اکیس روپے روز کا خرچہ آتا ہے اور سات روپے یعنی فی کھانا پہ آتا ہے تو اگر یہ چھ سو اسی (680) روپے سے نو ہزار (9000) روپے ہو جائے، تنخواہیں مجھے پتہ ہیں کہ انہوں جو بڑھائی ہیں وہ بڑھی ہیں، پہلے تو یہ ہے کہ یہ ہماری فرنٹ لائن پر ہوتی ہے اور دوسرا یہ Physiotherapists کے لئے مہربانی کر کے ساڑھے آٹھ کروڑ روپے مختلف لوگوں سے اور سی ایم صاحب نے میرے ساتھ Agree کیا ہے تو یہ کر دیں، مہربانی ہو گی اور دوسری بات یہ ہے کہ اس دفعہ میں سی ایم صاحب سے یہ توقع کروں گی کہ یہ اسمبلی کی تنخواہیں جو اعلان کریں گے وہ ان کو مل جائیں گی۔
تھینک یو۔

جناب سپیکر: فیصل زیب خان۔

جناب فیصل زیب خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب، زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب دلته ناست دےاو زه به یو ځل بیا داسمبلۍ په فلور باندې اووایم چې زمونږه خپل دوزیر اعلیٰ صاحب نه دومره امید دے چې ان شاءالله په پنځه کالو کښې دومره زمونږ علاقې دپاره به اوکړی چې ان شاءالله په ښه الفاظو کښې به یادیږی۔ زمونږ تاسو یوه علاقه ده، د یو بل د علاقې نه خبریو خو په سیاحت په معامله کښې مهربانی اوکړئ جی زما حلقه هم داسې علاقه ده چې سیاحتی مقامات پکښې شته نو لږ هغې له توجه ورکړئ جی ،زمونږ علاقې په دې روډونو تاسو تللی یئ، زمونږ روډونو حال تاسو کتلے دے ،زمونږ د ماشومانو سکولونو تاسو

ته پته ده خو زه به یو ډیر ضروري خبره اوکړم جی، زما په حلقه کښې دوه کالجونه دی، یو په پورن کښې دے او یو په چکیسر کښې دے جی او زما علاقې نه تاسو ډیر ښه واقف یئ جی، زما په چکیسر کښې هغه نور ډیویلپمنټ کارونه خو د کالج په مد کښې جدا خبره ده خو هغې کښې چې کوم سټاف دے نو هغه سټاف ټول سوات ته بدل کړے شوے دےاو یو او دوه اوستاذان دی پکښې، پروفیسران دی پکښې، د هغوی دلاسه ټول کالج متاثره دے نو مهربانی اوکړئ چې تاسو په دې باندې توجه ورکړئ جی، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یواختیارولی صاحب۔

جناب اختیارولی: شکریہ، سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سی ایم صاحب کو ہاؤس میں آمد پہ خوش آمدید کہتا ہوں، وہ آئے ہمارے گھر میں، خدا کی قدرت، کبھی ہم ان کو، کبھی گھر کی چیزوں کو دیکھتے ہیں اور مدتوں کی بے سر و سامانیوں کے باوجود آپ آئے تو ہمیں اپنی اسمبلی بھی اچھی لگی، ویلکم۔ سپیکر صاحب، میں Windup کرتا ہوں، مختصر دو چار باتیں کرونگا تحریک انصاف کی حکومت سے اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواسے، کہ جو وعدے ایلکشن میں تحریک انصاف کی جماعت نے کئے تھے، ان پہ آجائیں، ان پہ فوکس کریں، سستی روٹی، سستی بجلی، سستی گیس، روزگار کی فراہمی اور یہاں پہ بڑے صنعتی یونٹس لگانے کے، ان ساری چیزوں پہ آپ فوکس کریں، آپ کے پاس اچھی ٹیم ہے، بہت سارے اچھے وزیر بھی ہیں اس میں، آپ ان کے Skill سے اور ان کی قابلیت سے فائدہ اٹھائیں، ہمارا آپ سے لاکھ سیاسی اختلاف سہی لیکن اس صوبے کے عوام ان کے مسائل کو ایڈریس کرنا یہ آپ کی آئینی اور دستوری ذمہ داری ہے اور عوام کے مسائل حل کرنے میں ہم آپ کے ساتھ کوئی بھی اس میں دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے، بلکہ اس میں ہم آپ کا بھرپور ہاتھ بھی بٹائیں گے۔ میں ایک درخواست یہاں پہ یہ بھی کروں گا، یہ میرا مطالبہ بھی ہے کہ سننے میں آرہا ہے کہ میرے حلقے کو کچھ لوگوں کی ایماء پر تورہ بورہ بنانے کا ارادہ ہے، میں تو بات اور جرگے پہ سمجھنے والا بندہ ہوں، کل آپ آئے، آپ نے ریکویسٹ کی، ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں، اپنی تمام کٹوتی کی تحاریک، ورنہ میری تیاری ٹھیک ٹھاک ہے، ہر ادارے کے لئے میرے پاس سکیم بھی ہے، میرے پاس تجاویز بھی ہیں، میں تمام کٹ موشنز اس امید کے ساتھ واپس لیتا ہوں کہ آپ تمام حلقوں کے ساتھ انصاف کریں گے، چاہے وہ اپوزیشن کے لوگوں کے ہوں یا وہ حکومتی ممبران کے ہوں اور آپ اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔ میں آپ کو نہ کوئی تڑی دیتا ہوں نہ آپ کے ساتھ کوئی Confrontation

میں جاتا ہوں بلکہ آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارا صوبہ اس وقت بلکہ ہمارا پورا ملک لیکن خصوصاً میں پختونخوا کی بات کر رہا ہوں، یہاں کے لوگ بہت تکلیف میں ہیں، یقین جانیئے کہ جس چوک میں جس بازار میں جاتے ہیں لوگ بہت پریشان ہیں تو لوگوں کی پریشانیوں کو ایڈریس کریں، اپنی تمام پالیسیز جہاں پر نظر ثانی کی ضرورت ہو۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>جناب اختیار ولی:</u> میں کرتا ہوں جناب سپیکر، مجھے پتہ ہے آج آپ بلڈوزر پہ بیٹھے ہوئے ہیں، بس ایک منٹ دیدیں، میں wrap up کرتا ہوں۔ جن جن چیزوں کو ایڈریس کرنے کی ضرورت ہے ان کو ایڈریس کریں۔ اللہ آپ کو اس جہاں میں اور اس جہاں میں دونوں میں اس کا اجر بھی دے گا، ہمارا تعاون آپ کو حاصل ہوگا اور میں ایک مرتبہ پھر کہوں کہ میرے حلقے کو تورہ بورہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے، اس سے لوگوں کو باز رکھیں Otherwise میں ایک Fighter سیاسی کارکن ہوں، میں لڑنا بھی جانتا ہوں، میں حکومت کا سب سے بڑا ناقد ہوں لیکن عوام کی خاطر And for the greater interest of public, I take all my cut motions back. اور میں حکومت کو، جو ٹیم ہے آپ کی، میں سب کو اپنی طرف سے تعاون کا ہاتھ بڑھاتا ہوں، جہاں پہ میری ضرورت ہو پبلک کے لئے، جمہوریت کے لئے، اس صوبے کے لئے، غریبوں کے لئے، مظلوموں کے لئے اختیار ولی حاضر ہے۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much. Waqar Khan, last.

<u>جناب وقار احمد خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو د وزیراعلیٰ صاحب شکریه ادا کوم او زمونږ د پاره دا د فخر خبره ده چې هغه د سوات سره تعلق ساتی، د حلقې د ټولو مسائلو نه خبر دے او ان شاء الله امید به ساتمه که صحت دے که د تعلیم دے که د روډز دی او که د اوبو مسئلې دی او که د کالجونو مسئلې دی، ان شاء الله هغوی پکښې انټرسټ اغستے هم دے او امید به ساتم چې نور به پکښې هم انټرسټ اخلی او په Priority باندې به هغه مسئلې حل کوی۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> Thank you so much; now thank you very much. اپوزیشن کے تمام ممبران کا انہوں نے تعاون کیا، خوشدل خان صاحب تھوڑا ناراض بھی ہوئے لیکن میری کوشش تھی کہ ہر ممبر کو ٹائم مل سکے۔ اب ہم بجٹ کی طرف واپس جاتے ہیں۔

جناب شیر اعظم خان: جناب سپیکر، میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں، آپ کی مہربانی ہوگی اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شیر اعظم وزیر صاحب۔

جناب شیر اعظم خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یو دوه خبرې به اوکړم که ستاسو اجازت وی۔

جناب سپیکر: آپ کرلیں، ان کے بعد۔

جناب شیر اعظم خان: مسٹر سپیکر، آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ کرلیں ان کے۔

جناب شیر اعظم خان: آپ کا بہت شکریہ .To give me the Floor ہم جناب، ہمارے ہر دلعزیز وزیر اعلیٰ صاحب کے بہت مشکور ہیں کہ وہ ہمارے اپوزیشن چیمبر میں کل تشریف لے آئے تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بٹنی صاحب، شیر اعظم وزیر صاحب کی بات سننے دیں، سی ایم صاحب کو، آپ اپنی سیٹ پہ آئیں۔

جناب شیر اعظم خان: بٹنی صاحب، پھر بھی بات، آپ سے تو ہم کو جگہ نہیں ملتی، آپ کو ٹائم نہیں ملتا، تھوڑا صبر کریں، ہم کو جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ بھی چاہیئے، یہ گورنمنٹ ہے ناں۔

جناب سپیکر: جی شیر اعظم صاحب۔

جناب شیر اعظم خان: ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے دل بڑا کر کے کل اپوزیشن چیمبر میں آئے اور سب ممبران، اپوزیشن ممبران کو تسلی دی، ان شاء الله باوجود د دې چې تیر درې کاله خاطرخواه مدد زمونږ نه دے شوے ، حکومتي ممبرانو سره خو پرېږده خو هغه د منسټرانو صاحبانو وعدې باندې عمل نه دے شوے خو وزیراعلیٰ صاحب یو داسې شخصیت دے چې هغه وعده اوکړی زمونږ امید دے چې هغه به بالکل سرته رسوی، نو پرون ان شاء الله دا وعده کړې ده چې تاسو ټول که حکومتي دی که اپوزیشن ممبران دی ماته یو شے یئی نو ان شاء الله زمونږ امید دے چې دوئ به خاطرخوا د اپوزیشن ممبرانو هم خیال کوی او سپیکر صاحب، توجہ چاہیئے، آپ کے توسط سے مسٹر سپیکر، ایک تو میں All my cut motions on different

اس Relevantly دوسری بات یہ ہے کہ departments, I hereby withdraw them. موقع پر جناب وزیر اعلیٰ صاحب بنوں گئے تھے اور حکومت اور جانی خیل قوم کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، اس معاہدے کی بہت سی شقوں پر عمل درآمد ہوا ہے، اس جرگے میں میرا بیٹا فخر اعظم وزیر بھی شامل تھا، حکومت کو جناب سپیکر، آپ کے توسط سے میں عرض پیش کرتا ہوں کہ اگر اس میں کچھ ایسی شق ہیں کہ وہ اس کے بس میں ہوں، اس پر بھی عمل درآمد کر کے نہتے لوگوں پر یہ ظلم ہے کہ ان پر گولی چلائی جائے یا شیلنگ ہو جائے، بہت زیادہ ہوا، بہت زیادہ ہوا، میں کہتا ہوں کہ اس کے بعد اگر جناب وزیر اعلیٰ صاحب محمود خان صاحب ذاتی دلچسپی لیکر متعلقہ اداروں کو ہدایات دیں کہ انتھک کوشش کر کے جتنا بھی ہو سکے کہ یہ معاملہ افہام و تفہیم سے رفع دفع ہو، یہ ایک ریکویسٹ ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب سے ہم پر امید ہیں کیونکہ وہ افہام و تفہیم پر اس کا Belief ہے اور وہ اسی کو مقدم سمجھتے ہیں اور ایک بہترین سیاسی لیڈر کارکن کا یہ خاصہ ہوتا ہے۔ Thank you very much, Mr. Speaker.

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you very much. خوشدل خان صاحب، اپنی بات کو Conclude کر لیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ وزیر اعلیٰ صاحب، آپ ایک اچھی شخصیت کے مالک ہیں، اچھے آدمی ہیں اور آپ کی حکومت بھی اچھی جا رہی ہے، میں جو Suggestion دے رہا ہوں، جس طرح آپ اچھے ہیں اور اچھی شخصیت کے مالک ہیں، میں کہتا ہوں کہ آپ کی حکمرانی بھی اچھی ہو اور جو بھی میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، شاید آپ کو پتہ نہ ہو، شاید آپ کو کسی نے کوئی بتایا نہ ہو اس لئے میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ایڈمنسٹریشن کے ایشوز آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور یہ ضروری بھی ہیں کیونکہ یہ مجھے خود نہیں ملے بلکہ لوگوں نے مجھے بھیجے ہیں، خطوط کے ذریعے بھیجے ہیں کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں یہ چیز ہو رہی ہے اس ڈیپارٹمنٹ میں، تو یہ میرے لئے ایک موقع ہے کہ جس طرح آپ اچھے ہیں اور آپ کی اچھی حکمرانی جا رہی ہے، اس میں مزید بہتری آ جائے۔ یہ سر، یہ ایک آرڈر ہے، یہ سی اینڈ ڈبلیو کا آرڈر ہے، 20-09-2020 کو ہوا ہے اور اس میں سر، چھبیس پوسٹنگز / ٹرانسفرز ہوئی ہیں اور اس میں سارے سب انجینئرز کو ایس ڈی اوز کی پوسٹ پر پشاور میں Adjust کیا ہے، یعنی BPS-16 کو They have been posted, the Sub engineers were posted against the BPS-17 تو یہ Own pay scale میں ہیں، تو اس طرح یہ ذرا اس پر

نوٹس لے لیں کہ اس طرح کیوں ہوا ہے؟ یہ سر، آپ کی یہ آپ کی پراونشل انسپکشن کی انکوائری ہے پبلک ہیلتھ کے بارے میں، جہاں انہوں نے بارہ سکیل میں سب انجینئر کو بھرتی کیا تھا لیکن اس پر کوئی ابھی تک عمل نہیں ہوا اور اس میں یہ جو ہے احمد حسن صاحب چیئرمین ہیں اس میں یہ چار آفیسرز کو اس میں، نعمت اللہ کو، امجد علی کوئی ہے انجینئر، اور یہ کوئی، اس میں سر، آپ دیکھیں، یعنی انکوائری آپ کی ٹیم نے کی ہے اور ان کو Responsible ٹھہرایا ہے، اس میں یہ Notification issue ہوا ہے، اس میں آرڈر کیا گیا ہے کہ اس میں یہ Irregularity ہوئی ہے، Illegality ہوئی ہے، اس میں پیسے لئے گئے تھے لہذا یہ اپوائنٹمنٹس آپ ختم کرلیں اور ان کے خلاف اب آپ اپنی ایڈمنسٹریشن سے پوچھیں، آپ اپنے سیکرٹری سے پوچھیں کہ آیا اس پر کیا عمل ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے؟ سر، یہ چند گزارشات تھیں سر، میں اب آتا ہوں ایک دو مختصر باتیں ہیں سر، میں یہ ہاؤس کو بہت واضح الفاظ میں کہہ دیتا ہوں کہ مجھے ترقیاتی فنڈز پر ووٹ کی ضرورت نہیں ہے، میں جب ووٹ لیتا ہوں اپنے کردار پر لوں گا، جب میں ووٹ لیتا ہوں تو ان رابطوں سے لیتا ہوں جو (تالیاں) میں غریب آدمی کے ساتھ ہوں، میں خاک پر بیٹھنے والا آدمی ہوں، مجھے فنڈز کی وہ ضرورت نہیں ہے۔ مجھے اپنی خودی ہے، عزت نفس رکھتا ہوں، میں سر، آپ خفا ہوں گے مجھ سے پشاور کے جو الیکٹڈ نمائندے ہیں وہ مجھ سے بھی خفا ہیں کہ آپ نے Peshawar uplift program کو چیلنج کیا لیکن سر، جب آپ نے تمام Ruling MPAs کو بیس بیس کروڑ روپے دیئے ہیں اور اس کے بعد میں نے آپ کو ایک خط لکھا کہ سر، میں بھی ایک ایسے حلقے سے تعلق رکھتا ہوں کہ جو دہشت گردی سے متاثر ہو چکا ہے، آپ نے مجھے جواب نہیں دیا، وہ بھی میرے پاس اب ہسٹری ہے، آپ کے سیکرٹریوں کو میں نے خط لکھا I was compelled, I am constrained, being a senior lawyer تو میں نے ہائی کورٹ میں کیس داخل کیا، پھر بھی آپ کے تین چار میرے دوست آگئے اور میں نے ان کے ساتھ بات بھی کی لیکن وہ بھی بات نہیں ہوئی، کیا ہوگیا What happened, Sir کیس میرا خارج ہوگیا، میں سپریم کورٹ میں چلا گیا، سپریم کورٹ میں پینڈنگ ہے جی۔ اب سر، آپ کے ایڈوکیٹ جنرل صاحب اور آپ کے سیکرٹری فنانس صاحب نے وہاں پر ہم نے بات طے کی کہ we are going to resolve this issue out of the court اور اس طرح ہم نے سیکرٹری صاحب کو، میں اس سیکرٹری فنانس کا بہت مشکور ہوں، میں ایڈوکیٹ جنرل کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اس پر آپ Reconsider کریں، نہ دیں مجھے، نہ دیں مجھے، کوئی بات نہیں، تو یہ

کم از کم مجھے نہ دو، اس حلقے کے لوگوں کو دے دو اور آپ ایسے بھی بہت مہمان نواز ہیں، آپ تو وہاں پر آتے ہیں، آپ آتے ہیں جاتے ہیں تو مطلب ہے اسے وہ کر لیں۔ سر، دوسری بات یہ ہے اوچ نہر سر، یہ اوچ نہر جو ہے ناں اس پر ہمارے یہ پانچ چھ حلقوں کے اور اس میں آپ آتے جاتے ہیں، پرویز خٹک صاحب اور شاہ فرمان صاحب نے اس کا افتتاح بھی کیا تھا لیکن یہ Remodeling ہے اس پر ذرا آپ زور دے دیں، آپ سیکرٹری ایری گیشن سے بات کر لیں کہ بھئی یہ تین سال سے اس میں کچھ پیش رفت نہیں ہوئی ہے تو مہربانی کر کے اس کو آپ پوری توجہ کے ساتھ وہ کر لیں۔ اور تیسرا میرا آخری جو ہے وہ سر، وہی کوہ دامان ڈگری کالج ہے جس کا آپ نے افتتاح بھی کیا تھا اور ہم نے احتجاج بھی کیا تھا کہ یہ ہمارے دور میں بن چکا تھا لیکن آپ نے بھی ہمیں lift نہیں کرایا، اس نے بھی نہیں کیا وہ تو ہے لیکن میں ایک عرض کروں سر، کہ تین سال ہو گئے اس میں کلاس فور ابھی تک بھرتی نہیں ہوئے ہیں اور یہ پوسٹس بھی Sanctioned ہیں کیونکہ گورنر صاحب اس میں Interference کر رہے ہیں اور کل میں سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے ملا ہوں، اس کو میں نے ریکویسٹ کی، وہ سامنے یہ تشریف فرما ہیں، میں جانتا ہوں، آپ بھی ان کو جانتے ہیں، اچھے آدمی ہیں، میں نے کہا Sir, you are the Secretary جب آپ ایک صحیح بات نہیں کہہ سکتے گورنر کے سامنے تو کون کرے گا؟ تو مہربانی کر کے میرے آدمی کو بھرتی مت کرو، اس کا آدمی بھرتی مت کرو، میرٹ پر کر لیں لیکن وہاں کے لوگوں کو بھرتی کر لیں، ان کا حق بنتا ہے اور آپ نے وعدہ بھی کیا ہے، آخر ابھی تک تین سال وہاں پر لوگ کام کرتے ہیں دس دس ہزار پر، پانچ پانچ ہزار پر کرتے ہیں، ہماری Sanctioned post ہے، تو سر، یہ دو باتیں ہیں I am very grateful, I am happy اللہ آپ کو خوش رکھے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، خوشدل خان صاحب، اب تو مجھ سے ناراض نہیں ہے ناں، اب تو مجھ سے ناراض نہیں ہیں آپ، ہمارا پیار و محبت چلتا رہتا ہے آپس میں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے سر، ہم بھی آپ کی طرف دیکھتے ہیں سر۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران اسمبلی نے متفقہ طور پر کٹ موشنز Withdraw کر لی ہیں اس لئے اب ہم باری باری Demands for grants کی طرف جاتے ہیں۔

(تالیاں)

Advisor to Chief Minister, for Revenue and Estate, to please move his Demand No. 6. Qalandar Lodhi Sahib.

<u>حاجی قلندر خان لودھی (مشیر مال واملاک)</u>: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 01ارب 99کروڑ 47 لاکھ 20 ہزارروپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری اور املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 01billion, 99 crore, 47 lac, 20 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Revenue and Estate? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it. The Demand is granted. Special Assistant to Chief Minister, for Excise and Taxation, to please move his Demand No. 7.

<u>جناب خلیق الرحمن (مشیر برائے آبکاری و محاصل)</u> سر، آپ نے مجھے ایڈوائزر سے سپیشل اسسٹنٹ کر دیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ادھر یہ لکھا ہوا، sorry, Advisor ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے غلطی کی ہے۔ (قہقہہ)

<u>مشیر برائے آبکاری و محاصل</u>: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 53 کروڑ 95 لاکھ 38 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 01 billion, 53 crore, 95 lac, 38 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Excise and Taxation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of the Honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 8.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): On behalf of honourable Chief Minister, ji. شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01ارب 96کروڑ 96لاکھ 63ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران داخلہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 01billion, 96 crore, 96 lac, 63 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Home department? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. The Special Assistant to Chief Minister, for Prisons, to please move his Demand No. 9.

جناب شفیع اللہ خان (معاون خصوصی جیلخانہ جات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03ارب، 72کروڑ 70 لاکھ 69 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 03billion, 72 crore, 70 lac, 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Prisons? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Minister for Parliamentary Affairs and Human Rights, on behalf of Honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 10.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی):۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 ارب 24 کروڑ 71 لاکھ 20 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 60 billion, 24 crore, 71 lac, 20 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Police? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 10 is granted. Demand No.11: Honourable Minister for Law, to please move his Demand No. 11.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 07 ارب 04 کروڑ 17 لاکھ 39 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 07 billion, 04 crore, 17 lac, 39 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Justice? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 11 is granted. Demand No.12: Special Assistant to Chief Minister, for Higher Education, to please move his Demand No. 12. Higher Education, ji Akbar Ayub Sahib.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جی شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17 ارب 94 کروڑ 98 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان

اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم، دستاویزات اور کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 17 billion, 94 crore, 98 lac, 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Higher Education, Archives and Libraries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 12 is granted. No. 13: Honourable Minister for Health, to please move his Demand No. 13.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 94 ارب 19 کروڑ 40 لاکھ 56 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 94 billion, 19 crore, 40 lac, 56 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 13 is granted. Demand No. 14: Special Assistant to Chief Minister, for Communication and Works, to please move his Demand No. 14. Riaz Khan.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 ارب 87 کروڑ 06 لاکھ 02 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 03 billion, 87 crore, 06 lac, 02 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Communication and Works? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 14 is granted. Demand No. 15: Special Assistant to Chief Minister, for Communication and Works, to please move his Demand No. 15.

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 ارب 75 کروڑ 61 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 04 billion, 75 crore, 61 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Construction of Roads, Highways, Bridges and Buildings? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 15 is granted. Demand No. 16: Minister for Public Health Engineering, to please move his Demand No. 16.

جناب شکیل احمد (وزیر آبنوشی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 08 ارب 54 کروڑ 63 لاکھ 16 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 08 billion, 54 crore, 63 lac, 16 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June,

2022, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 16 is granted. Demand No.17: Honourable Minister for Local Government, to please move his Demand No.17.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 ارب 48 کروڑ 49 لاکھ 16 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات اور دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 15 billion, 48 crore, 49 lac, 16 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Local Government, Elections and Rural Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 17 is granted. Demand No.18: Honourable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 18. Mohibullah Khan Sahib.

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری و امداد): مہربانی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 ارب 92 کروڑ 93 لاکھ 89 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 03 billion, 92 crore, 93 lac, 89 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say,

18, not Demand No. 17 وہ تو ہو گئی ہے، یہ 18 ہے۔

may be granted to defray charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2022? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No.18 is granted. Demand No. 19: Honourable Minister Agriculture, to please move his Demand No. 19.

وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری وامداد باہمی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 06کروڑ 50 لاکھ 79ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 02 billion, 06 crore, 50 lac, 79 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Livestock? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 19 is granted. Demand No. 20: Honourable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 20.

وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری وامداد باہمی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 05کروڑ 75لاکھ 83ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 05 crore, 75 lac, 83 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Cooperation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 20 is granted. Demand No. 21: The Honourable Minister for Environment and Forestry, to please move his Demand No. 21.

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 29 کروڑ 30 لاکھ 43 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات وجنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that Demand No.

Correct کریں جی، دوبارہ منسٹر صاحب، آپ نے فگرز شاید غلط پڑھے ہیں، دوبارہ پڑھیں سارا یہ۔

وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات: سر، دوبارہ پڑھوں؟

جناب سپیکر: ہاں۔

وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 69 کروڑ 30 لاکھ 43 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، اس اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات وجنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 02 billion, 69 crore, 30 lac, 43 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Environment and Forests? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 21 is granted. Demand No. 22: The honourable Minister for Environment and Forestry, to please move his Demand No. 22.

وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب، 69 کروڑ 97 لاکھ 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائیں جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 02 billion, 69 crore, 97 lac, 78 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 22 is granted. Demand No. 23: Honourable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 23.

وزیرزراعت، حیوانات، ماہی پروری وامداد باہمی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 کروڑ 94 لاکھ 85 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

جناب سپیکر: محب اللہ صاحب Figures correct پڑھیں، Figures correct کرلیں، تھوڑی غلطی ہوگئی آپ سے بھی، کیونکہ یہ بجٹ ہے، آپ کو کم پیسے ملیں گے۔

وزیرزراعت، حیوانات، ماہی پروری وامداد باہمی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 کروڑ 94 لاکھ 82 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 21 crore, 94 lac, 82 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Fisheries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 23 is granted. Demand No. 24: Honourable Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 24.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 05 ارب 28 کروڑ 42 لاکھ 40 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved, House in order, please, now the question is: that a sum not exceeding rupees 05 billion, 28 crore, 42 lac, 40 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 24 is granted. Demand No. 25: Honourable Special Assistant to Chief Minister, for Industries, to please move his Demand No. 25.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی ، صنعت و حرفت): تھینک یو سر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 73 کروڑ 83 لاکھ 72 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صنعت، حرفت و تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 73 crore, 83 lac, 72 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 25 is granted. Demand No. 26: Special Assistant to Chief Minister, for Mines and Minerals Development, to please move his Demand No. 26.

جناب محمد عارف (معاون خصوصی، معدنیات): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک رقم ایسی جو کہ مبلغ 99 کروڑ 65 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات

کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران معدنی ترقی اور Inspectorate of Mines کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 99 crore, 65 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 26 is granted. Demand No. 27: Minister for Parliamentary Affairs and Human Rights, to please move his Demand No. 27. Minister for Parliamentary Affairs and Human Rights.

آپ کریں گے کریم خان صاحب۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی، صنعت و حرفت): جی، تھینک یو سر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 21 کروڑ 83 لاکھ 49 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 21 crore, 83 lac, 49 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Government Printing Press? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 27 is granted. Demand No. 28: Special Assistant to Chief Minister, for Population Welfare, to please to move his Demand No. 28.

جی اکبر ایوب صاحب پیش کریں گے۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 87 کروڑ 46 لاکھ 95 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات

کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 87 crore, 46 lac, 95 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 28 is granted. Demand No. 29: Honourable Minister for Parliamentary Affairs and Human Rights, to please move his Demand No. 29.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 52 کروڑ 23 لاکھ 26 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم اور افرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 02 billion, 52 crore, 23 lac, 26 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Technical Education and Manpower Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 29 is granted. Demand No. 30: Minister for Labour, to please move his Demand No. 30.

شوکت یوسفزئی صاحب، مائیک کھولیں شوکت صاحب کا۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 54 کروڑ 03 لاکھ 52 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 54 crore, 03 lac, 52 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 30 is granted. Demand No. 31: Minister for Parliamentary Affairs, to please move his Demand No. 31. Ji, Kamran Bangash Sahib.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات): شکریہ، مسٹر سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01ارب 40کروڑ 71لاکھ 48ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات وتعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 01billion, 40 crore, 71 lac, 48 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Information and Public Relations? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 31 is granted. Demand No. 32: Honourable Minister for Social Welfare, to please move his Demand No. 32, Hisham Inam Ullah Sahib..

جناب ہشام انعام اللہ (وزیر سماجی بہبود): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 46کروڑ 95 لاکھ 91ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود و خصوصی تعلیم اور Women Empowerment کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: House in order. The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 02 billion, 46 crore, 95 lac, 91 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Social Welfare, Special

Education and Women Empowerment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 32 is granted. Demand No. 33: Minister for Zakat and Ushr, to please move his Demand No. 33.

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ و عشر): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 35 کروڑ 09 لاکھ 48 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 35 crore, 09 lac, 48 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Zakat and Ushr? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 33 is granted. Demand No. 34: Honourable Minister for Finance, to please move his Demand No. 34, Minister for Finance, to please move his Demand No. 34.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 91 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 91 billion only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 34 is granted. Demand No. 35: The honourable Minister for Food, to please move

his Demand No. 35, on behalf of Food Minister, Parliamentary Affairs, Akbar Ayub Sahib.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 ارب 30 کروڑ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امدادی رقم برائے گندم سبسڈی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 10 billion, 30 crore, 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Wheat Subsidy? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 35 is granted. The honourable Minister for Finance, to please move his Demand No. 36.

وزیر خزانہ وصحت: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 ارب 60 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری سرمایہ کاری اور طے شدہ حصہ داری یعنی Government Investment and Committed Contribution کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 03 billion, 60 crore only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Government Investment and Committed Contribution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. ماشاء اللہ، آواز تو آج بٹنی صاحب کی ہے The Demand No. 36 is granted. Demand No. 37:

ایک تو نگہت بی بی خوب چہل قدمی کرتی ہیں ہاؤس میں، کریں، چہل قدمی جاری رکھیں۔

Demand No. 37: The Special Assistant to Chief Minister, for Auqaf, Hajj, Religious and Minorities Affairs, to please move his Demand No. 37.

<u>جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور)</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03ارب 03کروڑ 91لاکھ 14ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی واقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 03 billion, 03 crore, 91 lac, 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Auqaf, Religious, Minorities Affairs Affairs and Hajj? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Demand No. 37 is granted. Demand No. 38: The honourable Minister for Sports, Culture, Tourism and Museums, to please move Demand No. 38, Shaukat Yousafzai Sahib.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت)</u>: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 47کروڑ 17لاکھ 70ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، ثقافت، سیاحت اور عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 02 billion, 47 crore, 17 lac, 70 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Sports, Culture, Tourism and Museums? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Demand No. 38 is granted. Demand No. 39: The honourable Minister for Local Government, to please move Demand No. 39.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 24 ارب 25 کروڑ 95 لاکھ 87 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کا غیر تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 24 billion, 25 crore, 95 lac, 87 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Non salaried portion of District Governments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 39 is granted. Demand No. 40: The honourable Minister for Local Government, to please move his Demand No. 40

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 06 ارب 66 کروڑ 23 لاکھ 45 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے کو جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران Grant to Local Councils کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker; The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 06 billion, 66 crore, 23 lac, 45 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Grant to Local Councils? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 40 is granted. Demand No. 41: Honourable Minister for Housing, to please move his Demand No. 41: Dr. Amjad Sahib.

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 کروڑ 69 لاکھ 55 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا

کرنے کے لئے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 15 crore, 69 lac, 55 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 41 is granted. Demand No. 42: Honourable Minister for Local Government, to please move his Demand No. 42. Honourable Minister for Local Government, honourable Minister for Local Government, honourable Minister for Local Government!

چار دفعہ نام پکارا ہے اکبر ایوب صاحب، آپ کو شہرام خان نے Busy رکھا ہوا ہے۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 کھرب، 35 ارب سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کا تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، فگرز دوبارہ پڑھیں، درست نہیں ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: 01 ارب 65 کروڑ، 01 کھرب 65 ارب روپے، میں پھر سے پڑھ دیتا ہوں جناب سپیکر، میں پھر سے پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک کھرب 65-----

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: 01 کھرب 65 ارب روپے۔

جناب سپیکر: اگر کم پیسوں سے آپ کا گزارہ چلتا ہے تو ہم وہی منظور کرلیں گے، ایک کھرب 65 ارب روپے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 01 trillion, 65 billion only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of

District Salaries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 42 is granted. Minister for Parliamentary Affairs, to please move his Demand No. 43. Akbar Ayub Sahib, ji Kamran Bangash Sahib.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): جی مسٹر سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 06 کروڑ 18 لاکھ 33 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 06 crore, 18 lac, 33 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Inter-provincial Coordination? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 43 is granted. Demand No. 44: Special Assistant to Chief Minister, for Energy and Power, to please move his Demand No. 44.

جناب تاج محمد (معاون خصوصی توانائی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 35 کروڑ 62 لاکھ 81 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران توانائی اور برقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 35 crore, 62 lac, 81 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Energy and Power? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand No. 44 is granted. Demand No. 45, honourable Minister for Transport, to please move his Demand No. 45. Shaukat Yousafzai Sahib will move.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03ارب 35کروڑ 98لاکھ 09ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 03 billion, 35 crore, 98 lac, 09 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Transport and Mass Transit? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand No. 45 is granted. Demand No. 46, honourable Minister for Elementary & Secondary Education, to please move his Demand No. 46.

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 11ارب 54کروڑ 95لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ ویسے سپیکر صاحب، سارے پیسے تو اکبر ایوب لے گئے، ایک ایک کھرب، 95 ارب اور پتہ نہیں کتنے، تو ڈیپارٹمنٹ میرا کچھ بڑا ہے، پیسے یہ لے گئے سارے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ موشن لے آئیں، ہم اکبر ایوب صاحب سے کم بھی کر سکتے ہیں۔

یہ ابھی Convince کر رہا ہوں دونوں سائیڈ پہ ادھر پیسے بھی ادھر چھوڑ دیں۔

The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 11 billion, 54 crore, 95 lac, 13 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Primary and Secondary Education? Those who are in

favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand No. 46 is granted. Demand No. 47, honourable Minister for Relief and Rehabilitation, to please move his Demand No. 47, Minister for Relief, Minister for Relief.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 07ارب 98کروڑ 53لاکھ 65ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد و بحالی، آبادکاری اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 07 billion, 98 crore, 53 lac, 65 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Relief, Rehabilitation & Settlement? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand No. 47 is granted. Demand No. 48, honourable Minister for Finance, to please move his Demand No.48

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30کروڑ سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دئے جائے جو کہ 30جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی ادائیگیوں یعنی Loan & Advancesکے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 30 crore only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Loan and Advances? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 48 is granted. Demand No. 49, honourable Minister for Food, to please move his Demand No. 49, Akbar Ayub Sahib.

جناب اکبر ایوب خان(وزیر بلدیات ودیہی ترقی): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 98 ارب 02 کروڑ 80 لاکھ سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران State Trading in Food Grains and Sugar کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 98 billion, 02 crore, 80 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of State Trading in Food Grains and Sugar? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 49 is granted. Demand No. 50, honourable Minister for Parliamentary Affairs, to please move his Demand No. 50.

جناب اکبر ایوب خان(وزیر بلدیات ودیہی ترقی): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 32 ارب 99 کروڑ 10 لاکھ سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 32 billion, 99 crore, 10 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Developments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 50 is granted. Ji, Demand No. 51, honourable Minister for Local Government, to please move his Demand No. 51.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی، شکریہ جناب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 40ارب 48کروڑ 30لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی اور شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 40 billion, 48 crore, 30 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Rural and Urban Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 51 is granted. Ji, Demand No. 52, honourable Minister for Public Health Engineering, to please move his Demand No. 52

جی مائیک کھولیں منسٹر صاحب کا۔

جناب شکیل احمد (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 05ارب 90کروڑ 80لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 05 billion, 90 crore, 80 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 52 is granted. Honourable Minister for Elementary and Secondary Education, to please move his Demand No. 53.

(قطع کلامیاں)

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): Counseling کر رہا ہوں، پیسے سارے یہ لے گئے، تیمور کو یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے لگتا ہے آپ تینوں کی سیٹوں کو تبدیل کرتا ہوں۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جو آپ کا حکم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر، آپ اور اکبر ایوب صاحب۔۔۔۔۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم کہ، Sorry، جو مبلغ 16 ارب 44 کروڑ 90 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 16 billion, 44 crore, 90 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Primary and Secondary Education? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand No. 53 is granted. Demand No. 54, honourable Minister for Health, to please move Demand No. 54.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 17 ارب 36 کروڑ 70 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 17 billion, 36 crore, 70 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Public Health? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 54 is granted. Demand No. 55, honourable Minister for Parliamentary Affairs, to please move Demand No. 55.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جی شکریہ، جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 ارب 86 کروڑ 70 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 12 billion, 86 crore, 70 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Irrigation Construction? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 55 is granted. Demand No. 56: Special Assistant to Chief Minister, for Communication and Works, to please move Demand No. 56. Riaz Khan Sahib.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): جی جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 23 ارب 93 کروڑ 50 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون، 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 23 billion, 93 crore, 50 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Construction of Roads, Highways and Bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 56 is granted.

پیسے زیادہ ہیں، پیسے زیادہ ہیں، پیسے سارے شاہرام خان لے گئے ہیں۔

The Minister for Parliamentary Affairs, to please move his Demand No. 57.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جی شکریہ، جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 19 ارب 84 کروڑ 09 لاکھ 62 ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران خاص پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 19 billion, 84 crore, 09 lac, 62 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Special Program? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 57 is granted. Demand No. 58: Minister for Local Government, to please his Demand No. 58.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی شکریہ، جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 15 billion only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of District Program? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 58 is granted.

انہوں نے بتادیا کہ ڈسٹرکٹ پروگرام کے لئے، ڈسٹرکٹ پروگرام۔

Minister for Parliamentary Affairs, to please move his Demand No. 59.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و پارلیمانی امور): جی شکریہ، جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 85 ارب 81 کروڑ 52 لاکھ 05 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،

ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 85 billion, 81 crore, 52 lac, 05 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Foreign Aided Project? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 59 is granted. Minister for Local Government to please move his Demand No. 60.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی شکریہ، جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 کھرب 41 کروڑ 85 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران نئے ضم شدہ اضلاع کے ترقیاتی اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees one trillion, 41 crore, 85 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Developmental Expenditure of Newly Merged Districts? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 60 is granted. Minister for Local Government, to please move his Demand No. 61.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی شکریہ، جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 99 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران نئے ضم شدہ اضلاع کے اخراجات جاریہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 99 billion only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Current Expenditure of Newly Merged Districts? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 61 is granted. Demand No. 62: The Minister for Health, to please move his Demand No. 62.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 03 ارب 50 کروڑ 03 ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران Covid 19 Contingency کے اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 03 billion, 50 crore, 03 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Covid 19 Contingency? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 62 is granted. Demand No. 63: Minister for Finance, to please move his Demand No. 63.

وزیر صحت و خزانہ: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 10 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران Pro Poor Initiatives for Food Support کی مد میں اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 10 billion only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Pro Poor Initiatives for Food Support? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand No. 63 is granted. Demand No. 64: Minister for Finance, to please move his Demand No. 64.

وزیر خزانہ و صحت: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 05 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے سال کے دوران Viability Gap Funding کے اخراجات جاریہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that a sum not exceeding rupees 05 billion only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Current Expenditure of Viability Gap Funding? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Last Demand for Grant No. 64 is granted.

خیبر پختونخوا فنانس بل مجریہ 2021-22 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 5: Minister for Finance, to move that the Khyber Pakhtunkhwa Finance Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance & Health): Mr. Speaker, I request that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2021-22 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2021 may taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’, those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 3 of the Bill: Since, no amendment has been moved by any honorable Member in clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; clauses 1 to 3 may stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: Mr. Inayatullah, MPA, to please move his amendment in clause 4 of the Bill.

وہ موجود نہیں ہیں۔

The question before the House is that the original clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; the original clause 4 stands part of the Bill.

اگلا بھی عنایت اللہ صاحب کا ہے، عنایت اللہ صاحب نہیں ہیں تو ان کی چھوڑ دیں۔

Ms. Naeema Kishwar Sahiba, to please move her amendment in clause 6 of the Bill.

<u>Ms. Naeema Kishwar Khan:</u> I move that clause 6 may omitted.

Mr. Inayatullah, MPA, to please move his <u>جناب سپیکر</u>: ایک سیکنڈ۔

So, the original چونکہ وہ نہیں ہیں amendment in clause 5 of the Bill.
clause 5 stands part of the Bill.

The question before the House is that the original clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; original clause 5 stands part of the Bill. Ms. Naeema Kishwar Sahiba, MPA, to please move her amendment in clause 6 of the Bill.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

I move that clause 6 may be omitted.

<u>Mr Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted?

منسٹر صاحب، اس کے اوپر کیا رائے ہے آپ کی؟

<u>وزیر خزانہ و صحت</u>: جناب! ان کی جو کلاز 6 کی امنڈمنٹ ہے سر، وہ Omit ہو نہیں سکتی، اگر ہم کلاز 6 کو دیکھیں، ہم نے لکھا تھا تو یقیناً اچھا ہی ہو گا۔ جناب سپیکر، کلاز 6 میں جو ہم کر رہے ہیں، ہم ایگریکلچر انکم ٹیکس، لینڈ ٹیکس، ساٹھ لاکھ Farmers کو زیرو ٹیکس دے رہے ہیں تو مجھے تو نہیں پتہ کہ یہ کیوں ساٹھ لاکھ

غریب کسانوں والی امنڈمنٹ Move کی ہے وہ Omit کرنا چاہتے ہیں؟ یہ تو ساٹھ لاکھ غریب کسانوں کو ریلیف۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Naeema Kishwar Sahiba, explain your amendment.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، جس طرح ہماری کچھ سپیچز میں ہمارے آنریبل ممبران نے بھی ذکر کیا کہ جو آفات آئی ہیں، ژالہ باری آئی ہے، ہماری جو ایگریکلچر ہے اس کو نقصان پہنچا ہے اور ہمارا صوبہ بھی جو ایگریکلچر کا ہے، تو ہمیں چاہیئے کہ اور بھی وہ کرنا چاہیئے، ابھی فنانس منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے کہ ہم ان کو ریلیف دینا چاہتے ہیں، ہماری Base بھی ایگریکلچر پہ ہے لیکن اس میں کچھ ٹیکسز بڑھائے گئے ہیں تو اس لئے میں چاہ رہی تھی کہ ہم ان کو ریلیف دیں، ان پہ ٹیکسز نہ بڑھائے جائیں تو اس لئے میں اس کو Omit کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: جناب سپیکر، ٹیکسز Actually بڑھائے نہیں ہیں، کم کئے ہیں، اگر آپ پہلے دیکھیں کہ 6(a) میں ہے:

In section (3), the full stop etc. etc. shall be added, namely: Provided that the tax under this section shall not be levied for the financial year 2021, number one.

اور جو دوسری جگہ ہے جہاں پہ

In case of every owner the agriculture income tax shall be charged on the agriculture income,

یہاں پہ جو Change ہے جو سب سے Substantive table میں کلاز ہے، وہ کلاز نمبر ون،

Where the taxable limit does not increase six lac rupees, there will be no tax.

یہ پہلے چار لاکھ روپے ہوتا تھا، اس Limit کو چھ لاکھ تک بڑھایا ہے تو یہ غریب کسانوں کا کباڑا نکل جائے گا، اگر یہ کلاز ہم Omit کر دیں۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: بس میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ ہمارا ایک زرعی صوبہ ہے، ہم چاہ رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے Explain کر دی ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ان کو سہولیات دیں اور ہم کہہ رہے ہیں کہ ان کے ٹیکسز نہ بڑھائے جائیں ان کو ٹیکسز کم ہونے چاہئیں، میں اس لئے Omit کرنا چاہ رہی تھی، باقی جو منسٹر صاحب-----

جناب سپیکر: Withdraw کرتی ہیں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے، Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the original clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the original clause 6 stands part of the Bill. Clause 7: Since, no amendment has been moved by any honourable Member in clause 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes; those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clause 7 stands part of the Bill. Minister for Finance, to please move his first amendment in sub clause (a) of clause 8 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I would like to move the following amendments in clause 8: The first amendment is in sub clause (a), in Serial No. 3, in the definition of withholding again for the word recipients the word recipient may be substituted

یہ ایک Spelling mistake تھی، Recipient ہونا چاہیئے تھا وہ Correct کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment stands part of the Bill. Minister for Finance, to please move his second amendment in sub clause (s) of clause 8 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, the second amendment is as follows: For sub clause (s), the following shall be substituted, namely: - (s) in section 111, after sub section (2), the following new sub section shall be inserted, namely: - (2a) under no circumstances, any authority having power to hear appeals under this Act shall order any cost or fine on any ground what so ever against the authority or any of its officers or officials.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. The Minister for Finance, to please move his third amendment in sub clause (3) clause 8 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, the third amendment in sub clause (3) consists of a number of small changes, in sub clause (3), in Serial No. (vii), for item (a), the following shall be substituted, namely: - (a) in column No. 2, under the heading "Exemption" the following shall be substituted, namely: - full exemption on or in respect of franchises related to the services in field of Health and Education.

Two: In Serial No. (ix), in item (a), in sub item (ii), in clause (iv), for the word to the extend the such the word "shall" be substituted and for Serial No. thirteen that is (xiii), the following shall be substituted, namely: - against Serial No. 26, in column No. 2 of the clause (e), the following new clause shall be inserted, namely: - services of Payment System Operators or payment. System operators as had always been or rendered or provided in any manner or more and too for the heading "Exemption" along with its contents, the following heading "Reduced rate of tax" along with its contents shall be substituted, namely; "Reduced Rate of Tax": In case of health insurance services and services in respect of Government sponsored Sehat Card Plus Program, the tax shall be charged at the rate of One Percent (1%) without any input tax adjustment.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. The question before the House is that the amended clause (viii) may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The amended clause (viii) stands part of the Bill.

عنایت اللہ خان صاحب کی ہے، Nine میں، So, nine.

Ms. Nighat Orakzai Sahiba, MPA, to please move her amendment in clause 9 of the Bill, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ان کے ساتھ کسی کا کوئی مسئلہ ہے، اوپر سے کہ نہیں کھولتے یہ۔

I, Ms. Nigahat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 9, in paragraph(a), (b) and (c), for the words, figures and brackets "twenty percent (20%)" wherever occuring , the words, figures and brackets "thirty five percent (35%)" may be substituted.

سر، اس میں میں نے یہ امنڈمنٹ اس لئے پیش کی ہے کہ جیسے کہ پی ٹی آئی کا منشور ہے کہ انہوں نے Thirty percent جو تھا وہ لوکل گورنمنٹ کو دینا تھا تاکہ لوکل گورنمنٹ زیادہ تر Empowerment میں آئے لیکن جناب سپیکر صاحب، ہم لوکل گورنمنٹ کو جو Thirty percent دے رہے ہیں بلکہ ہمیں زیادہ ان کو دینا چاہیئے تاکہ گورنمنٹ جب Empower میں آتی ہے تو گلی کوچے یہ ساری چیزیں وہ دیکھتے ہیں اور یہاں پہ ممبران کا کام جو ہوتا ہے وہ لیجسلیشن کا ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، میں یہ منسٹر صاحب سے درخواست کرونگی کہ یہ جو دس پرسنٹ کٹ انہوں نے لگایا ہے، تو یہ ان کے منشور کے بالکل خلاف ہے، پی ٹی آئی کا منشور جو کہ عمران نیازی صاحب نے اعلان کیا تھا کہ ہم لوکل گورنمنٹ کو زیادہ Power full بنائیں گے یہ ان کے منشور کے بالکل خلاف ہے، تو یہاں پہ انہوں نے دس کا جو کٹ لگایا ہے، میں چاہتی ہوں کہ میں جو لوکل گورنمنٹ ہے، اس کو زیادہ تر Powerful بنانے کیلئے میں نے Thirty five percent include کیا ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر، میں ایم پی اے نگہت اورکزئی صاحبہ کے جذبات کی داد دیتا ہوں، Spirit ان کی بالکل صحیح ہے، انہوں نے شاید اس پہ Comments نہیں سنے تھے، نمبر ایک، جو Twenty percent ہے، یہ دو Tiers کا ہے، پہلے تین Tiers ہوتے تھے، ابھی دو Tiers ہیں، نمبر ٹو، کبھی پہلے ان کو Practically ان کو Fifteen percent سے زیادہ نہیں ملا، تو ان شاء اللہ ان کو ایک پیسہ بھی کم نہیں ملے گا، زیادہ ملے گا۔ نمبر تین، (تالیاں) ٹی ایم ایز کا جو کرنٹ بجٹ ہے وہ نو ارب سے پندرہ ارب کو بڑھا دیا گیا اور نمبر چار، جو اسٹھ ارب روپے کا ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ

پروگرام ہے وہ بھی ٹی ایم ایز کو جائے گا، تو ملا کر، یہ Budgeting کا ایک طریقہ ہوتا ہے، ان شاء اللہ پہلے سے بہت زیادہ پیسہ جائے گا، اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ Withdraw کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں بالکل اس کو Withdraw کرتی ہوں کیونکہ منسٹر صاحب نے جب یقین دہانی کروائی ہے تو ہم صرف امنڈمنٹس اس لئے لے کر لاتے ہیں تاکہ ہاؤس Strengthen ہو، تاکہ امنڈمنٹس آئیں، اور جناب سپیکر صاحب، میں سی ایم صاحب سے یہ معذرت بھی کرونگی کہ میں آپ کی سپیچ نہیں سن سکوں گی لیکن جو بھی میں نے آپ کو عوامی مسائل کہے ہیں تو ضرور اس پہ بات کریں گے کیونکہ مجھے اسلام آباد میں بہت Important dinner attend کرنا ہے تو میں اس وقت جارہی ہوں لیکن آپ اس کو یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کی تقریر سے واک آؤٹ کر رہی ہوں لیکن عوامی مسائل جو میں نے Physiotherapist کے اور جو پولیس کے اور عوامی مسائل میں نے آپ سے کیونکہ میں آج جارہی ہوں، شاید میڈیا والے کہیں کہ پتہ نہیں کیا فنڈ کیلئے جارہی ہے یا پتہ نہیں کوئی نوکریوں کیلئے جارہی ہے، تو یہ میں On record لانا چاہتی ہوں کہ میں نے کچھ عوامی مسائل ان سے ڈسکس کئے ہیں، تو مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی تقریر میں مجھے مایوس نہیں کریں گے کیونکہ اس ہاؤس میں آپ کی توقیر آپ کی اسمبلی کی توقیر اپوزیشن نے جتنی توجہ سے آپ کا بجٹ سنا، جتنے اچھے طریقے سے آپ کا بجٹ پاس کیا تو میرا خیال ہے کہ آپ ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری، یہ ہمارا اپنا مسئلہ نہیں ہے، یہ میرے گھر نہیں جا رہا، یہ ان Physiotherapist کی Hundred jobs کی جو میں نے آپ سے بار بار ریکویسٹ کی ہے۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی ناں اس پر، تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر، آپ سی ایم صاحب، مائنڈ نہیں کیجئے کیونکہ مجھے اسلام آباد میں ایک ڈنر پہ جانا ہے۔

جناب سپیکر: تو Withdraw کر لی آپ نے؟

Naeema Kishwar Sahiba, MPA, to please move her amendment in clause 9 of the Bill.

جناب روی کمار: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں۔

جناب سپیکر: جی روی کمار، پوائنٹ آف آرڈر، کیا خلاف ورزی ہو رہی ہے، مائیک کھولیں روی کمار صاحب کا۔

جناب روی کمار: میڈم، شوق سے ڈنر پہ جائیں، ہم نہیں روکتے ان کو، لیکن یہ بار بار ہمارے لیڈر کا نام عمران نیازی عمران نیازی کہتی ہیں، ہمیں بڑا برا لگتا ہے، ان کا پورا نام عمران خان نیازی ہے۔ (تالیاں) تو یہ ہمارے لیڈر کو عمران خان نیازی بولیں گی تو ہمیں خوشی ہو گی، یہ بار بار اس طرح کی بے حرمتی کرتی ہیں ہمارے لیڈر کی، میڈم غلط نام آپ نہیں لیں گی، آپ عمران خان نیازی کہیں گی۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ کوئی بات نہیں ہے، روی، یہ کوئی بات نہیں ہے، یہ کوئی بات نہیں ہے، ہم بھی بلاول زرداری کہتے رہتے ہیں، بلاول بھٹو زرداری بھی کہہ دیتے ہیں، کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اس سے، تشریف رکھیں آپ، تشریف رکھیں۔ جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ نگہت کو ویسے تپ چڑھا دی اا س نے (قہقہہ) بس Okay (شور) جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میرے خیال میں ایک Serious matter ہے تو اگر Seriously ہم لے لیں تو بہتر ہو گا۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Yes, yes.

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، اگر میں ایک چیز کی، ابھی منسٹر صاحب نے کچھ امنڈ منٹس Move کیں، ہمیں نہیں پتہ کہ فنانس بل جیسے اس میں امنڈ منٹس آئی ہیں، کیا امنڈ منٹس آئی ہیں؟ ہاؤس کو نہیں پتہ، کیونکہ ہمیں پہلے Circulate نہیں ہوئیں، ہمیں کچھ پتہ نہیں، میری امنڈ منٹ، میں Move کر رہی ہوں کہ:

I move that clause 9 may be omitted.

مجھے تو کم از کم نہیں ملی ہے، اگر ہوئی بھی ہے۔

جناب سپیکر: یہ ویب سائٹ پہ ہے، چلیں آپ اپنی امنڈ منٹ لائیں۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں نے Move کر دی۔

جناب سپیکر: Move کر دی، Explain بھی کر دی ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، ایک تو میں یہ عرض کر لوں کہ تحریک انصاف کا وہ تھا کہ ہم Ninety days میں لوکل گورنمنٹ کا الیکشن کرائیں گے، ابھی تک الیکشن نہیں ہوا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ایک تو یہ فنانس بل میں جو کٹ لگا ہے، ان کا یہ بھی منشور ہے کہ ہم Devolution کریں گے اور Grass root level تک Devolve کر کے لے کر جائیں گے لیکن لوکل گورنمنٹ پہ آپ کٹ لگا رہے ہیں فنانس بل میں جو کہ بالکل illegal ہے، تو میرے خیال میں یہ کٹ نہیں لگانا چاہیئے، اس لئے میں اس کو Omit کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: جناب سپیکر، اس کا جواب ابھی میں نے مسز نگہت اور کزئی کو دیا ہے۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی کو، ایک ہی تھی Identical ہے یہ، وہ Same ہی ہے جو نگہت بی بی نے، کیا وہی آپ نے بھی کی، Original؟

The question before the House is that the original clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 9 stands part of the Bill. Clauses 10 and 11: Since, no amendment has been moved by any the honourable Member in clauses 10 and 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 10 and 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 10 and 11 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

خیبر پختونخوا فنانس بل مجریہ 22-2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Minister Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2021 may be passed.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I request that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2021-22 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

منظور شدہ اخراجات کا توثیق شدہ جدول برائے مالی سال 22-2021 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, to please lay on the Table of the House, the Authenticated Schedule of the Authorized Expenditures of Annual Budget for the Year 2021-22, under Article 123 of the Constitution.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I request to lay on the Table Schedule of the Authorized Expenditure for the year 2021-22.

Mr. Speaker: It stands laid.

میں شکریہ ادا کرتا ہوں آپ سب کا. For great cooperation.

Now, I request the honourable Chief Minister Sahib, to address the House. Janab Mehmood Khan Sahib.

(Applause)

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینُ ۔سب سے پہلے میں اپوزیشن کے دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جس طرح ہمارے ساتھ تعاون کیا اور پورے بجٹ کو تحمل سے سنا، انہوں نے اپنے ریمارکس اس پہ دیئے، کچھ تنقید انہوں نے کی، اور ہم نے ان سے کچھ سیکھا، تو وہ ہم بجٹ میں Add کرا دیں گے اور میں اپنی گورنمنٹ کی جو بنچز ہیں، میری کیبنٹ ہے، میرے ممبران ہیں، میں ان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ کو فائنل کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کیا۔

جناب سپیکر، جو بجٹ آج ہم نے پاس کیا، میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور ساتھ میرے میڈیا کے جو دوست ہیں، جو گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو Historical budget اس دفعہ خیبر پختونخوا کی تاریخ میں جو ہم نے پیش کیا، اس سے پہلے یہ خیبر پختونخوا میں نہیں ہو سکا، پچھلے پانچ سال (تالیاں) خیبر پختونخوا کی حکومت رہی، پی ٹی آئی کی حکومت رہی خیبر پختونخوا میں، اس میں میں کیبنٹ منسٹر تھا اور اب یہ میرا تیسرا سال ہے جو آج ہم نے بجٹ پیش کیا، تو یہ ایک غریب پرور عوام دوست اور تاریخ ساز بجٹ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز یہ خیبر پختونخوا کے عوام کی تقدیر بدلے گا یہ بجٹ (تالیاں) اور اس کے ساتھ ساتھ میں فنانس منسٹر، ان کی ٹیم کا، پی اینڈ ڈی، جو شہاب علی شاہ اس کو ہیڈ کرتے ہیں، میرا ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہے، جس طرح

انہوں نے اس میں کام کیا اور پوری کیبنٹ نے جس طرح سارے ڈیپارٹمنٹس نے مل کر اس بجٹ کو کمپلیٹ کیا، تو میں سب کا مشکور ہوں اور ان کو خراج تحسین آج پیش کرنا چاہونگا۔ (تالیاں)
جناب سپیکر، بجٹ پہ تفصیلاً بات تیمور جھگڑا نے پہلے دن سے کی، جب وہ بجٹ پیش کر رہا تھا تو اس نے سارے فگرز اور جتنی ہماری Achievements ہیں، جو آگے دو سال کا پلان ہے، جو پچھلے تین سال میں ہم نے Achieve کیا تھا، اس نے تفصیلاً اس پہ بات کی، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں، کچھ باتیں میرے دل میں ہیں، وہ میں اپنے خیبر پختونخوا کے لوگوں سے اور یہاں پہ اپوزیشن بنچز کے دوستوں کے ساتھ اور اپنے لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ ایک تو جب ہم حکومت میں آئے تو میری حکومت کو کافی چیلنجز درپیش تھے، ایک تو FATA merger تھا، Ex-FATA merger، جو ایسے علاقے ہمارے حوالے ہونے تھے جو خیبر پختونخوا میں ضم ہونے تھے، جہاں پر ترقی کا کوئی نام ونشان نہیں تھا، جہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن سب کو پتہ تھی، جہاں پر Developmental جو بجٹ تھا اس کا کچھ اتہ پتہ معلوم نہیں تھا کہ وہاں پر کدھر یہ پیسے خرچ ہو رہے ہیں؟ تو الحمد للہ جس چیلنج کو ہم نے قبول کیا اور میری اور میری ٹیم نے جس طرح پرائم منسٹر صاحب کی سربراہی میں انہوں نے ہمیں سپورٹ دی، آپ سب کی سپورٹ شامل تھی تو الحمد اللہ آج وہ فاٹا نہیں ہے، وہ سابقہ فاٹا ہے اور Merged districts ہیں، خیبر پختونخوا کا حصہ ہیں اور الحمد اللہ ان کے نمائندے آج خیبر پختونخوا کی اسمبلی میں موجود ہیں، (تالیاں) ان کی لیویز خاصہ دار کا مسئلہ ہو، ان کے الیکشنز Conduct کروانے کا مسئلہ تھا، وہاں پر سارے اداروں کو Merge کرنا تھا، جوڈیشری کو ادھر بھجوانا تھا، پولیس کو وہاں پر، پولیس کا قانون وہاں پر Implementation اس کی کروانی تھی، تو الحمد اللہ فاٹا Merge ہو چکا ہے اور آج یہاں ان کے نمائندے اپنے فاٹا کے حوالے سے Categorically اور Openly بات کر سکتے ہیں، تو یہ میں اپنی ٹیم کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو اللہ کی طرف سے جو مختلف وباء تھی، اگر آپ ڈینگی کو دیکھ لیں، ادھر جب مجھے حکومت ملی، پولیو کا یہ حال تھا کہ خیبر پختونخوا میں 153 کیسز تھے جو پولیو کی ہم نے Drive کرنا تھی، اس میں بہت سی مشکلات تھیں، آپ کو پتہ ہے لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن کیسی تھی؟ اس کے بعد پھر لوکسٹ، جو ٹڈی دل جو آیا اور اس کے بعد Covid-19، تو جس طرح ہم نے ان چیلنجز کو Opportunity میں تبدیل کیا وہ آپ سب کے سامنے ہے۔ اس میں اللہ کی مدد شامل تھی، میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ ہمارے کارنامے ہیں لیکن یہ میں ضرور کہوں گا کہ اس میں ایک اللہ کی مدد شامل تھی اور جس

طرح ہم نے اس میں Deliver کیا، جس طرح ہم نے اس کا مقابلہ کیا، مقابلہ بھی نہیں کہوں گا کہ ہم ان کا مقابلہ کریں گے لیکن جو اللہ نے ہماری مدد کی اور جس طریقے سے ہم اس سے نکل آئے، آپ Covid-19 کو دیکھ لیں اور پہلے تو اپنے ہمسایہ ملک انڈیا کے حالات دیکھ لیں، آپ پورے امریکہ کے حالات دیکھ لیں، جتنے بھی بڑے ممالک تھے، ان کی اکانومی کے حالات دیکھ لیں لیکن آج الحمداللہ پاکستا ن کا جو Growth rate ہے وہ Four percent پر پہنچ چکا ہے اور یہ پرائم منسٹر عمران خان کی قیادت، (تالیاں) سب کا اس میں سب لوگوں کا جتنے بھی ہمارے کامرس کے لوگ تھے ،جتنے بھی Industrialist تھے، جتنے بھی پرائیویٹ سکولز کے لوگ تھے، ان سب کا میں مشکور ہوں، میڈیا کے دوستوں کا جنہوں نے پازیٹیو کردار ادا کیا، تو میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، اس کے بعد یہاں پر میرے دوستوں نے کچھ باتیں کیں، بات تو انہوں نے کافی کی، کیونکہ انہوں نے آج مجھے بٹھا کر میں نے ان کو سن کر تو جو Main points تھے جو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہیں اور جو صوبائی خودمختاری کے معاملات ہیں، اس میں میں تھوڑا سا آپ کو Update کرنا چاہوں گا کہ جب انشاء اللہ آپ کی ضرورت پڑے گی تو ضرور ان شاء اللہ ہم آپ کو اس میں Involve کریں گے لیکن مجھے امید ہے کہ جو میرا پرائم منسٹر ہے، عمران خان، اس کو پتہ ہے، اس کو خیبر پختونخوا سب سے زیادہ عزیز صوبہ ہے، (تالیاں) تو میں امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ معاملات ہم ان کے ساتھ وقتاً فوقتاً Take up کرتے آرہے ہیں اور ان شاء اللہ یہ معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس میں سے جو این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے بات کی گئی، اب یہ Seventh census جو سی سی آئی نے اس کو Endorse کر دیا ہے تو ان شاء اللہ ہم فائل Move کریں گے اور این ایف سی ایوارڈ کو ہم Update کریں گے ا ن شاء اللہ، جو ہمارا حصہ ہے وہ ان شاء اللہ ہمیں ضرور ملے گا۔ (تالیاں) اس کے علاوہ جو این ایچ پی کے حوالے سے بات کی گئی، این ایچ پی کا Three billion per month جو بڑی عجیب سی صورت میں ہمیں ملتا تھا، واپڈا کو قرضے اور پھر وہ تیمور کو پتہ ہے کہ جس طریقے سے ہم اس کے Against fight کرتے رہے تو الحمداللہ پرائم منسٹر صاحب نے اور ان کی ٹیم نے ہمارے ساتھ مان لیا، ان شاء اللہ Three billion per month جس طرح آئل اینڈ گیس کی Receipts ہمیں ملتی ہیں، ان شاء اللہ یہ ہمیں ان کی طرف سے ملے گا ان شاء اللہ۔ (تالیاں) اس کے علاوہ جو بقایا جات تھے، فیڈرل کیبنٹ نے اس کی Approval بھی دی ہے، ان شاء اللہ ایک دو مہینے میں ہمیں کافی اچھی

Handsome amount ہمیں مل جائے گی، جو ہمیں ضرورت بھی ہے، ہماری ترقی میں، ڈیویلپمنٹ میں کردار ادا کرے گی تو ان شاء اللہ وہ بھی انہوں نے Promise کیا ہے، ایک دو مہینے میں وہ جو بقایاجات ہیں وہ ہمیں مل جائیں گے۔ باقی بہت سے لوگ کہتے ہیں، یہاں پر میرے میڈیا کے دوست یہاں پر بیٹھے ہیں، اکثر اے جی این قاضی فارمولہ کے حوالے سے وہ بات کرتے ہیں، Off the record وہ مجھ سے بات بھی کرتے ہیں، تو میں آپ سب کے نالج میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ کیبنٹ کی سب کمیٹی بن گئی ہے اور اس کو وہ Thoroughly اس پہ Exercise کرکے ان شاء اللہ یہ جو اے جی این قاضی فارمولہ ہے، یہ ہمارے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ ضرور مانے گی، ان شاء اللہ۔ (تالیاں) یہاں پر ایکس فاٹا فنڈز کے حوالے سے بات ہوئی، جناب سپیکر، میں نے پہلے آپ کو بتادیا کہ چوبیس ارب سے اب ہم ساٹھ ارب پہ چلے گئے، حالانکہ اس کے باوجود Fifteen percent کا جو وعدہ کیا تھا این ایف سی شیئرز کے حوالے سے، باقی صوبے وہ ہمیں نہیں دے رہے ہیں لیکن فیڈرل گورنمنٹ اور خیبر پختونخوا کی حکومت اپنا حصہ اس میں ڈال رہی ہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ کدھر جائیں گے؟ ہم نے Already ان کو Accept کرلیا، یہ تو خیبر پختونخوا کا حصہ ہیں، تو ہم ان شاء اللہ ان کو ضرور سپورٹ کریں گے اور یہ ان سے ہماری بات چیت جاری ہے کہ جو انہوں نے وعدہ کیا تھا، جو باقی صوبوں کے پاس ہمارے بقایاجات ہیں ایکس فاٹا کے لئے تو ان شاء اللہ وہ ضرور ہم ان سے لیں گے لیکن یہ بھی ایک بڑی Achievement ہے کہ ان کے جو فاٹا کی ترقی کے حوالے سے Developmental funds تھے، وہ اب چوبیس سے ساٹھ ارب روپے پہ چلے گئے ہیں، (تالیاں) تو یہ بھی جو وعدے تھے، ان پہ ہم ان شاء اللہ On track ہیں۔ اس کے علاوہ اس دن نیشنل الیکٹریسٹی پالیسی جو بن رہی تھی 2020-21 میرے خیال میں اس پہ تیمور نے بات کی تھی لیکن اس میں ہائیڈرو کو ہم نے Cover کرلیا کیونکہ ہمارے پاس ہائیڈرو پوٹینشل ہے، اگر ہم نے Revenue generate کرنا ہے تو ہائیڈرو ایک ہی پوٹینشل ہے، Cheap standard کی ایک Clean and green energy ہے، وہ صرف خیبر پختونخوا میں Available ہے، تو اس کو ہم نے Secure کردیا، وہ پالیسی میں سب کچھ انہوں نے ہمارا مان لیا، تو آپ بے فکر رہیں، ان شاء اللہ یہاں پر آپ کا چیف منسٹر اور آپ کی کیبنٹ اور آپ کی حکومت ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ہوگی یہاں پر جناب سپیکر۔ (تالیاں) پھر میں آتا ہوں سی پیک پہ، پچھلی گورنمنٹ میں چونکہ یہاں پر صوبائی حکومت ہماری تھی، پی ٹی آئی کی اور مرکز میں اپوزیشن کی حکومت تھی، ہماری تو صرف ایک ہی جو میرے

خیال میں ہکلہ ڈی آئی خان کا ایک پورشن جو پتہ نہیں وہ ادھر سے پنجاب میں سے ہو کر، وہ صرف ڈائریکٹ اس پہ چھوٹی سائز کا تھا، ہکلہ ڈی آئی خان، اس کو صرف سی پیک میں ڈال دیا تھا اور اس کو میرے خیال میں اس وقت مولانا صاحب کو خوش کرنے کے لئے انہوں نے اس میں ڈال دیا تھا لیکن اس دفعہ ہم نے جو ہمارے تین بڑے پراجیکٹس ہیں، وہ جے سی سی کے Minutes میں آ گئے ہیں، ایک پشاور ٹو ڈی آئی خان ایکسپریس وے، ایک دیر ایکسپریس وے، (تالیاں) اور جو اس صوبے کا سب سے میگا پراجیکٹ ہو گا، جو ضرورت بھی ہے، جو آپ کی فوڈ سیکورٹی کے لئے Important ہے، سی آر بی سی لفٹ کینال، وہ بھی اس میں آ گئی ہے، اس میں Reflect ہو گئی ہے، (تالیاں) تو یہ میں اپنے خیبر پختونخوا کے لوگوں کو خوشخبری سنانا چاہتا ہوں، ان کو مبارک باد بھی دینا چاہونگا۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، یہاں پر بہت سی باتیں کی گئیں، پولیس ریفارمز کے حوالے سے بات ہو گئی، پھر خوشدل خان صاحب نے تحصیل کے حوالے سے بات کی، پھر جو نثار گل صاحب تھے، انہوں نے آئل ریفائنری کے حوالے سے بات کی، بہت سی باتیں انہوں نے یہاں پر میرے پاس یہ ساری وہ آ گئی ہیں، ان شاء اللہ اس پہ ہم On track ہیں اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ نے جو ہمیں پوائنٹس دیئے جو آپ نے نکتے اٹھائے تو ان شاء اللہ ان کو ہم ضرور حل کریں گے آپ کے لئے۔ (تالیاں) اس کے علاوہ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا پہلا صوبہ ہے جنہوں نے Good governance strategy دی، Thirty nine points پہ تھی لیکن اس پہ میں زیادہ بات نہیں کروں گا جو اس میں موٹی موٹی چیزیں ہیں، ایک تو اگر آپ دیکھ لیں تو پرائم منسٹر صاحب کے پورٹل پہ اور پھر جو صوبائی پورٹل ہے اس پہ جتنی بھی Complaints ہیں، اس کی Satisfaction level خیبر پختونخوا کا پاکستان میں دوسرے صوبوں سے سب سے آگے ہے، Fifty two percent ہے، (تالیاں) تو یہ بھی میرے پراونشل جتنے بھی ادارے ہیں تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بروقت لوگوں کی Complaints سن کر ان کو جواب دے دیتے ہیں، ان کے مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ Clean and Green KP، جو پرائم منسٹر صاحب کا Vision ہے Clean and Green Pakistan، تو ادھر میرا Vision ہے Clean and Green KP، اس پہ Already ہم لگے ہوئے ہیں، جو فارسٹ ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں پلانٹیشن کر رہا ہے اور جو صفائی کے لئے جتنے بھی ٹی ایم ایز ہیں اور ڈبلیو ایس ایس پیز ہیں، ان کو ہم نے Already بجٹ میں کافی رقم ان کے لئے رکھی ہوئی ہے کہ ان شاء اللہ دو تین مہینوں میں آپ اور بھی فرق دیکھ لیں گے کہ خیبر پختونخوا پاکستان

کا پہلا صوبہ ہو گا جو سب سے Clean and Green نظر آئے گا ان شاء اللہ، (تالیاں) پہلے سے ہم نے Already پلاسٹک بیگز پہ وہ Ban لگایا ہوا ہے، کچھ علاقوں میں ہے کچھ علاقوں میں نہیں ہے، تو میں Categorically آج سے اعلان کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا میں کہیں بھی پلاسٹک بیگز مجھے نظر نہ آئے (تالیاں) ایگریکلچر ریفارمز کے حوالے سے بات کی گئی، وہ Already تیمور نے آپ کو بتادیا کہ انشاء اللہ سات لاکھ زمینداروں کو ہم فائدہ پہنچائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ جو قدرتی آفات ہیں، وہ سوات میں بھی، دیر میں بھی، مردان میں بھی جتنے علاقوں میں آئی ہیں تو اس پہ ہم ایک کمیٹی بنا دیں گے، میں سارے ڈی سیز حضرات سے کہتا ہوں کہ وہ اس پہ ایک رپورٹ مرتب کر کے مجھے بھیجوائیں، جو بھی صوبائی حکومت سے ہو سکتا ہے ان شاء اللہ ان کے لئے اپنے زمینداروں کے لئے ضرور کریں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، پہلی دفعہ خیبر پختونخوا میں جو پٹواری بھرتی ہو گا وہ ایٹا کے ذریعے ہو گا اور اس میں پی ایچ ڈی کے لوگ، بچے جوان آرہے ہیں، اس میں سے (تالیاں) اور پہلا صوبہ ہے کہ اس میں وویمن پٹواری آئیں گی، یہ پہلا صوبہ ہو گا۔ (تالیاں) جو ہم نے ٹیکس ریفارمز کی تھیں، جو Good governance strategy کا ایک حصہ تھیں، اس میں الحمد اللہ ہم اپنے ریونیو کو Thirty one billion سے جو سال ختم ہو رہا ہے Fifty two billion پہ لے گئے تھے اور الحمد اللہ Covid کے باوجود، ان سخت حالات کے باوجود ہم نے وہ Target Achieve کر لیا الحمد اللہ، تو میں فنانس اور ان کی ٹیم کو اور جتنے بھی ادارے اس میں شامل تھے، وہ ایکسائز ہو، ریونیو ہو، KPPRA ہو، جتنے بھی، ان کو میں مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس طرح بھرپور Perform کیا (تالیاں) اور اس دفعہ ان شاء اللہ ہمارا ٹارگٹ Seventy five billion ہے جو ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ اس کو Achieve کریں تاکہ صوبے کی اپنی Receipts بھی بہتر ہو سکیں اور یہ ہم نے کوئی ٹیکس نہیں بڑھایا، ریفارمز کر کے یہ ہم Achieve کر گئے۔ اس کے علاوہ پہلا صوبہ ہے کہ اس نے Provincial Water Authority بنا دی، جو ہمارا پانی کا حصہ ہے جو اس ایکٹ کے مطابق پھر ہم Distribute کرائیں گے ان شاء اللہ صوبے کے اندر۔ اس کے علاوہ ہماری کوشش ہو گی کہ ہم Digitalization کی طرف چلے جائیں، ان شاء اللہ بجٹ کے بعد یہ پہلا صوبہ ہو گا کہ E-summary ہم Already implement کروانے جا رہے ہیں خیبر پختونخوا میں ساری Summaries through digitalization ہوں گی ان شاء اللہ، آئی ٹی کے ذریعے ہوں گی ان

شاءاللہ (تالیاں) اور ساتھ ہی ساتھ جس طرح آپ نے اسمبلی کو کیا، پراونشل اسمبلی کو، توان شاءاللہ ہم کیبنٹ کو بھی ایک E-Cabinet بنانے جارہے ہیں، ان شاءاللہ وہ بھی جلد ہو جائے گا۔ (تالیاں) اس کے علاوہ اس میں Anti encroachment drive, hoarding کے خلاف کاروائیاں یہ اس میں سب شامل ہیں۔یہاں پر میرے ایک دوست نے بات کی، شاید میرے خیال میں خوشدل خان صاحب نے بات کی کہ اوپی ایس نے اپنے لوگوں کو خاص کر یہ ورکس ڈیپارٹمنٹ میں لگادیا ہے، تو ہم نے پہلی دفعہ Restriction کی تو چونکہ ہمارے پاس پوسٹیں بڑھ گئی ہیں اور چونکہ ضرورت ہے کیونکہ S.Es، چیف انجینئر کی پوزیشن پہ چلے گئے اور جوایکسیئن تھے وہ S.Es کی پوزیشن پہ چلے گئے، جو نیچے لوگ، اس طرح ایک ایک کو ہم نے Own pay scale میں اس لئے Upgrade کیا لیکن پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان شاءاللہ تین چار مہینوں میں ہمارے اور لوگ آجائیں گے تو یہ جو اس میں مسئلے مسائل ہیں، ان شاءاللہ ان کو ہم Cover کرلیں گے، تو آپ کا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔اس کے علاوہ ٹینڈرنگ پہ میرے خیال میں بابک صاحب نے بات کی، بابک صاحب، اس طرح ہے کہ جو گورننس ہے، اس میں 'ای ٹینڈرنگ' کے بغیر ہم نہیں چل سکے اور یہ پچھلی گورنمنٹ میں ہم نے کیا تھا، ہم نے کوشش کی تھی کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ پہلے کس طریقے سے ٹھیکے لوگوں کو ملتے تھے؟ ہم نے کوشش کی کہ اس چیز سے ہم نکل جائیں تاکہ پولیٹکل لوگوں پر یہ چیز نہ آئے، اس کے لئے ہم نے 'ای ٹینڈرنگ' کا وہ نظام رائج کیا، اس کے بعد پھر ہم E-billing اب ہم E-work order پہ چلے گئے ہیں، تو میرے خیال میں یہ بڑا مشکل ہوگا کہ اس نظام کو ہم Reverse کردیں، البتہ کوشش کریں گے کہ اس کو اور بھی Refine کردیں، اس کو اور بھی Improve کردیں تاکہ لوگوں کا پیسہ (تالیاں) جو Public money ہے، اس کو ہم صحیح طریقے سے لگاسکیں، یہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں ان شاءاللہ کہ Public money پبلک پہ ہی لگے گی ان شاءاللہ اور بالکل شفافیت سے لگے گی ان شاءاللہ۔اس کے علاوہ یہ پہلا صوبہ ہے کہ یہاں پر Land Use and Building Central Authority Act ہم نے کیبنٹ میں پیش کردیا ہے، وہاں اس کی Approval ہو چکی ہے، ان شاءاللہ اسمبلی سے پاس کروائیں گے، جہاں پر ہماری ایگریکلچرل لینڈ ختم ہو رہی ہے اس کو کنٹرول کرنے کے لئے یہ بڑا Important ہے، لوگ آجاتے ہیں اور وہ جو ہاؤسنگ کالونیز ہیں، ان کو بغیر پوچھے بنانا شروع کردیتے ہیں، تو اس کو ہم نے Restrict کرنا ہے اور جو Illegal colonies ہیں ان کے لئے بھی کوئی طریقہ کار بنا

دیں گے کیونکہ پلاٹس تو عام لوگ لے چکے ہیں اور Already لوگ گھر بھی بنا چکے ہیں، توان شاء اللہ اس کو بھی ہم ایک سائیڈ پہ کر کے لیکن جو Next ہوگا تو کوئی بغیر پوچھے کوئی بھی اس طرح Land use جو Agricultural land use ہوگا وہ اس ایکٹ کے Under ہوگا تاکہ ہماری ایگریکلچرل زمین ہم اس کو بچا سکیں۔ باقی پنشن ریفارمز بھی ہم کر چکے ہیں اور یہ آپ سب فخر محسوس کریں گے کہ یہ خیبر پختونخوا پہلا صوبہ ہوگا جو اپنی فوڈ سیکورٹی پالیسی بنا رہا ہے (تالیاں) دیکھیں یہ بڑا Important ہے، یہ اس لئے Important ہے کہ ہم نے اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے اس صوبے کے لئے آپ کو پتہ ہے اپنے فوڈ باسکٹ کو ہم نے ٹھیک کرنا ہے، جو ہمارے حالات ہیں، گندم ہم انتظار کرتے رہتے ہیں کہ پنجاب کی طرف سے آئے گی، سندھ کی طرف سے آئے گی، ہمارے حالات یہ ہیں کہ جو ہماری Requirement ہے اس سے ہم بڑے پیچھے ہیں، تو اس کو پورا کرنے کے لئے فوڈ سیکورٹی پالیسی صوبے کے لئے بنانا یہ بڑی Important ہے اور ان شاء اللہ اس کو ہم اس لئے Implement کروائیں گے اور اس میں پھر یہ تین فیز میں ہوگی، یہ نہیں ہوگا کہ یہ ہم بالکل ایک دو سالوں میں کرا دیں گے، اس میں کچھ Short term ہے کچھ Mid term ہوگی، کچھ Long term اس میں ہوگی، تو جو Already ہمارے ڈیمز بن چکے ہیں اور وہ اس سے ہم ابھی تک اپنی Command areas نہیں بنا سکے، ایری گیشن کے Under نہیں لا سکے تو پہلے فیز میں ہم وہ کریں گے تاکہ ہمیں ایکسٹرا زمین مل جائے اور ہم اس میں اپنے جو فوڈ باسکٹ ہے، گندم اگانی ہے، اس میں ہم وہ زیادہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ پھر اس کا Mid term ہے اور اس کے بعد Long term ہے۔ Long term میں دو چیزیں آئیں گی، ایک سی آر بی سی لفٹ کینال جو میں سمجھتا ہوں جو اس وقت خیبر پختونخوا کی ضرورت ہے، یہ سب سے میگا پراجیکٹ ہے اس وقت اور یہ بڑا Important ہے کیونکہ ہمارے پاس اگر ایگریکلچرل لینڈ یا Barren land موجود ہے، اس کو اگر ہم ایگریکلچرل لینڈ میں Convert کر سکتے ہیں، تو وہ ہمارے سدرن ڈسٹرکٹ ہیں اور وہاں پر ہمارے پاس کافی Barren زمین پڑی ہوئی ہے، ایک تو اگر اس کو ہم Irrigate کرنے میں کامیاب ہو گئے تو الحمد للہ ہماری گندم کی جو کمی ہے، وہ ہم پوری کر سکیں گے، دوسرا وہاں پر لوگوں کو روزگار ملے گا، تو جو روزگار کے وعدے ہم نے کئے، ان کو بھی ہم اس سے Achieve کر سکتے ہیں اور جو لوگوں کی غذائیت کی ضرورت ہے، اس کو بھی ہم اس سے حاصل کر سکتے ہیں، (تالیاں) تو اس پہ میں صرف آپ کو اور ہاؤس کو Update کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ اگر میری زبان سے سنیں گے تو میڈیا بھی اس کو سمجھ جائے گا کہ اس پہ

کیا کام ہورہا ہے؟ سی آر بی سی لفٹ کینال کی Feasibility اور پی سی ون کی Up gradation کی جو Consultant کے لئے انہوں فائل Sign کر دی، ان شاء اللہ اب Consultant hire ہو جائے گا Within nine months یہ Up gradation ہو گی اور اس کے بعد انشاء اللہ پھر اس کا ٹینڈر پراسیس ہو گا، یہ ہم نے سی پیک میں بھی ڈال دی ہے لیکن اگر اس میں نہیں ہو سکتی تو میں تو یہ کہونگا کہ پورا کا پورا بجٹ بھی میں دینے کے لئے تیار ہوں (تالیاں) تاکہ یہ سکیم ہو اور ہمارے یہ مسئلے حل ہوں، (تالیاں) اس کے ساتھ Tanzam Dam یہ اس کا دوسرا پارٹ ہوگا، اس کی Feasibility پہ کام جاری ہے، اس کو بھی ان شاء اللہ ہماری خواہش ہو گی کہ اس کو ہم اپنی حکومت میں کسی طریقے سے ہو تو اس پہ کام شروع کرواسکیں، یہ تو جو فوڈ سیکورٹی کے حوالے سے میں نے بات کرنا تھی اور اس کے علاوہ جو گومل زام ڈیم تھا، اس سے تقریباً ایک لاکھ 63 ہزار ایکڑ زمین وہ Under irrigation آچکی ہے، دوسری بھی ان شاء اللہ کافی ہمیں مدد ملے گی Agriculture products میں اور یہ دو تین سالوں میں یہ ہوا ہے، تو میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ اور اس کے منسٹر اور ان کی (تالیاں) ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس پہ بہترین کام کیا ہے (تالیاں) جناب سپیکر، اب میں آؤں گا، جو مجھے ورثے میں ملے تھے پچھلی بھی ہماری حکومت تھی، مجھے تین میگا پراجیکٹس ملے تھے، ایک بی آر ٹی، ایک سوات ایکسپریس وے فیز ون اور تیسرا رشکئی اکنامک زون، جو الحمد للہ ان کو ہم نے مکمل کر لیا ہے، ان کی Inauguration ہو چکی ہے، بی آر ٹی پہ (تالیاں) بی آر ٹی پہ لوگ Facilitate ہو رہے ہیں، اپوزیشن نے ہمیں کافی سنائی، اگر پنجاب میں کوئی غلط کام ہوتا تھا تو وہ ہمارے خلاف کہتے کہ یہ ایک بی آر ٹی یہ نہیں بنا سکتے، اگر سندھ میں خدانخواستہ وہ میں پھر کہونگا پھر پولیٹیکل بات آ جائے گی لیکن وہ ان کی گندم تو چوہے کھا جاتے ہیں لیکن بہر حال یہ پھر کہتے تھے کہ یار یہ ایک بی آر ٹی نہیں بنا سکتے، تو الحمد للہ جس مقصد کے لئے بنائی تھی، غریب اور عام آدمی ائر کنڈیشن میں بیٹھ کر پورے پشاور کا چکر لگا سکتا ہے اور اپنے کام بھی کرواسکتا ہے، بجائے کہ وہ پرانے ٹورسٹ اور ویگن میں بیٹھ کر۔ (تالیاں) اس کے بعد ٹورازم کو Promote کے لئے سوات ایکسپریس وے فیز ون، وہ Complete ہو چکا ہے اور رشکئی اکنامک زون اس پہ Already کام جاری ہے، ان شاء اللہ اس میں جو Jobs کے وعدے ہم نے کئے تھے، وہ ان شاء اللہ اس سے پورے ہو سکیں گے۔ میں اب اپنے پراجیکٹ کی طرف آنا چاہتا ہوں کہ تین سالوں میں ہم نے کیا کیا ہے؟ یہ تو میری اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھک تھی، جو ہمارے میڈیا کے دوست

ہیں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کی حکومت کیا کرنے جارہی ہے؟ تو یہ پچھلی گورنمنٹ کے پراجیکٹس تھے، تو میں نے اس سے کہا کہ یار وہ حکومت ہماری تھی تو اس میں ہمارے بھی حصے شامل تھے لیکن جو میری حکومت ہے، (تالیاں) جو یہ تین سال ہیں، ان شاء اللہ صرف ایک رشکئی اکنامک زون بنا تھا، ہم ان شاء اللہ گیارہ اکنامک زون بنائیں گے، ان شاء اللہ (تالیاں) پانچ چھ کا ہم نے افتتاح کر دیا ہے، باقی ان شاء اللہ جب میں بجٹ سے فارغ ہوتا ہوں تو ان شاء اللہ پھر میں جاؤنگا اور اس کی مثال میں نثار گل صاحب نے بھی جو سالٹ اینڈ جپسم کا بھی انہوں نے شکریہ ادا کیا، تو یہ ان کے لئے بھی اس میں ایک شامل ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہی ایکسپریس وے ہم نے بنایا تھا، اب الحمد للہ ہم فیز ٹو میں جارہے ہیں، سوات فیز ٹو میں۔ اس کے علاوہ دیر ایکسپریس وے پہ جارہے ہیں (تالیاں) پشاور ٹو ڈی آئی خان ایکسپریس وے پہ جارہے ہیں۔ (تالیاں) اس کے علاوہ خیبر پاس اکنامک کوریڈور پہ جارہے ہیں جو ان شاء اللہ Directly طورخم کو Hit کرے گا اور سنٹرل ایشاء تک یہ ہمیں ایک روڈ مل جائے گا۔ (تالیاں) یہ اگر ہم زون بنا بھی دیں گے انڈسٹریز یہاں پہ لگیں گی تو اس انڈسٹریز کو سپورٹ دینے کے لئے اور ان کے آئٹمز کو باہر بھجوانے کے لئے یہ ایکسپریس وے بڑا Important ہے جس کی Connectivity کس طرح کریں گے، یہ پورا کا پورا ایک سرکل بن جائے گا، سوات ایکسپریس وے، دیر ایکسپریس وے، اس کے بعد جو سی پیک کا روٹ ہے، جو چترال، شندور گلگت Via واخان جائے گا، سنٹرل ایشاء کو Hit کرے گا۔ (تالیاں) اس کے علاوہ یہ خیبر پاس اکنامک کوریڈور جو بنے گا انشاء اللہ یہ بھی افغانستان اور پھر سنٹرل ایشاء تک ہم آسانی سے ہماری پہنچ ہو سکتی ہے۔ (تالیاں) اس کے علاوہ پشاور ٹو ڈی آئی خان یہ بنے گا تو یہ ویسٹرن کوریڈور بنے گا، اگر آپ اس روڈ پہ چلے جائیں تو بڑا لمبا ہے، یہ Shortest route ہو گا اور اس کے علاوہ یہ جتنے بھی ہمارے ضلعے ہیں، سدرن ڈسٹرکٹس کی ان کو Connectivity مل جائے گی، ایک علاقہ اوپر اٹھ سکے گا اور یہ میں Categorically کہنا چاہتا ہوں، جو بھی چیف منسٹر آیا ہے، اس نے اپنے Region اپنے ڈسٹرکٹ کو اٹھایا ہے لیکن یہ محمود خان سدرن ڈسٹرکٹ کو اٹھائے گا۔ (تالیاں) اس کے علاوہ یہ تو Connectivity کی بات ہو گئی، اکنامک زون کی بات ہو گئی۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، یہاں پر ان شاء اللہ ہم برنگ ٹنل بھی بنائیں گے، (تالیاں) ہم بونیر ٹنل بھی بنائیں گے اور خوازہ خیلہ ٹو بشام ایکسپریس وے، اس کی Feasibility ہم نے ڈال دی ہے، ان شاء اللہ اس کو بھی بنائیں گے۔ (تالیاں) اس کے علاوہ جناب سپیکر، پرائم

منسٹر صاحب کے Vision کے مطابق جب وہ مدینہ کی ریاست کی بات کرتے ہیں تو وہ سب کے سامنے ہے کہ اس کے دل میں کیا ہے، اس کا سوچ کیا ہے، اس کا Vision کیا ہے؟ اور اب پاکستان کو اسلامی فلاح ریاستی مملکت بنانا یہ اسکا خواب ہے، ہم اس کو سپورٹ کریں گے، خیبر پختونخوا کی حکومت اس کے ساتھ کھڑی ہے اور جو ہمارے ساتھ ہم سے ہو سکتا ہے، احساس پروگرام اس کا ایک فلیگ شپ پروگرام ہے جس طرح Covid میں غریب لوگوں کو جس طرح اس میں لوگوں پہ Investment ہوئی، آپ کے سامنے ہے، اس پہ میں آگے بات نہیں کرونگا، جو پناہ گاہ ہے غریب عام آدمی کے لئے، جو لنگر خانے ہیں جو غریب آدمی کے لئے ہیں، جو انہوں نے رحمت اللعالمین سکالرشپ اناؤنس کیا، خیبر پختونخوا میں ہم نے اناؤنس کیا اور اس میں (تالیاں) اور اس میں (تالیاں) ہم نے اپنے مدارس کے بچوں کو بھی Add کیا ہے، ہم اپنے مدرسے کے بچوں کو بھی یہ سکالرشپ دیں گے۔ (تالیاں) ہمارے آئمہء کرام ہیں، انکو ہم Quarterly ان شاءاللہ دس ہزار روپے Per month چالیس ہزار روپے Quarterly ان کو دیں گے، (تالیاں) یہ وظیفہ ہوگا، (تالیاں) یہ کوئی تنخواہ نہیں ہے، یہ وظیفہ ہوگا، یہ ہم نے ان سے وعدہ کیا تھا بائیس ہزار آئمہ کرام کو اور اس کے ساتھ تقریباً کوئی (350) Three fifty کے لگ بھگ جو ہمارے بینارٹی کے سکالرز ہونگے، ان کو بھی یہ ملے گا ان شاءاللہ۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ہم پہ الزام لگایا جاتے ہیں، کبھی ہمیں کوئی یہودی ایجنٹ کہتا ہے تو کوئی کیا کہتا ہے لیکن الحمدللہ جو پرائم منسٹر صاحب نے بات کی UN میں وہ سب کے سامنے ہے۔ جس طرح اس نے کشمیر کا مقدمہ لڑا، جس طرح اس نے عالم اسلام کا مقدمہ لڑا اور جس طرح اس نے شریعت پہ بات کی، جس طرح اس نے اسلام پہ بات کی، جس طرح اس نے حضرت محمد ﷺ پہ بات کی، وہ سب کے سامنے ہے، آپ مجھے بتائیں کس لیڈر نے اس حوالے سے بات کی ہے؟ (تالیاں) اور اب جو پرائم منسٹر صاحب نے امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر، انہوں نے Do more کو بالکل Reject کر دیا ہے تو میں اپنے پرائم منسٹر صاحب کو (تالیاں) خراج تحسین پیش کرتا ہوں، (تالیاں) ہمارے اس صوبے میں "قرآن محل" نہیں تھا، جتنے بھی ہمارے قرآن شریف اگر ضعیف ہو جاتے تھے تو وہ بالکل ہم اس کو دوبارہ نہیں کرتے، Revamp نہیں کر سکتے تھے تو یہ اس بجٹ میں ہم نے "قرآن محل" ڈالا ہوا ہے لیکن اس سے پہلے اسلام کے نام پہ لوگوں نے ووٹ لئے تھے لیکن یہ وہ کام نہیں کر سکے (تالیاں) لیکن الحمدللہ وہ یہ گورنمنٹ کرنے جارہی ہے، (تالیاں) یہ لوگ cost

schemes جو غریبوں کو ہم گھر دینے جا رہے ہیں، جو پرائم منسٹر صاحب فلیگ شپ پراجیکٹ ہے، اس میں خیبر پختونخوا اپنا حصہ ڈال رہا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیلی ویجز، جو ڈیلی ویجرز کے لئے ہم نے اکیس ہزار Per monthان کو ملیں گے، پھر سوال یہ آیا کہ یہ کس طرح Implementہو گا؟ تو ان شاء اللہ اس کے لئے ڈویژنل ٹاسک فورس بنائیں گے اور یہ ہم ضرور Implementکروائیں گے کہ غریب آدمی کو ضرور اکیس ہزار روپے Per monthضرور ملیں گے، ان شاء اللہ۔ (تالیاں) جو ہمارا صحت انصاف کارڈ ہے، صحت کارڈ پلس، جو الحمد للہ پوری دنیا میں اس طرح کا کوئی پراجیکٹ نہیں ہے، آپ نے اگر اپنے لوگوں پر Direct investmentکرنی ہے تو کیسے کرنی ہے؟ تو اسی کے ذریعے ہم کرائیں گے، جو صحت انصاف کارڈ ہے جو دس لاکھ Per family تھا اور اس میں اب لیور ٹرانسپلانٹ بھی ہم نے Add کر دیا ہے، بلکہ میں نے تیمور سے کہا ہے کہ اس میں اور بھی چیزیں ہم Add کرنا چاہیں گے تاکہ غریب آدمی کو اوپی ڈیز میں بھی Addکروائیں گے تاکہ جو غریب آدمی ہے اس کو Full courageاس میں مل جائے (تالیاں) اور یہ ایکس فاٹا جو Merged districtsان کے لئے چھ لاکھ روپے تھا، اب اس بجٹ میں میں بھی ان کے لئے دس لاکھ روپے کا اناؤنسمنٹ کرتا ہوں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، پرائم منسٹر صاحب کا Vision ہے، میں اس کا ایک ادنیٰ کارکن ہوں جو ان کی خواہشات ہیں، جو انہوں نے لوگوں کے ساتھ وعدے کئے تھے، ہم ضرور ان شاء اللہ ان کو پورا کریں گے اور جو Human آدمی عام لوگوں پہ Investmentکرنی ہے تو خیبر پختونخوا صوبہ سب سے آگے ہے اس پہ اور یہ اگر آپ آئمہ کرام کو اگر ہم نے وظیفہ دینا ہے، یہ بھی ان پہ Directly investmentہے، اگر ہم نے ہیلتھ کارڈ میں بائیس ارب روپے رکھے ہیں، یہ بھی عام لوگوں پہ Direct investment ہے، اگر ہم نے Thirty seven percentجو Increase سیلریز میں کیا ہے، وہ بھی لوگوں پہ Investment ہے، اگر ہم نے دس ارب روپے Wheat پر سبسڈی دینی ہے تو یہ بھی Directly لوگوں پہ Investmentہے، اگر ہم نے اس بجٹ میں میں نے فوڈ باسکٹ کے لئے دس ارب روپے رکھے ہیں، میری کوشش ہو گی کہ میں راشن کارڈ متعارف کرواسکوں اور وہ راشن کارڈ (تالیاں) جو عام اور غریب آدمی ہے، اس کے گھر تک ہم پورے مہینے کا راشن پہنچا سکیں، (تالیاں) یہ میری خواہش ہے اور ان شاء اللہ اس کو ہم ضرور پورا کریں گے، کچھ اس پہ کام باقی ہے تو ان شاء اللہ غریب آدمی کو راشن کارڈ ملے گا، پیسے نہیں ملیں گے، ان کو فوڈ آئٹمز ملیں گے اور جو ہیلتھ کارڈ کے ذریعے ہم کروا رہے ہیں،

جتنے بھی ہاسپیٹلز اس میں ہیں، تو کوشش کریں گے کہ ایسی دکانوں کو شامل کریں، بڑے بڑے ڈیلرز کو شامل کریں تاکہ صرف وہ ان کے گھر تک وہ راشن پہنچا سکیں، یہ اس کے علاوہ یہ بھی Human پہ Investment ہے۔ اس کے علاوہ wheat seeds، agriculture subsidy پہ جو ہم دے رہے ہیں اس پہ ان شاءاللہ (تالیاں) ہم ایگریکلچر کارڈ متعارف کروانے جارہے ہیں جو زمیندار ہوگا، ان شاءاللہ اس کو مفت Seeds بھی ملیں گے اور کم قیمت پر بھی ان شاءاللہ اس کو ہم Seeds فراہم کریں گے۔ (تالیاں) اس کے علاوہ آخر میں میں آتا ہوں ایجوکیشن کارڈ پہ، یہ ہم اس پہ سوچ رہے ہیں، شہرام خان یہاں پر موجود ہیں، ان کے ساتھ بیٹھک ہوگی، اگر ہم دس لاکھ روپے کا ہیلتھ کارڈ دے سکتے ہیں، تو ہم کیوں نہ ایجوکیشن کارڈ دے دیں اپنے ان لوگوں کے لئے، اپنے ان بچوں کے لئے جن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اچھے Institutions میں پڑھ لیں لیکن وہ نہیں پڑھ سکتے؟ تو یہ میری کوشش ہوگی، ہم ایجوکیشن کارڈ کے ذریعے ان کے لئے Lump sum amount رکھیں، وہ پاکستان میں جس یونیورسٹی میں، جس Educational institution میں (تالیاں) تو اس کی بھی خواہشات ہیں، اگر میرا بچہ پڑھ سکتا ہے تو اس کا بچہ کیوں نہیں پڑھ سکتا ہے، کیا وہ خیبر پختونخوا کا رہائشی نہیں ہے؟ کیا اس کا اس پہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے بچے کو صحیح تعلیم دلوا سکے؟ تو ان شاءاللہ ہم ایجوکیشن کارڈ ضرور متعارف کروائیں گے اور جو Needy لوگ ہیں، جو Needy بچے ہیں وہ ان شاءاللہ وہ ضرور Facilitate ہو سکیں گے اس میں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، دس بلین کا ہم نے خیبر بنک سے کہا ہوا ہے، وہ بغیر سود کے قرضے دیں گے، جو ہمارے دکاندار، جو ہمارے Education private institutions جو بھی لوگ اس میں سے Suffer ہو چکے ہیں، ہم ان کو بغیر سود کے قرضے Provide کریں گے تاکہ وہ دوبارہ اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو سکیں۔ جناب سپیکر، یہ جو ہم نے لوگوں پہ Invest کرنا تھی اس کے حوالے سے آپ کو بریف کیا، اس وقت خیبر پختونخوا کے لوگ مجھے سن رہے ہیں اور دیکھ بھی رہے ہیں، میں چاہوں گا کہ یہ بات میری ان کو Directly بھی پہنچ سکے کہ بجٹ میں ہم نے ان کے لئے کیا رکھا ہے اور کیا کچھ کرنے جارہے ہیں؟ یہاں پر میں اب آؤں گا Proper budget پہ، تو میں اتنی بات نہیں کروں گا، جو مختلف ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان پہ تو وہ Already بات کر چکے ہیں لیکن یہاں پر بہت سے دوستوں نے یہ بات کی کہ ہمیں فنڈ کے ایشوز ہیں، ہمارے حلقے کو فنڈز نہیں مل رہے ہیں، بلکہ ایک بھائی نے کہا کہ میرے حلقے کو تورا بورا میں وہ Convert کرنے جارہے ہیں، دیکھیں میری بات سن لیں،

چلو اگر ہماری آپ کے ساتھ دشمنی ہے، اگر آپ کہتے ہیں، سمجھتے ہیں کہ حکومت کی اپوزیشن کے ساتھ وہ محبت نہیں ہے یا وہ فنڈز نہیں دے رہے ہیں، دیکھیں ہم عوام کا بدلہ آپ سے نہیں لیں گے۔ جہاں پر آپ Elected لوگ آئے ہو، آپ کے حلقوں میں ضرور کام ہوگا، یہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کیونکہ ہم نے اپنے عوام کو Facilitate کرنا ہے، اگر ہم نے اپنے صوبے کے عوام کو Facilitate کرنا ہے تو ان شاء اللہ ہر حلقے میں Developmental کام ضرور ہوگا، ان شاء اللہ، اس کے لئے میں نے District Developmental Plans رکھے ہوئے ہیں، اس میں جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ Regional disparity ہوگی یا جو District disparity ہے تو اس میں میں نے اپنے پاس بڑے کچھ پیسے رکھے ہیں، تو ان شاء اللہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ Disparity ہو رہی ہے تو ان شاء اللہ اس کو ہم Counter کریں گے اور ہر علاقے میں ہر حلقے میں کام ہوگا ان شاء اللہ۔ اب میں آتا ہوں جناب سپیکر، یہاں پر میں نے ان کے پوائنٹس بھی لکھے ہیں، اگر اس پہ میں شروع کر دوں تو کافی ٹائم اس پہ لگے گا لیکن وہ میں نے اپنے پاس نوٹ کر لئے ہیں، تو اس پہ ان شاء اللہ ضرور میں ان کے جو تحفظات ہیں وہ میں دور کرانے کی کوشش کروں گا۔ اگر آپ میرے ہیلتھ سیکٹر کو دیکھ لیں، جو اس میں میگا پراجیکٹ میرا ہوگا وہ PPP mode پہ ہم نے چار جو ہمارے Regions ہیں ان میں ہم Tertiary care level کے ہاسپیٹلز بنوائیں گے اور یہ ہاسپیٹلز Already ہم لوگوں کو ہیلتھ کارڈ دے رہے ہیں، تو اگر یہ کوئی پرائیویٹ بندہ آیا یہ ہاسپیٹل بنائے تو ہمیں تو اس سے کچھ ہے ہی نہیں، کیونکہ Already ہم لوگ جو ہیلتھ کارڈ دے رہے ہیں تو اس سے مفت علاج کروا سکے گا اور اس کو انٹرنیشنل اس کے مطابق اس کو علاج ملے گا، تو میں پھر ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ اگر میاں صاحب آنا چاہتے ہیں تو خیبر پختونخوا میں وہ علاج کروا سکتے ہیں اپنا اور یہ چار ہاسپیٹلز ایک سدرن ڈسٹرکٹس میں بنے گا، ایک ملاکنڈ ڈویژن میں بنے گا، ایک ہزارہ Region میں بنے گا اور ایک یہ Central region میں بنے گا اور ان شاء اللہ یہ میں نے Add نہیں کیا تھا لیکن اس میں ڈال کر ایک ہاسپیٹل ہم Merged districts میں بنائیں گے۔ اس سیکٹر میں جناب سپیکر، جتنے بھی ہمارے ڈی ایچ کیوز ہیں، ان کو ہم Revamp کریں گے، اس کو Fully equipped کریں گے، Human resource اس میں ڈالیں گے، یہ دو سال کا پراجیکٹ ہوگا اور ان شاء اللہ لوگوں کو ضرور یہ Facilities ہیلتھ کی ہم ضرور Provide کریں گے کیونکہ ہیلتھ اور ایجوکیشن ہماری Priority تھی اور اس پہ ہم کوئی Compromise نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ میڈیسن کی

Availability ہو گی 24/7۔ اس کے علاوہ اس میں بہت سی چیزیں ہیں، اس پہ میں بات نہیں کرنا چاہوں گا۔ ہیلتھ کارڈ تو پتہ ہے سب کو کہ وہ Already ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایک Initiative ہے، میں ایجوکیشن پہ آتا ہوں، سکول لیڈرز پہ بات ہو گئی تھی، ان شاءاللہ اس بجٹ کے بعد ہم سیکنڈ شفٹ پہ جا رہے ہیں، اگر ہم وہاں پہ کوئی سکول کو Upgrade نہیں کر سکتے ہیں تو Already وہاں پر سکول موجود ہیں، وہ اس کو ہم اساتذہ فراہم کر کے ان شاءاللہ سیکنڈ شفٹ پہ ہم جائیں گے تو جہاں پر ہماری ضرورت کی ہے تو ان شاءاللہ اسی طریقے سے اس کو ہم Upgrade کر دیں گے۔ اس کے Upgradation علاوہ ان شاءاللہ ایک سال کے اندر اندر، شہرام خان نے وعدہ کیا ہے اور یہ پرائم منسٹر صاحب کا Vision ہے اور میرا بھی Vision ہے کہ ان شاءاللہ Ninety five percent سکولوں کو ہم فرنیچر Provide کریں گے، Already forty three thousand اساتذہ ہم بھرتی کر چکے ہیں اور ان شاءاللہ Twenty five thousand اور بھی اس کی Hiring ہو گی، ایک لوگوں کو روزگار ملے گا اور ایک اور اساتذہ آ جائیں گے، تو جو کمیاں ہیں ٹیچرز کی سکولوں میں، وہ پوری ہو جائیں گی۔ ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے پندرہ کالجز اس سال Complete ہوں گے، پچیس کالجز ہم Next year میں Complete کریں گے، Thirty new colleges ہم نے اس اے ڈی پی میں ڈلوائے ہیں جو ان شاءاللہ Already فیزیبلٹی اس پہ ہو چکی ہے، اس پہ بھی ہم کام شروع کروا دیں گے اور خیبر پختونخوا میں پہلا لائیو سٹاک یونیورسٹی ان شاءاللہ ہم بنائیں گے اور Already Pak-Austria Fachhochschule University وہ بن چکی ہے۔ State of the art university ہے تو اکبر ایوب صاحب کو مبارک ہو، سب کو مبارک ہو جی۔ اچھا سپیکر صاحب، اس کے علاوہ ان شاءاللہ ہر ضلع میں ہم دو پارکس بنائیں گے، ہر ضلع میں تاکہ لوگوں کو Facility مل سکے، لوگ گھوم پھر سکیں اور یہ خاص کر خواتین کو اس میں سپیشل اس کو دیں گے اس میں۔ جناب سپیکر، سب تحصیلوں کو ہم Already 1122 کی سہولیات دے چکے ہیں، اب ہم Sub stations پہ جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹورازم سیکٹر میں آپ کو پتہ ہے کہ ناردرن ایریاز میں ٹورازم ہے تو اس کو پروموٹ اور سپورٹ کرنے کے لئے ہم Already کافی کام کر رہے ہیں لیکن یہ ڈیپارٹمنٹ میرے پاس ہے اور پچھلی گورنمنٹ میں بھی میرے پاس تھا، تو الحمد للہ اس دفعہ ٹورازم روڈز، ITCs اس پہ Already کام جاری ہے، کمراٹ کیبل کار ہے، ٹورازم پولیس ہم ان شاءاللہ اب یہ آ جائے گی، کاغان اینڈ کالام ڈیویلپمنٹ اتھارٹی Already ہم بنا چکے

ہیں، اس پہ ان شاء اللہ، اس کو جو گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہے اس طریقے سے اس کو بھی ہم ٹھیک کریں گے۔ اس کے علاوہ جتنے بھی گیسٹ ہاؤسز ہیں ان کو ہم Out source کر چکے ہیں، اس سے بھی ان شاء اللہ Revenue generate ہوگا۔ Camping Pots ہم دس اضلاع میں پہنچ کر لگا چکے ہیں، ان شاء اللہ اور بھی لگائیں گے۔ اس کے علاوہ سپورٹس کے حوالے سے میں صرف دو تین چیزیں آپ سے شیئر کرنا چاہوں گا، پچھلی حکومت میں ہم نے اناؤنسمنٹ کیا تھا کہ ہر تحصیل پہ ہم ایک پلے گراؤنڈ بنائیں گے، وہ تو Already ہم وہ کر چکے ہیں، اب ہم یونین کونسل کی سطح پہ جا رہے ہیں جہاں پر ہمیں زمین ملے گی وہاں پر ہم گراؤنڈز بناتے جائیں گے ان شاء اللہ۔ اس کے علاوہ ہمارے تین بڑے سٹیڈیم، ایک ارباب نیاز کرکٹ سٹیڈیم جس کو ہم نے انٹرنیشنل کر دیا ہے، وہ تقریباً ان شاء اللہ اب Complete ہونے کے نزدیک ہے، تو یہ جتنے بھی انٹرنیشنل میچز یا جو یہ لیگ وغیرہ ہو رہے ہیں تو ان شاء اللہ اگلا جو لیگ ہوگا اس میں خیبر پختونخوا کو ضرور میچ ملیں گے ان شاء اللہ اور یہ حیات آباد سپورٹس کمپلیکس کو اس میں بھی ہم نے وہ کرکٹ گراؤنڈ کو Upgrade کر دیا ہے۔ ریگی میں ہم سپورٹس سٹی بنانے جا رہے ہیں اور ایک انٹرنیشنل کرکٹ سٹیڈیم ہم کالام میں بنائیں گے، اس کا بھی پی سی ون Already بن چکا ہے۔ اس کے علاوہ دو بڑی سی چیزیں ہیں لیکن اس پہ میں بات نہیں کروں گا۔ ایگریکلچر سیکٹر میں ہم فروٹ پلانٹس پہ کام کر رہے ہیں، زیتون پہ، اور یہ ٹراؤٹ فش فارم پلس ماشیر فارم پہ ہم کام کریں گے، ڈیری فارمنگ کو سپورٹ کریں گے، پولٹری فارم کو سپورٹ کریں گے، اس بجٹ میں ہم نے کیا ہوا ہے اور جو پرائم منسٹر صاحب کا Vision ہے Transformation of agriculture تو اس کے لئے بھی ہم نے Handsome amount رکھی ہوئی ہے، اس کو بھی ان شاء اللہ ہم عملی جامہ ضرور پہنائیں گے۔ اس کے علاوہ تو فارسٹ پہ تو ہمارا ایک ہی فلیگ شپ پراجیکٹ تھا وہ پہلے سے One billion تو ہم مکمل کر چکے ہیں اور جو ٹارگٹ اس سال پانچ سالوں کے لئے ملا تھا اس میں پینسٹھ کروڑ درخت ہم لگا چکے ہیں، ہم اس سے زیادہ آگے جا رہے ہیں، انشاء اللہ یہ ایک ارب درخت اور بھی لگائیں گے اور پھر اپنے دوستوں سے کہیں گے کہ ہم ایک ایک پلانٹ آپ کو بتائیں گے کہ ادھر یہ پلانٹس ہم نے لگائے ہوئے ہیں، ٹھیک ہے جی، یہ وعدہ ہمارا۔ اس کے علاوہ انرجی سیکٹر پہ فوکس ہے جس طرح میں نے بات کی ہائیڈرو سیکٹر پہ، تو یہ خیبر پختونخوا کے لئے اس میں کافی پوٹینشل موجود ہے، Already ہم اس پہ کام کر رہے ہیں، ان شاء اللہ ایک مہینے کے اندر اندر بالاکوٹ تین سو میگاواٹ اس کا Properly پرائم منسٹر صاحب افتتاح کرنے آئیں گے۔ لوئر

سپاٹ گاہ وہ بھی تین سو میگاواٹ ہے، بٹاکنڈی میں چھیانوے میگاواٹ ہے اور ورلڈ بینک کے ساتھ ہمارا ایک سو پچاس (150) میگاواٹ کا Already ان کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے، اس پہ بھی ان شاء اللہ ایک دو، تین مہینوں میں کام شروع ہو جائے گا۔ کورین کے ساتھ ہمارے معاہدے ہو چکے ہیں، کوئی چھ سو (600) کے لگ بھگ قریب ان کے ساتھ ہے اور یہ پہلا صوبہ ہے کہ جس نے ویلنگ کو متعارف کروایا اور ہم نے اپنی انڈسٹریز کو کم قیمت پہ ان کو سپورٹ دینے کے لئے کم قیمت پہ بجلی فراہم Already شروع کر دی ہے، گدون میں ہم نے Already یہ پراجیکٹ کیا ہوا ہے اور پیہور کا Two point some thing میگاواٹ ہے، وہ Already ہم ادھر دے چکے ہیں، تو ان شاء اللہ جونہی ہماری بجلی بن جائے گی، اگر نیشنل گرڈ کو ہماری ضرورت ہے تو ہم دیں گے، نہیں تو ہم ان شاء اللہ ویلنگ کے ذریعے اپنی ہی انڈسٹری کو سپورٹ دیں گے اور اس سے انڈسٹری بھی اٹھے گی، روزگار بھی ملے گا ان شاء اللہ تالیاں) اور اسکے علاوہ خیبر پختونخوا اپنی گرڈ کمپنی اور ٹرانسمیشن لائنز خود بنائے گا ان شاء اللہ۔ (تالیاں) اب میں بجٹ کے تین چار چیزوں پہ بات کرونگا، ایک تو پہلی دفعہ ہم نے اپنے جتنے بھی ڈیویلپمنٹ کام ہیں، جتنے بھی اور کچھ کام ہم نے کرنے ہیں تو ان کو ایک Proper shape دے دی ہے اور اس کو Track پہ ڈال دیا ہے اور سب کے لئے آسان کر دیا ہے، میرے لئے بھی آسانی ہے، سب کے لئے آسانی ہے کہ ہم کس طریقے سے اب آگے جائیں گے؟ ایک تو اس بجٹ میں ہم نے چار سو تیرہ (413) ایسے پراجیکٹس ہیں جو ہم نے دو سال میں مکمل کرنے ہیں اور اس کے ساتھ ایک سو بیس (120) ایسے پراجیکٹس ہم نے پورے خیبر پختونخوا میں سارے اضلاع سے Exercise کر کے جو High impact projects ہوں گے جس کا بہت بڑا Impact ہوگا، تو یہ بھی دو سال میں ہم Complete کریں گے، تقریباً چھ سو (600) کے قریب یہ ہیں، تین سو (300) سکیمیں ہم Merged districts میں Complete کریں گے اور اس کے علاوہ وہ سکیمیں جو Already اپنی ایلوکیشن کے ساتھ Complete ہو جائیں گی تو یہ جو چھ سو سکیموں کا میں کہہ رہا ہوں ان کی ایلوکیشن ہم نے بڑھا دی ہے، ویسے تو اس نے چار سال یا پانچ سال میں Complete ہونا تھا لیکن اس کو ہم ان شاء اللہ اپنے دو سالہ بقایا Tenure میں Complete کرائیں گے۔ (تالیاں) District development District and regional plans کے حوالے سے میں نے بات کی، ان شاء اللہ اس سے disparity انشاء اللہ اس سے ختم ہو جائے گی۔ آئی ٹی سیکٹر کو ہم Promote کر رہے ہیں، آئی ٹی پارکس

بنا رہے ہیں اور اس پہ Investment ہے اور ان شاء اللہ اس کو ہم بالکل پوری کوشش کریں گے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ اور جہاں پر گورنمنٹ کی مشینری ہے اس کو ہم Digitalize کر لیں۔ اس کے علاوہ پارکس کا میں نے ذکر کر دیا، ایک ہمارے پاس ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کا ایک پراجیکٹ ہے Khyber Pakhtunkhwa City Infrastructure Project جس سے تقریباً 100 بلین کی لگ بھگ Investment ہو گی، خیبر پختونخوا میں جو ہمارے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہیں، ان میں Sewerage plants, dumping grounds اور اس کے علاوہ جہاں پر کچھ واٹر سپلائی کی کمیاں ہیں، پارکس وغیرہ اس میں شامل ہیں، Beautification کے پراجیکٹ شامل ہیں، تو ان شاء اللہ وہ بھی فائنل سٹیج میں ہیں۔ اب آگے ستمبر تک ہم اس کی Properly گراؤنڈ پہ Ground breaking بھی کر لیں گے۔ جناب سپیکر، میرے خیال میں میں نے کافی ٹائم لے لیا اور میں نے اپنا وہ جو مائنڈ تھا وہ آپ سب کے سامنے رکھ دیا کہ Future میں ہمارا کیا ہو گا، ہم نے کس طرح جانا ہے، کہاں پہ کس طریقے سے جانا ہے؟ کس طرح جو ہماری ضروریات ہیں ان کو ہم نے Cover کرنا ہے، اس کو Achieve کرنا ہے؟ کس طرح آپ نے فوڈ باسکٹ کو ٹھیک کرنا ہے؟ یہ سب، اس پہ میں نے ایک Run down کر لیا ہے اور ان شاء اللہ یہ ہم کر کے دکھائیں گے، ایسے نہیں ہے کوئی باتیں نہیں ہیں کہ آج اگر میں نے ایک سپیچ کر لی ہے اور یہ ہم نے چھوڑ دی یہ وہی چیزیں ہیں جو Mature ہو چکی ہیں، وہ Maturity Stage پہ ہیں اس لئے میں نے اس کا ذکر کیا، تذکرہ کیا۔ آخر میں میں آپ کے اس پہ آتا ہوں، ایک تو جو ہمارے Twenty five hundred ex-police service men تھے ان کو میں Permanent کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، ایکس فاٹا کے Employees کو میں Permanent کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ جناب سپیکر۔ کچھ فیزیو تھراپسٹس ہیں کہ کیا چیز ہے، ان فیزیو تھراپسٹس کے کوئی ایشوز تھے، میں نے تیمور سے کہا ہوا ہے تو ان شاء اللہ ان کو بھی ہم کوئی آٹھ کروڑ روپے کا کوئی بجٹ یہ مانگ رہے تھے، یہ بھی ہم ان کو دینے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں ایک کمیٹی بنانے کا اعلان کرتا ہوں، جتنے بھی Grievances ہیں لوگوں کے، وہ اس میں آکر اپنی Application دے دیں، ہم ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے بجائے کہ یہاں پر انہوں نے کسی نے کالا کپڑا ادھر پڑا ہوتا ہے تو کبھی پوسٹر لگا ہوتا ہے، تو کبھی لوگ آ جاتے ہیں، یار پہلے آپ آئیں میں Grievances committee بنا دونگا، آپ اس میں اپنی Application دے دیں، اگر آپ کے Genuine

grievances ہیں تو میں بالکل ان کو Sort out کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اگر آپ اپنے Domain سے ہٹ کر کچھ چیزیں مانگ رہے ہیں جو آپکا حق نہیں بنتا تو میں بالکل اس کے ساتھ Agree نہیں کرونگا، آپ آئیں صحیح طریقے سے آئیں، ہم ضرور آپ کے Grievances کو Address کریں گے ان شاء اللہ۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپوزیشن لیڈر نے جس طرح میرے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے حوالے سے بات کی، شہاب علی شاہ صاحب کے حوالے سے بات کی، یہ ان کو زیب نہیں دیتا، یہ جتنے بھی بیوروکریٹس ہیں، یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ناں، یہ آپ دیکھ لیں، یہ ان عوام کے خادم ہیں، یہ پبلک سرونٹس ہیں، ان کا کام ہے لوگوں کو Facilitate کرنا، یہ کہیں نہیں ہو سکتا کہ ایک بیوروکریٹ کے کہنے پہ ہم کچھ کریں گے، No way! اگر ان کے کچھ تحفظات تھے، وہ میرے پاس آکر میرے سے بیٹھ سکتے تھے کہ یہ میرے تحفظات ہیں لیکن کسی کو اس طرح Hit کرنا، ان کی ذات پہ بات کرنا یہ پختون روایت نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں یہ پختون روایت نہیں ہے اور یہ یہاں پر جتنے بھی اپوزیشن بنچز کے میرے دوست موجود ہیں، یہ میرا ساتھ دیں گے اس میں، کہ یہ پختون روایت نہیں ہے کہ آپ کسی کی فیملی کو Hit کریں ورنہ اگر میں ہوتا تو شاید آج ایوان کا کچھ اور وہ، آج اس طرح نہ ہوتا، دیکھیں، میں نے اپنے ان، یہ جو میرے ساتھ کام کر رہے ہیں، یہ جتنی بھی سرکاری مشینری ہے، ان کو Protect کرنا، ان کو سپورٹ کرنا یہ میرا کام ہے، یہ میں کرونگا لیکن یہ میں کسی کو اجازت نہیں دونگا کہ آپ Directly ان کو Hit کریں، ان کی فیملیز پہ بات کریں، یہ پختون روایت کے خلاف ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں، اس کو میں بالکل Condemn کرتا ہوں اور یہ نہیں ہونا چاہیئے ایوان میں، اگر آپ کے Grievances ہیں، آپ میرے پاس آ سکتے ہیں اور یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ دیکھیں شہاب علی شاہ واحد بیوروکریٹ ہے، اگر وہ میرے ساتھ نہ ہوتا تو بی آر ٹی آج مکمل نہ ہوتا، ٹھیک ہے، اگر اس کو میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری نہ بناتا تو آج میں One trillion کا بجٹ نہیں پیش کر سکتا، اگر آج وہ میرے ساتھ نہ ہوتا تو یہ ایک سو بیس جو Highly impact projects ہیں یہ میں یہاں پر Produce نہیں کر سکتا تھا، تو میں شہاب علی شاہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، Encroachment کی بات آئی، دیکھیں ہم نے پہلے دن سے کہا ہے کہ ہم ایسی چیزوں پہ Compromise نہیں کریں گے، Encroachment جس نے بھی کی ہے، جو بھی Encroacher ہے اور Encroacher وہی لوگ ہوتے ہیں، مجھ سمیت، یہ ہم سب یہاں پر جتنے بھی ہیں ہم سب موٹے ہیں، موٹے مجھ سمیت، یہ

یہاں سب یہ نہیں ہے، Encroacher یہ لوگ ہوتے ہیں مجھ سمیت ،ہم جیسے لوگ Encroachment کرتے ہیں، عام آدمی، غریب آدمی Encroachment نہیں کرتا، تو اگر میں Encroachment کرونگا تو حکومت ضرور ایکشن لے گی، یہ تو میرے good governance strategy میں ہے، یہ تو میرا نعرہ جو ہے، یہ تو Encroachment بنوں میں ہوئی، سوات میں بھی ہو رہی ہے، میرے خلاف لوگ نکلے، وزیر اعلیٰ مردہ باد، اوہ یار، اور اس میں کن کن کی وہ محلات شامل تھیں، آپ بتائیں کس غریب بندے کے عام آدمی کے وہاں پر ہے؟ بتائیں، جن جن لوگوں کی ہے وہ سارے موٹے ہیں، تو موٹوں کو تو ہم نے ہلکا کرنا ہے جی، یہ تو کرنا ہے اور یہ دیکھیں، اب جو ہم نے آگے دو سال میں کام کرنا ہے، یہ چونکہ میری پارٹی کا Slogan بھی ہے، یہ آپ دیکھ لیں جی، یہاں پر خیبر پختونخواہ میں نہ ڈرگ مافیا کے لئے جگہ ہو گی، نہ Encroacher کے لئے جگہ ہو گی، نہ land grabbers کے لئے جگہ ہو گی، دیکھیں نہ Hoarders کے لئے جگہ ہو گی اور نہ Criminals کے لئے جگہ ہو گی۔ جو قانون کی دھجیاں اڑائے گا اس کے لئے خیبر پختونخواہ میں جگہ نہیں ہو گی، یہ میں Categorically کہنا چاہتا ہوں، یہ میرے میڈیا کے دوست ہیں، یہ اٹھائیں آج کے بعد ان کے ساتھ کوئی Concession نہیں ہو گی، ان کے خلاف بلاتفریق آپریشن ہو گا اور جس بھی حصے میں ہو گا، جس بھی خیبر پختونخوا کے حصے میں ہو گا وہاں پر ہم ضرور آپریشن کریں گے، ان شاء اللہ۔ اگر اس کے لئے ہمیں کوئی رولز چینج کرنا پڑے ہم کریں گے، میرے پاس دو تہائی اکثریت موجود ہے، میرے لئے کوئی ایشو نہیں ہے، میں پورے کا پورا قانون بدل سکتا ہوں، اس اسمبلی کے اندر رہتے ہوئے۔ میرے پاس اختیار ہے، میں اس کو غلط استعمال نہیں کرونگا، صحیح طریقے سے استعمال کرونگا اور جہاں پر ہماری ضرورت ہو گی، ان شاء اللہ ہم ضرور کریں گے اس کو۔ جناب سپیکر، آخری بات جس پہ پھر میں اپنی وہ تقریر ختم کر لونگا، کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی اور وہ یہ ہے کہ یہاں پر جتنے آپ کی اسمبلی کا سٹاف ہے، یہ میرا بھی سٹاف ہے، ان کے لئے میں تین تنخواہوں کا اعلان کرتا ہوں اور اس میں ڈپٹی سپیکر، سپیکر صاحب، آپ کا سب نے مجھے بتایا تھا اور مجھے بھی پتہ تھا کہ پچھلے بجٹ میں ہم یہ نہیں کر سکے کیونکہ حالات بڑے Tough تھے، پہلے تو ان کو دو دو ملتی تھیں تو ایک اس سے آ گئی ہے تو تین ان کو ملیں گی۔ اچھا انہوں نے کہا، یہ ایم پی ایز کہہ رہے ہیں کہ ایم پی ایز ہاسٹل کے سٹاف تو اس کو بھی ہم اس میں Include کر دیتے ہیں، کر لیں یار اس کو بھی کر لیں۔ جناب سپیکر، آخر میں میں نے بتا دیا ٹانگ زام ڈیم کا یار، آپ کو پتہ نہیں تھا۔ اچھا ٹنی کا خیال ہے کہ ٹانک چونکہ بڑا وہ

Backward Area ہے اور یہ کریڈٹ بھی محمود احمد بٹنی کو جاتا ہے، ان شاءاللہ اس کو ہم ضرور اوپر لائیں گے، جو وعدے ہم نے کئے تھے ان شاءاللہ ان کو ضرور پورا کریں گے ۔آخر میں سپیکر صاحب، یہاں پر بڑے اشعار لوگ بول رہے تھے، اگر آپ کی اجازت ہے تو میں پشتوں میں ایک شعر عرض کر لیتا ہوں۔ آخر میں میں اپنی اس سپیچ کا اختتام اس پشتو کے شعر پہ کرنا چاہونگا، وائی:

ے زور هسې پیغور شی چې همت ورسره مل نه شی
ورک هغه مشال شه چې تیاره وی او دے بل نه شی

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 01:00 pm, Monday, 28th June, 2021

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 28 جون 2021ء بعدازدوپہر ایک بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)